

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_222869**

UNIVERSAL  
LIBRARY

# **The Drinched Book**

**text fiy book**







سیاحت ہوا  
سید محمود عظیمی

## بیچ انسانی قربانیاں

یہ ایک بیش بہا ادبی و اصلاحی معاشرتی مضافیہ کام ہے جو عہد حاضر کے ایک بی انشا پرداز کے زور قلم کا نتیجہ ہے، مولانا محوی صدیقی کے درد مند و پُر زور قلم نے اس کہانیت کا میاب بلکہ کامیاب سے زیادہ جستہ ترجمہ کیا ہے۔ اس کا اندازہ پورا پورا کتاب کے ملاحظہ سے ہو گا۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

## سیاحت زمین و آسمان

۸۰ دن کی قلیل مدت میں ایک شخص نے دنیا بھر کا سفر کیا ہے، ہر مقام کے حالات اور رسم و رواج لکھے ہیں، صوبات سفر مسافروں کا استیلا، قوت ارادی حیرت انگیز ہے، آخر کتاب میں دنیا کا نقشہ ہے جس میں خط سفر بتایا گیا ہے، کتاب شروع سے آخر تک نہایت دلچسپ ہے

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

## ہندوستانی سماج کی ترقی

ہندوستان سماج کی ترقی کی ایک نہایت مستند و معتبر کتاب ہے، ہندوستان میں سماج کی حکومت کا زوال کمال پر تھا، اور سماج کی ترقی کا سب سے پہلا قدم تھا، مگر یہ ترقی تاجر طمرانی کے بیوپاریں سرگرم تھیں یہ اس وقت کا ایک تاریخی ورق ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

## ہندوستانی سماج کی ترقی

ہندوستانی سماج کی ترقی کی ایک نہایت مستند و معتبر کتاب ہے، ہندوستان میں سماج کی حکومت کا زوال کمال پر تھا، اور سماج کی ترقی کا سب سے پہلا قدم تھا، مگر یہ ترقی تاجر طمرانی کے بیوپاریں سرگرم تھیں یہ اس وقت کا ایک تاریخی ورق ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
سلسلہ دائرہ ادبیہ نمبر ۴

# سیاحت ہوا

یعنی

Julius Vern  
فرانس کے نامور و شہرہ آفاق ناولسٹ جولس ورن کے  
ایک مشہور و معروف علمی ناول کا ترجمہ

مسترجعہ  
شید محمود اعظم فہمی بہرندی  
جسے

باہتمام سیٹھ کیسری اس منیجر نیکٹور پریس لکھنؤ میں چھپوا کر

دائرہ ادبیہ لکھنؤ نے شایع کیا

حقوق محفوظ

۱۹۱۹ء

نیمت عدد

# حشیماہو

## بسم الرحمن الرحیم پہلا باب

(ایک اہم مسئلہ کمان ظہور پذیر ہوتا ہے جو بہت سے علمی انجمنوں کو حیرت میں ڈالتا ہے؟)  
”ڈیڑوم!... ڈیڑوم!...“ دو ٹیچن کی آوازیں ایک دم بلند ہوئیں، اور ایک  
ٹیچن کی گولی ایک گاہے کی کمر کی ہڈی پر آکر پڑی جو دہان سے پچاس قدم کے فاصلہ پر چرچا  
حالانکہ وہ غریب بالکل بے قصور تھی، اوس بیچاری کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔

آپ پوچھیں گے کہ ان ڈول لڑنے والوں - یعنی باہم ایک دوسرے کو ٹیچن کا نشانہ  
لے ڈول لیل یورپ کی ایک نہایت ناگوار اور بدترین رسم قدیم ہے جب دو شخصوں میں کوئی بحث پیش  
آ جاتی ہے، یا دو شخص ایک محبوبہ کے عاشق اور باہم ایک دوسرے کے قریب ترین، یا کوئی ایک دوسرے کی  
حقارت کرتا ہے تو وہ ایک دوسرے کو باہمی قتل کی دعوت دیتے ہیں اور دونوں کی طعن سو ایک ایک گواہ  
ہوتا ہے پولیس ہی موجود ہوتی ہے، ایک جگہ ایک قسم کے ہتھیار ہی دونوں تیار کر لیتے ہیں قاعدے کے  
موافق ایک نصف کو سامنے ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں، (مترجم فارسی) اگر اب یہ مہذب جنگ حقیقت میں  
نہایت وحشیانہ حرکت تھی قانوناً منع ہو چکی ہے ڈول لڑنے والے قتل کے بعد کوا درشاہ کا حکم مرکب سچے جانیں مترجم فارسی

بنانے والوں کا کیا حشر ہوا تو ہم بتاتے ہیں کہ انھیں کوئی نقصان نہیں پہونچا، آخر یہ ڈول  
لڑنے والے کون ہیں؟ ہم ان کا نام نہیں جانتے، مگر صرف اتنا جانتے ہیں کہ ان دونوں معزز خریفوں  
میں سے سن رسیدہ انگریز اور ذرا نوجوان امریکن ہے،

اب اگر اوس بیچاری تار کردہ گناہ زخمی گلے کی نسبت یہ کہو ج لگانا چاہیں کہ اوس نے  
کہان اور کس جگہ بلا وجہ گولی کھائی؟ تو یہ کچھ مشکل بات نہیں! یہ غریب گلے نیار اہیل کے  
ساحل پر رہتے تھے اور اوس جھوٹے واسطے پل کے قریب ایک سبز دریا میں چربی تھی جو شہو  
آبشار نیا گرا سے تین میل کے فاصلہ پر تھی، تو معلوم ہوا کہ یہ ڈول اسی سرحدی جگہ پر ہوئی ہے  
جو مالک متحدہ امریکہ اور کنیڈا کی سر زمینوں کو ایک دوسرے سے ملا دیتی ہے۔

۱۵۔ آبخار نیا گرا مالک متحدہ امریکہ اور کنیڈا کی سرحد چھیل اور چھیل پیری کو درمیان میں فیٹ کی بلندی سے  
گرتا ہے۔ یہ دنیا میں سب سے بڑا آبشار ہے (مترجم اردو)

۱۶۔ مالک متحدہ امریکہ دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ زبردست جمہوری سلطنت ہے اس میں شمالی  
امریکہ کا وہ حصہ شامل ہے جو کنیڈا اور سیکیڈریا کے درمیان واقع ہے۔ ایلاسکا سمیت اس کی تقریباً گنا ڈیڑھ بڑا براعظم یورپ کے برابر ہے۔  
آزادی کی جنگ سے پہلے انگریز اور اوان کے خاندان جو اٹلانٹک کے کنارے آباد تھے برطانیہ کے زیر حکومت تھے لیکن  
۱۷۷۶ء میں جنرل واشنگٹن نے انہیں ایک طے یل جنگ کے بعد برطانیہ کی حکومت سے آزاد کر کے متحدہ ریاستہائے امریکہ میں  
قائم کر لی ہے۔

دہان کے باشندوں کا تمدن اور معاشرت قریب قریب انگریزوں کے ہے اور زبان ہی بہت کم اختلاف  
کے ساتھ وہی ہے۔ اس سلطنت میں ۴۵ ضلع ہیں ہر ضلع کی حکومت و نظام علیحدہ ہے۔ مگر تمام ضلع کی  
ایک جمہوری سلطنت بنی ہوئی ہے جو ایک پریزیڈنٹ کے ماتحت ہے (مترجم اردو)

۱۸۔ ایلاسکا کے علاوہ شمالی امریکہ کے کل شمالی حصہ کو کنیڈا کہتے ہیں اور یہ برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔

جب انگریز اور امریکن ٹیلیگراف ایک دوسرے پر اپنے اپنے طے خالی کر چکے اور اون کی گولیاں  
بیکار گئیں، صرف ایک گولی نے ایک گائے کو اور دوسری نے ایک درخت کے تنے کو  
اپنا نشان کار بنایا، تو انگریز نے امریکن کے سامنے آکر کہا:

میں اپنے اسی دعویٰ پر قائم ہوں کہ رول برطانیہ کا گیت گایا جا رہا تھا!

امریکن - میں ہی اپنے دعویٰ پر قائم ہوں کہ یا کی رول گایا جاتا تھا!  
اس بحث پر قریب تھا کہ ہر تکرار رہے اور ڈوئل دوبارہ شروع ہو جائے لیکن جو گواہ ڈوئل  
کے لئے موجود تھے انہوں نے فیصلہ کے لئے آگے بڑھ کر کہا:

اس جھگڑے کو چھوڑو! دوبارہ لڑنے کی ضرورت نہیں! ہم حکم دیتے ہیں

کہ رول برطانیہ اور یا کی رول دونوں گیت گائے گئے ہیں۔

بس اس وقت ہی کافی ہے! آؤ اب ہم سب چل کر کمانا کما لیں

یہ بات دونوں جانب سے قبول کی گئی، اور سب بہت سرعت و مسرت کے ساتھ ایک ایک کے

ہوٹل میں چلے گئے۔ لیکن یہ کچھ نہ معلوم ہوا کہ انگریز حق پر تھا یا امریکن؟ البتہ یہ ضرور کہا جاتا ہے کہ

یہ ڈوئل ایک عجیب و غریب معاملہ کی بنا پر ہوا تھا جس نے اس طرف کئی مہینوں سے نئی اور پرانی دنیا کے

بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) سب سے پہلے ۱۸۵۹ء میں خاص کناڈا برطانیہ نے فرانس سے لیا پر رفتہ رفتہ اس کی سرحدیں خطہ برطانوی

اقتدار قائم ہو گیا جو قریب کل برطانیہ پر یکے برابر ہے۔ اس کا شمالی حصہ بہت بڑا اور غیر آباد ہے، لیکن باندھ کر زیادہ تر شکار

اور پھل پر بسر اوقات کرتے ہیں۔ اس کے قطع شمالی جزیرے جن میں گرین لینڈ اور باقی جزیرے شامل ہیں سڈرا کہلاتے ہیں

ان جزیروں میں سردی بہت شدید پڑتی ہے اور اکثریت جمی رہتی ہے (مترجم اردو)

نوٹ صفحہ ۸) علم جغرافیہ کی اصطلاح میں پرانی دنیا ایشیا اور یورپ، افریقہ، کو کہتے ہیں اور نئی دنیا

امریکہ کو۔ (مترجم فارسی)

لوگوں کے خیالات کو درہم برہم کر رکھا تھا اب ذرا غور و تامل فرمائیے کہ آخر یہ عجیب و غریب معاملہ ہے کیا؟ لیکن اس معاملہ کو بیان کرنے سے پہلے یہ بتا دینا بہین ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے ظہور سے پہلے کبھی اتنی نظیریں اور دور مشین روئے زمین سے آسمان کی طرف بلند نہیں ہوئی تھیں معاملہ یہ ہے کہ یہ ڈوئل ایک انگریز اور امریکن جنٹلمین میں واقع ہوا تھا اس سے ایک سات پیشتر کوئی آدمی رات کو فضا سے ایک سریلے بگل ربا جے کی آواز سنائی دی۔ جس نے اشارہ کیا کہ اطراف میں رہنے والوں کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔ اس آسمانی بگل کی لکڑش آواز کے سننے والوں میں سے بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ یہ انگریزی قومی گیت یعنی رول برطانیہ کا ترانہ گایا جا رہا ہے اور بعض لوگوں کا یہ دعویٰ تھا کہ امریکن قومی گیت کا ترانہ یا مکی رول ہے۔

آخر اس ہوائی بابے کی آواز کو ہم کیا سمجھیں؟ اور کس شئی سے تعبیر کریں؟ اگر پرانے زمانہ میں یہ واقعہ پیش آتا تو لوگ خیال کر سکتے تھے کہ یہ پریوں کے اکھاڑوں، ہولی تخت اور دیوؤں کا شکر ہے اور یہ انہیں کے بابے کی آوازیں ہیں! حالانکہ اس زمانہ میں یہ دنیا نو سی خیالات مٹ چکے ہیں۔ تو یہ کیا کہا جاسکتا ہے؟ شاید یہ غبارے کے سیاہون کے بابے کی آواز ہے، یعنی طیارہ کشین سیاہون نے فضا سے ہوا میں اپنا بگل بجایا ہوگا؟ حقیقت میں ہی کہا جاسکتا ہے، کیونکہ اسکے سوا اور کوئی معقول بات سمجھ میں نہیں آتی۔

مگر افسوس! کہ یہ بھی قطعی حکم ہم نہیں لگا سکتے، کیونکہ یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ اگر بگل کی آواز صرف نیا گرا جھیل کے اطراف ہی میں سنی جاتی، صرف دو جنٹلمینوں کے ڈوئل لڑنے اور ایک گائے کے ہلاک ہونے ہی کا باعث ہوتی، تو خیر کوئی ایسی بات نہ تھی مگر حیرت

اور تعجب تو یہ ہے کہ بنگل کی آواز جو آج یہاں سنی گئی تھی وہ گھنٹہ کے بعد یورپ اور ہندوستان کے بعد چین و جاپان میں بھی سنی گئی۔ اور تار برقی کے ذریعہ سے ایک دوسرے کو اطلاع دی گئی عجب بات ہے! آخر یہ کیسا آدمی ہے جو فضا سے ہوائیں اس قدر تیزی کے ساتھ سفر کر رہا ہے اور جہان پہونچتا ہے وہاں اپنا باجہ بجاتا ہے؟

یہ واقعہ ہے جس نے دنیا میں ہر طرف ایک حیرت اور ہل چل ڈال رکھی ہے اور عجیب لکھ چار کہا ہے، اور کیوں کر نہ خیال کیجئے کہ ایک آدمی اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہے اور یکایک وہ ایک آواز یا گڑا گڑا ہٹ سنتا ہے تو کیا اسے جتنی ہونگی کہ آخر یہ آواز کدھر سے آئی اور کس چیز کی بدولت وہ کوشش ہی کرتا ہو مگر کچھ اس کار از نہیں پاسکتا کہ یا وہ کس چیز کی اور کہاں کی؟ تو کیا وہ اپنا گھر چھوڑ کر دوسری جگہ پہنچے پر مجبور نہ ہو گا؟ مگر مشکل تو یہ ہے کہ یہ کام یہاں کا ہو اور یہ مسئلہ اس قسم کا ہے کہ چونکہ ہمارا گھر تو کرہ زمین ہے، اہم اس کے ہر طرف ایک عجیب و غریب آواز سنتے ہیں مگر اس کی حقیقت نہیں معلوم کر سکتے، مصیبت تو یہ ہے کہ ہم اپنے گھر کو چھوڑ بھی نہیں سکتے، آخر کہاں جائیں؟ دوسرے سیاروں میں بہاگ جانا بھی ہمارا

لے چین پر کاغذ و محنت و آبادی و قدامت ایشیائین اور بلحاظ آبادی دنیا میں سب سے بڑی سلطنت ہے ہندوستان شمال میں کوہ ہمالیہ کے دامن و ملک تبت سمیت سائیریا کے سرحد تک پہنچی ہوئی ہے اور مشرق میں بحر الکاہل کے کناروں سے روسی ترکستان تک سرحدیں حکومت انچھوری ہے۔ باشندے بود مذہب ہیں پرانے زمانہ میں اگرچہ اس کا تمدن بہت ترقی پر تھا مگر آج کل بہت پست ہے (مترجم اردو)

لے جاپان چین کو شمال مشرق میں چند چھوٹے چھوٹے جزیروں کا ایک مجموعہ ہے۔ اگرچہ چھوٹی سی سلطنت ہے مگر ایشیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور تمدن ملک ہے صنعت و حرفت کی وجہ سے ہندوستان کا بچہ بچا اسکے نام سے آشنا ہے خصوصاً ٹیکسٹائل میں اس نے رکھ کی طاقت کو شکست دیکر بہت بڑا اقتدار حاصل کر لیا ہے (مترجم اردو)



امکان سے باہر ہے! . . . پھر کیا کرنا چاہئے؟ بہر حال یہی چاہئے کہ اسی باجہ بجانے والے کو ڈھونڈ لیں! اسی فضا کے سبب کے تیز پرواز پرندے کا پتہ لگائیں! اور اُسے لہر قبضہ میں لائیں۔

ایک حکمت اور یہی ہے، کیونکہ یہ سائنس کا ایک اصولی قاعدہ ہے جہاں ہوا نہیں ہوتی وہاں آواز بھی پیدا نہیں ہو سکتی اس اصول حکمت کی بنا پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ آواز اُن ہوائی طباقوں سے آتی ہے جو کہ زمین کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔

غرض کہ اس حیرت انگیز واقعہ کو تمام اخباروں اور دنیا بھر کے رسالوں نے اپنا سٹریٹ بحث اور موضوع کلام بنا کر کہا ہے سب نے ہر طرح سے اس مسئلہ کو حل کرنا اور اسپر روشنی ڈالنا چاہا بہت کچھ جھوٹے سچے خیالات پکائے گئے، اپنے بٹہ بنے والوں کو خواہ مخواہ سخت اندیشوں اور دوسو سو نین ڈال دیا۔ مگر اس مسئلہ کی کتنی روز بروز اچھتی ہی چلی گئی، پچاسوں احتمالات اور دوران کار باتوں نے عام دماغوں اور قیاسوں کو اپنا تختہ مشق بنا ڈالا۔ سیاسی معاملے سب ایک طرف ہو گئے، کوئی شخص کسی دوسرے بحث پر توجہ نہیں ہوتا تھا جو شخص اخبارات میں لیتا، سب سے پہلے ہوائی باجہ کی خبروں پر ہونچ کر دم لیتا تھا سچ تو یہ ہے کہ سیاسی معاملات کے تھوڑی دیر کے لئے دُک جلتے سے دنیا کے اور معاملات میں بہت کچھ سکون وطمینان پیدا ہو گیا تھا کہ زمین پر جتنے رصد خانے موجود ہیں ان سب سے

لے رصد خانہ ایک مکان ہوتا ہے جہاں دوربینوں وغیرہ کے ذریعے سے آسمان کو سیاروں... کی تحقیقات کی جاتی ہیں، فاصلہ جاسم اور رفتار وغیرہ معلوم کی جاتی ہے پرانے زمانہ میں سب سے پہلے اہل دھرمین رصد گاہیں قائم ہوئیں، مصر کی سب سے مشہور رصد گاہ اسکندریہ میں تھی جو حضرت عیسیٰؑ کے تین سو برس پہلے پولی کو پرنے قائم کی تھی پھر سولہویں صدی میں کیسل میں ایک رصد گاہ بنائی گئی پھر تیسویں صدی میں یورپی میں برگ میں رصد گاہ بنائی پھر ایکشنی رصد گاہ ۱۹۲۷ء میں گریجویٹ میں کیسل میں ہوئی۔ اسکے بعد ہلک اور پرائیویٹ بہت رصد گاہیں قائم ہوئیں (مترجم اردم)

اس مسئلہ کے متعلق سوالات کئے گئے۔ اور سوالات کرنا ہی چاہئے تھا؛ کیونکہ اگر رصد خانے ایسے حادثوں کا ثانی جواب نہ دیں اور کافی معلومات بہم نہ پہنچا سکیں تو پھر وہ کمرض کی دھابوں گے اور اون کا کیا وقار اور کیا اعتبار باقی رہ جائیگا۔ پھر اون کا وجود ہی بے سود اور فکلی موجودگی کی ضرورت ہی کیا رہی؟ اس حالت میں کہ فضائی سیاروں کی جسامت پانچ چھ بار بلکہ دس پندرہ مرتبہ ہر مرتبہ سے بڑا کر دیکھ چکے ہیں اور لکھو کھامیل کی مسافتوں کی حرکتوں کے متعلق معلومات بہم پہنچا چکے ہیں اور اسپر فز و مباحثات کرتے ہیں تو پھر ایسے عجیب غریب حادثہ کی نسبت اپنے علمی اصول کے موافق جو کرہ زمین سے چند کیلو میٹر کے فاصلہ واقع ہو، ہم کو صحیح خبر نہیں دیتے تو ایسے ہیئت داؤن اور رصد خانوں کو کیا کیا جائے؟ اس لئے رصد خانوں میں یعنی دوربینیں ایک میل کی، ۲ میل کی، بڑی، چھوٹی، دو چشموں کی عینکین، ایک چشمہ کی عینکین تین، ایک دم آسمان کی طرف متوجہ ہو گئیں، اچھا اوکلی تعداد کیا ہوگی؟ اس کا اندازہ شکل نظر آتا ہے۔ رصد خانوں نے جوابات کئے، لیکن اون کے جوابات کافی،

۱۔ دوربینیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک بخرونی جو شعلہ کو خوف کر دیتی ہیں اور اجرام سماوی اوس کے شیشوں کے وسط سے دکھائی دیتے ہیں دوسری انکاسی اسکے ایک صغیر چورنگہ یا تانبہ کا بہت عمدہ قیل کیا ہوا ہوتا ہے چیزوں کا عکس پڑتا ہے اور دکش شیشوں سے دکھاتا ہے۔ دوربینوں کی ایجاد کے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ تقریباً تین سو برس پہلے البینین ایک عینک ساز کے لئے دو شیشوں میں ایک درمیانی حصہ باریک اور دوسرے کا موٹا تھا ۱۱ جب ایک گےج کو دیکھتے تھے تو وہ اس قدر قریب معلوم ہوتا تھا کہ انہیں حیرت ہوتی تھی چاہے نئے باپ کو یہ معلوم ہوا تو اوس نے ایک نلکی میں دو شیشوں کو مناسباً صاف پر لگا دیا اس طرح سب سے پہلی دوربین تیار ہوئی۔ پھر ۱۶۰۹ء میں آئلی کو مشہور فلسفی گیلولی نے اور اوس کے بعد انگلستان کے سرولیم ہیرشل نے عمدہ دوربین بنائیں اور ان کے بعد بڑی بڑی طاقتور دوربینیں تیار ہوئیں (مترجم اردو)

اور تسلی بخش نہ ثابت ہوے۔ ہر شخص کی الگ الگ خیال تھا لیکن سب مختلف؛  
اسوجہ سے آغاز مئی میں تمام اطراف دنیا کی فنی انجمنوں اور علمی مجلسوں میں سخت مباحثے  
اور جھگڑے برپا ہو گئے۔

پیرس کے رصد خانہ نے یہ خوب عقلمندی کی کہ کوئی قطعی جواب نہ دیا۔ اسکے نزدیک  
مسئلہ حل ہو جانے والا نہ تھا کیونکہ فرانس کے بعض ملکوں سے وہاں عجیب غریب خبریں  
پہنچی تھیں، یعنی بعض مقامات پر بمبئی کورات کے وقت فضا میں ایک برقی روشنی دکھائی گئی،  
جو تقریباً ۲۰ سینڈ تک قائم رہی۔ یہ روشنی بمقام پکٹ میڈی ۱۰ بجے رصد خانہ برج گردوم میں  
ایک بجے، اور پکٹ سوریس میں ۳ بجے، نیس میں ۴ بجے، شیور یوز بورڈیا کس، لیا نس، میں،  
شفق کے وقت دیکھنے میں آئی تھی۔

۱۷۸۸ میں ملک فرانس کا دارالسلطنت دیس سین کے دہانے سے سویل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی آبادی  
۲۸ لاکھ یعنی کلکتہ سے سواد گنی ہے، یہ لحاظ آبادی دنیا میں تیسرے درجہ کا اور براخوش قطع شہر ہے  
بازاروں کی خوبصورتی، رونق، علامات کی شان و شوکت قابل دید ہے صنعت و تجارت کا مرکز (مترجم اردو)  
۱۷۸۸ میں ملک فرانس برطانیہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ یہ زراعتی اور میت ترقی یافتہ، متمدن ملک ہے یہاں اگرچہ  
ریلین ہی بہت ہیں لیکن آمد و رفت کا کام زیادہ تر زہروں سے لیا جاتا ہے۔ ۱۷۸۸ میں ملک فرانس کی حکومت  
بالکل شخصی تھی لیکن سنہ مذکور میں اہل ملک نے آزادی کے لئے لڑا کر غلامی کا جوا اڈا رڈالا  
جمہوریت قائم کر لی چنانچہ اب یہاں کا انتظام دو مجلسوں کے سپر ہے جو ایک حکم کو بنام پریسڈنٹ چند سال  
کے لئے منتخب لیتی ہیں ۱۷۸۸ میں جرمنی نے فرانس کے دو صوبے آل سیس اور لورین فتح کر کے  
اپنے ملک میں شامل کر لئے ہیں (مترجم اردو)

۱۷۸۸ میں گردوم کا رصد خانہ مسٹر گردوم بنی مغلستانہ میں انجمن بنایا (مترجم اردو)

غرض ایک ایسی عجیب روشنی جو اس قدر مختلف مقامات پر ایک متنہیں دیکھی گئی تھی سطح خیالی اور وہی کسی جا سکتی ہے؟ اس روشنی کے واقعے نے ہی اس ہوائی باجے کے ساتھ مل کر تمام دنیا کے لوگوں کی کھلبلی اور شور کو دوڑا کر دیا ہے۔ آخر کیا کہا جاوے؟ ایسی تیز اور نامعلوم روشنی جو چند گھنٹوں کے اندر مختلف مقامات پر دیکھی گئی آخر کیا چیز ہے؟ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ روشنی مختلف چشموں سے نمایاں ہو رہی ہے؟ تو اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ یہ ہوائی طیفوں کے بہت سے مقامات پر چھائی ہوئی ہو! حالانکہ اس نامعلوم روشنی کے تیز رفتاری کی بنا پر یہ حکم بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ یا ہم یہ کہیں کہ یہ روشنی ایک ہی چشمہ سے پیدا ہوئی ہے تو اس صورت میں یہ ماننا پڑے گا کہ اس روشنی کا چشمہ ایک گھنٹہ میں دو سو کیلو میٹر کی رفتار سے حرکت کر رہا ہے، جگہ کی آواز بھی اسی قدر تیزی سے رکتی تھی، اس سے معلوم ہوا کہ اس روشنی اور موسیقی میں کوئی نہ کوئی نسبت ضرور موجود ہے!

امریکہ کی جمہوریت میں متفقہ طور پر سخت حیرت پھیل رہی تھی، اور اس نئی دنیا کے لوگوں کا احساس تجسس معلوم ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ سی چیزوں کے لئے کس قدر ہنگامی اور شور و غل برپا کر دیتے ہیں۔ پہچنے ایک ایسا عجیب غریب آسمانی حادثہ ظہور میں آئے، اس سے سمجھنا چاہئے، کہ ان لوگوں کے عام اضطراب اور ہل چل کی کیا حالت ہوگی۔

بقیہ نو صفحہ گذشتہ ہے۔ نیس فرانس کی صد گاہ ہے۔ یہاں بڑی دو مینین ہیں (مترجم اردو)

۱۰ صد گاہ انٹ سویس جنوبی ہیرس کے انٹ سویس پارک میں واقع ہے (مترجم اردو)

۱۱ شیور یوز فرانس میں ایک پرائیویٹ صد خانہ ہے (مترجم اردو)

۱۲ صد خانہ بورڈیا کس فرانس کے شہر فلار ایک میں واقع ہے (مترجم اردو)

۱۳ صد خانہ دیانس جیوسٹ کالج فرانس کے متعلق ہے (مترجم اردو)

اس معاملہ پر صد خانے ہی کوئی اتفاق رائے نہ کر سکے۔ کرنیوچ اور اکسفورڈ کے مشہور  
 صد خانے ہی کوئی رائے قائم کرنے پر متفق نہ ہوئے، حالانکہ یہ دنیا کے اور صد خانوں سے  
 زیادہ معتبر ہیں اور طے یہ کہ ان دونوں کا دعویٰ یہ تھا کہ کچھ نہیں ہے، اور ان کے اختلاف  
 کی صورت یہ تھی کہ ایک کہتا تھا:  
 آنکھ کا فتور ہے،  
 اور دوسرا کہتا تھا کہ:-

کان کا قصور ہے!  
 اور دونوں اس بات پر جھگڑ رہے تھے، مگر قابل غور یہ امر ہے کہ اس ایک بات پر دونوں کا  
 اتفاق تھا کہ یہ محض وہم ہے، خواہ قوت باصرہ کا قصور ہو یا قوت سامعہ کا وہم یہ اہمیت

ہی کیا رہتا ہے۔ Vienna

خصوصاً برلن اور وائنا کے صد خانوں میں اس قدر بحث و مباحثہ نے طول کھینچا اور

لہ گینج انگلستان کا نہایت مشہور صد خانہ ہے۔ یہ ۱۷۹۷ء کی قائم ہو اور طول المیل کا شمار میں کیا جاتا ہے (مترجم رڈ)

۱۷۹۷ء اکسفورڈ انگلستان کا بہت مشہور صد خانہ ہے۔ یہ ۱۷۹۷ء سے قائم ہو۔ اکسفورڈ میں ایک مشہور یونیورسٹی ہے اور مترجم اردو

۱۷۹۷ء برلن کے مانی کاپا پینٹ اور آبادی میں کلکتہ دوسری کے مجموعہ کے برابر ہے۔ یہاں لوہا اور چینی کو برتنوں کے

بڑے بڑے کارخانے ہیں ملک جرمنی بڑی چھوٹی ۲۴ ریاستوں کا مجموعہ ہے، جن میں سب بڑی ریاستیں اور

اسیے پریشیا کا بادشاہ کل ریاستوں کا موروثی شہنشاہ ہوتا ہے جسکی صلاح و مشورہ کئے وڈنچین ہیں (مترجم اردو)

۱۷۹۷ء وائنا ملک سربیا ہنگری کا دارالسلطنت اور دنیا میں تین درجہ کا شہر ہے۔ کاخانہ اور عجائب نو قابل دید ہیں

آسٹریا اور ہنگری دو متحدہ علاقہ ملک ہیں اور پارلیمنٹس ہی جدا جدا ہیں مگر ۶ سال کو ہنگری شاہ آسٹریا کا تخت

پر لگتا ہے۔ یہ یورپ میں دوسرے درجہ کا ملک ہے۔ یہ ۱۷۹۷ء سے اس پوسٹا اور دیگر نیایش کی کو دوسرے غصب کی ہیں



کر دیا اُن کے ذہن و فکر کو عجب چمک اور دراز کار سرگردانی و پریشانی میں ڈال کر تھکا دیا کہ اون کا  
 دماغ کچھ کام نہیں کرتا تھا۔ عام لوگوں کے خیالات میں جو کھلبلی اور بیچینی پیدا کر دی تھی آہستہ  
 آہستہ اون کے کان اس قسم کی آوازوں اور اس طرح کے قیل و قال کے غور ہو گئے تھے۔ اور قریباً

کہ کچھ دنوں کے بعد ایسے غیر معمولی آسمانی حوادث کا سلسلہ دنوں سے فراموش ہو جاے،  
 لیکن کیا رگی سوئیڈن (جسے <sup>Sweden</sup> اسٹوچ بھی کہتے ہیں) کے مشہور رصد خانوں سے چند خبریں شائع  
 ہوئیں جنہوں نے پھر عالم خیالات و افکار میں ہل ڈال دی کیونکہ صبح کے وقت رصد خانہ  
 مذکور نے بادلوں میں ایک عجیب و غریب جسم دیکھا جیسے کوئی بہت بڑا پرندہ ابر و ازمین ہو۔

ان واقعات نے بحث و مباحثہ اور قیل و قال کو پہرے سے تازہ کر دیا یہ اوقات  
 یورپ والے اب مشکوک و مشتبہ نظروں سے نہیں دیکھ سکتے تھے کیونکہ اگر صرف سوئیڈن کے  
 رصد خانہ ہی نے یہ جسم دیکھا ہوتا تو اس قدر اعتبار نہ کیا جاتا لیکن <sup>Norway</sup> ناروے کے رصد خانہ نے  
 بھی بعینہ اوروں ہو اسی قابل دید جسم کو دیکھا اور اس کی خبر شائع کی تو یہ کوئی شک  
 و شبہ کی گنجائش ہی نہ رہی پھر اب اس صورت میں اس نامعلوم جسم کا راز دریافت کرنے

لے ملک سوئیڈن اور ناروے دونوں ملکوں کے یوٹا کہتے ہیں یہ اسم متحدہ اور جزیرہ نما ہیں  
 جغرافیائی لحاظ سے ہی دونوں ایک ہی ملک ہیں۔ ۱۹۰۵ء تک ان دونوں ملکوں کا ایک ہی بادشاہ  
 گبریاں مذکور میں ناروے کا بادشاہ الگ مقرر ہو کر یہ الگ الگ دو گوی چونکہ یہ جزیرہ نا خط استوا سے  
 بہت دور اور بلندی پر واقع ہے اسلئے اسکی آب و ہوا بہت سرد و بیاں آگاہی ہی رات کو بھی نظر آسکتا  
 اور نیا میں سوچ ہر سال کچھ عرصہ تک ابر چو میں گھنٹہ دکھائی دیتا ہے اور ہر شہر میں جو یورپ کے سب سے زیادہ شمالی  
 شہر گریبون میں ۲۰ میل تک سوچ نہیں چھپتا یہاں کی دولت کے سائل جنگلی پیداوار اور چھلیان میں (مترجم اردو)

اور اس معنی کو حل کرنے کے لئے آخر کیا ہو۔ اور سائنس کے کس مسئلہ سے چسپاں کیا جاوے اور پکی

علمی مجلسوں میں اسپرغور اور تحقیق ہونے لگی۔  
 حالانکہ جنوبی امریکہ، برازیل، پیرو، لاپلانہ، اور آسٹریلیا، کے لوگ سویڈن اور ناروے

ان مشاہدات کو مضحکہ کی نظر سے دیکھتے تھے، اور آسٹریلیا والے جہاں تک ممکن تھا قفقے لگانے  
 میں کمی نہیں کرتے اور خوب خوب مذاق اڑاتے تھے۔ لیکن ان میں صرف ایک آدمی ایسا تھا  
 جو ان مضحکہ آمیز مباحث پر نظر نہ کر کے اس معاملہ کو خاص اہمیت دیتا تھا۔ یہ ایک حبشی آدمی تھا  
 جو لکس جین کے جیوسٹ نامی رصدخانہ کا مترجم تھا، یعنی آدمی کتنا تھا کہ:

یہ جسم جو بحث و مباحثہ کے میدان میں لایا گیا ہے بہت ممکن ہے کہ ایک شین وار  
 جسم ہو جو قضاے ہوا میں سیر کر رہا ہو۔

کیا خوب قیاس و اندازہ ہے!!

۱۔ جنوبی امریکہ میں سب سے بڑا ملک برازیل ہے اس کا رقبہ ہندوستان سے ۱۱ گنا ہے۔  
 معدنیات کی کثرت ہے۔ زمین زرخیز ہے جنگل گھنے اور دریا جھلیوں سے پُر ہیں۔ ربڑ کی پیداوار کے لحاظ  
 اول درجے پر اور غیر مالک کو شکر بیجھنے کے لحاظ سے دوسرے درجہ پر ہے (مترجم اردو)

۲۔ پیر جنوبی امریکہ میں ایک ملک ہے اس میں پست پہاڑ بہت ہیں مگر اون کی وادیاں زرخیز ہیں (مترجم اردو)  
 ۳۔ لاپلانہ جنوبی امریکہ کا بہت بڑا دریا جو دریائے پارانا اور یورو کو کے ملنے سے بنتا ہے اور پارانا میں

پیرگو ملتا ہے ان سب دریاؤں میں جہاز چل سکتی ہیں اور یہ دریا کئی حدود کا بھی کام دیتے ہیں (مترجم اردو)

۴۔ آسٹریلیا دنیا کے جنوبی نصف کرہ میں واقع ہے یہ دنیا میں سب سے چھوٹا بڑا اعظم اور سب سے بڑا جزیرہ ہے

تقریباً ایک سو بیس برس پہلے اہل برطانیہ یہاں اپنے مجرموں کو جلا وطن کرتے تھے لیکن جسے یہاں چاندی

کی کانیں دریافت ہوئیں تو اس کی قیمت اسل گئی یہ برطانوی مقبوضات میں ہے (مترجم اردو)



اب غور فرمائیے کہ جن معاملات اور واقعات نے پرانی دنیا یعنی ایشیا، یورپ، اور افریقہ میں  
استقرار ایک دوسرے کے خلاف بحث و مباحثے برپا کر رکھے ہیں آخر اس نے نئی دنیا یعنی جمہور امریکین  
کیا کچھ آفت نہ مچا رکھی ہوگی؟ یہ تو ظاہر ہے کہ امریکہ کا کوئی آدمی محض فرضی اور قیاسی باتوں پر غور  
فکر نہیں کرنے لگتا۔ بلکہ جس راستہ پر ایک امریکن چلتا ہے وہ اوسو ہی راستہ سمجھ لیتا ہے جو سید  
منزل مقصود پر پہنچا سکتا ہے۔ اس سبب سے اون میں کچھ اس قدر بحث و مباحثے بڑے اور اخلاقات نے  
اتنا طول کھینچا کہ صد خافون کے لوگ اگر اپنی دور مینوں کے زیادہ ضرورت مند بنوتے تو یقیناً یہ کہ وہ

اپنی دو زمینیں ایک دوسرے پر توڑ ڈالتے۔  
columbia washington

سب سے زیادہ جھگڑے واشنگٹن اور کولمبیا کے مشہور صد خافون میں پیدا ہو رہے تھے۔ لیکن  
یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ جھگڑے ادکی طبعی (نچرل) حالتوں اور اوس جسم کی سہانی نوعیت معلوم کرنے  
کے لئے تھے۔ انہیں نہیں؛ بلکہ اصل جھگڑہ اور مباحثہ یہ تھا کہ یہ جسم بہت کم فاصلہ پر اور تھوڑے عرصہ میں  
دونوں مذکورہ بالا صد خافون میں اور پرتھوڑی دیر کے بعد یہی جسم ڈیر بارن اور این آر بور کے  
صد خافون میں دیکھا گیا تھا۔ یہی بات اختلافات اسے اور بہت بڑے تعجب کا باعث تھی  
۱۷ واشنگٹن ممالک متحدہ امریکہ کی بحری صد گاہ ہے ۱۸۳۲ء میں اس کی ابتدا ہوئی اور وقت بیکھ ایک  
عاضی صد گاہ تھی مگر ۱۸۴۲ء میں یہ منتقل طور پر بحری صد گاہ کر دی گئی اور ۱۸۴۳ء میں اس کا غرض عیاں کیا۔  
۱۹ کولمبیا ممالک متحدہ امریکہ میں ایک صد گاہ ہے جو ۱۸۴۳ء میں قائم ہوئی۔

۲۰ ڈیر بارن صد گاہ ممالک متحدہ امریکہ کے شہر الینوائس میں واقع ہے (مترجم اردو)

۲۱ این آر بور ممالک متحدہ امریکہ کے شہر میچگان میں صد گاہ ہے۔ اس کا تعلق وہاں کی یونیورسٹی سے ہے یہاں  
علم ہیئت کی تعلیم دی جاتی ہے اور یہیں امریکہ کے مشہور رولز اور وٹسن ڈائریکٹر تھے وٹسن نے اچھوٹے پھوٹے  
ستاروں کو معلوم کیا ہوا انہیں ڈاکٹر وٹسن کی وجہ سے یہ شہر ہے (مترجم اردو)

باعث ہو رہی تھی! کیونکہ ایک ایسا جسم جو اتنے رصد خانوں میں۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے سے  
فاصلہ پر ہیں۔ ایک ہی وقت اور ایک ہی زمانہ میں دکھائی دے، وہ کس قدر حیرت انگیز  
اور غیر معمولی تیز رفتاری کا مالک ہوگا؟

لیکن ڈوئلے اور البانی رصد خانوں نے اس معاملہ کو اس طرح طے کیا کہ:  
اس طرح کا جسم جو تھوڑی ہی مدت میں ان چاروں رصد خانوں سے جو ایک دوسرے سے  
بہت دور ہیں دکھائی دیتا ہے تو یہ ایک قسم کا جسم ہو سکتا ہے جو زمین پر سے ہوا پر  
جھکا ہوا اوپر جا رہا ہو۔ اس صورت میں جبکہ جھکا ہوا اوپر چڑھ رہا ہو ایک ہی وقت  
میں سب کو دکھائی دے سکتا ہے۔

اسی اشارہ میں رصد خانہ سن سنائی کے مہتمم کی طرف سے جو لگ اؤٹ پہاڑ کی چوٹی پر  
بنایا گیا ہے بہت وثوق کے ساتھ بتایا گیا کہ:

کوئی شبہ نہیں کہ فضاے ہوائ میں ایک متحرک جسم موجود ہے یہ ایک نامعلوم  
وہم چیز ہے۔ یہ جسم کہ زمین کے مختلف حصوں میں تھوڑے تھوڑے وقفے میں آکر  
نمایاں کرتا ہے۔ لیکن یہ جسم کیا ہے؟ اور اس کی جسامت و تیز روی  
کتنی ہے۔ ان امور کا صحیح اندازہ اللہ ہی غیر ممکن نظر آتا ہے۔

رصد خانہ سن سنائی کے مہتمم کی اس رائے نے کہ ”فضا میں ایک متحرک ہوائی جسم موجود“

۱۹۰۷ء ڈوئلے مالک متحدہ امریکہ کے شہر نیو یارک میں رصد خانہ ہے (مترجم اردو)

۱۹۰۷ء الیائی نیو یارک میں ایک رصد خانہ ہے ۱۹۰۷ء سے ۱۹۰۹ء تک کونچندہ دیگر اس وقت قائم کیا ہو (مترجم اردو)

۱۹۰۷ء سن سنائی مالک متحدہ امریکہ کے شہر اوہیو میں ایک رصد خانہ ہے جو ۱۹۰۲ء میں قائم ہوا اور

۱۹۰۳ء میں شہر سے بدل کر کوہ لگ اؤٹ پر قائم کیا گیا (مترجم اردو)

بہت سے خیالات کو متفق کر لیا لیکن وہ کیا ہے؟ اس معاملہ میں رایوں کے اختلاف سے  
 بھجان و شوٹس برپا تھی۔ اس عرصہ میں (نیویارک ہیرالڈ) نامی مشہور اخبار نے اپنے ایکسپریس  
 خط شائع کیا، وہ خط یہ ہے:

”غالباً لوگ اسے بہوئے نہ ہون گے کہ سارا سان نام فرانسیسی ڈاکٹر جس نے  
 باکوم راکی میراث میں بہت کچھ روپیہ پایا تھا اور چولچ نامی جرمنی انجینیر  
 خطرناک بمبھی اور رقابت پیش آگئی تھی۔ یہ سب جانتے ہیں کہ ان دونوں میں سے  
 ہر ایک نے جنوبی امریکہ کے یوروگوئے نامی زمین میں اپنے لئے ایک قطعہ  
 اراضی کا انتخاب کیا تھا۔ اور ڈاکٹر نے فرانس ویل نام کا مستحکم اور عجیب  
 اصول پر ایک نیا شہر آباد کیا تھا۔ جرمنی انجینیر نے ہی اپنی جگہ پر توپ بنانیکا  
 ایک بہت بڑا کارخانہ کھولا تھا۔ یہی ابی دونوں سے فراموش نہ ہوا ہوگا۔  
 کہ جرمنی انجینیر نے فرانسیسی ڈاکٹر کے شہر کو ایک ہی گولے سے تباہ کر نیکے لڑ  
 ایک توپ کا گولہ تیار کیا تھا، اور اس خطرناک گولہ کو ایک نہایت دھشت  
 توپ میں بر کے فرانسیسی ڈاکٹر کے شہر پر پھینکا، مگر چونکہ اس مندر نے  
 اس خطرناک اور زبردست گولے کی طاقت کے حساب میں غلطی کی تھی۔  
 اس سبب توپ کے منہ سے نکلے ہی اس میں کچھ ایسی غیر معمولی تیزی  
 پیدا ہو گئی کہ یہ گولہ ایک گھنٹہ میں ایک سو پچاس فرسنگ طے کر گیا

۔ جنوبی امریکہ میں یوروگوئے نام ایک جمہوری سلطنت دیکھا لاپاٹا کے دبا ئی شمال میں قعر جو اس کا قریب تھا ہے  
 نصف۔ باشندوں کا بڑا پیشہ یہ کہ مویشی پالنے میں اسکا مال اداں، چربی، سوکھا گوشت، باہر بھیجے ہیں (دوسرے کم)  
 اس ایک فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے (مترجم اردو)

اسلئے زمین پر نہ گرا، اور تیز رفتار سیارے کی طرح زمین کی مرکز کی کشش میں  
 پھنک کر کوا زمین کے چاروں طرف دائرہ کی طرح چکر لگانے پر مجبور ہو گیا!  
 اگر یہ نامعلوم ہوائی جسم جس نے تمام دنیا میں ہل چلا کبھی بڑی گولہ ہو تو کیا عجب؟  
 سبحان اللہ! نوبارک ہیلڈ اخبار کے خریدار کی یہ خیالی بلند پروازی دیکھئے گا کہ اس نے  
 نامعلوم و دقیق مسئلہ کو کس قالب میں ڈھالا ہے! لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اس گولہ میں  
 انگریزی یا امریکن قومی گیت بجانے والا بگل نہ تھا! اسلئے یہ اسے ہی نامعلوم و محل بھسکر  
 شکر ادا دی گئی۔ اور اس نے رصد خانوں کو کچھ مطمئن نہ کیا۔ بعض رصد گاہوں نے اس نامعلوم  
 جسم کو آسمانی تہرکا گولہ مان کر کے اس پر یقین کر لیا، حالانکہ آسمانی تہرہ ہی بگل سے غزل کی  
 تانیں نہیں لگا سکتا!

غرض کہ اس قسم کی فرضی اور احتمالی باتیں سب برابر پامال اور نامقبول ہوتی چلی گئیں اور اس  
 ہوائی جسم کے بارے میں کوئی صحیح اندازہ نہ ہو سکا، لیکن یہ خیال نہ کیا جاوے کہ ان خیالات و آراء  
 کی پامالی اور نامقبولی نے لوگوں کے قوت اور دماغوں کو اس نامعلوم جسم کی فکر و تجسس، اکوج  
 لگانے، اوس کارا و حقیقت دریافت کر لینے، اسے خیال سے خالی کر دیا ہو گا۔ نہیں نہیں! بلکہ  
 بحث و مباحثے پرستور شدت کے ساتھ جاری رہے۔ ہر شخص الگ الگ اسے اور خیال دوڑاتا تھا۔  
 اس عرصہ میں چند روز سکوت و خاموشی سے گزرے کیونکہ نامعلوم جسم چند روز تک  
 کہیں دکھائی نہ دیا، اور دنیا کے کسی حصہ کو نئی نئی اطلاع اس کے متعلق معرض گفتگو میں  
 نہیں آئی۔

آخر چند رہ اور بائیس جون کو ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا  
 جس نے پھر اس نامعلوم ہوائی وجود کے مسئلہ کو از سر نو ساکنان زمین کی نظروں کے سامنے

نئی صورت سہمیش کر دیا، ذرا دیکھئے گا کہ کیا ہوا؟

۸ دن کے عرصہ میں یعنی ماہ جون کی پندرہ سے ۲۲ تک شہر ہیمپسٹرگ کے آدمیوں نے سن میٹل نامی گرجے کے نہایت بلند منارے کی چوٹی پر، اسٹر اسبرگ کو لوگوں نے منسٹر نامی کلیسا کے منارے پر، امریکہ والوں نے مجسمہ جمہوریت اور قصر واشنگٹن کے منارے پر بچھن کے باشندوں نے بڑے مندر کے بہت اونچے گنبد کی چوٹی پر ہندوستانیوں نے برہمنوں کے مشہور مندر کے نہایت بلند کوٹھلی کی سولہویں منزل پر، اہل روم نے سن پیر نامی گرجے کے بلند منارے کی صلیبی چوٹی پر، باشندگان انگلستان نے سن پول نامی کلیسا کے سب سے

لے، مالک جرمنی میں دریائے الپ کے دہانے پر بڑی بندرگاہ اور آزاد شہر ہے مضائقہ نہیں سمیت اس کی آبادی بمبئی سے کسی قدر زیادہ ہے۔ اور گس ہون سمیت اس کی تجارت جرمنی کے باقی بندرگاہوں کی تجارت کے برابر ہے (مترجم اردو)

۹ جرمنی میں دریائے رائن کے بائیں کنارے پر واقع ہے۔ یہاں کارخاؤن میں مختلف چیزیں بنی رہتی ہیں یہ شہر آریسٹوٹیل کی دارالسلطنت، پہلے زمانہ میں فرانس میں جرمنی کے درمیان سرحدی شہر تھا (مترجم اردو) ۱۰ براعظم امریکہ کو جسے نئی دنیا بھی کہتے ہیں کو کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں دریافت کیا تھا۔ پھر الکاہل اور بحر اوقیانوس کے درمیان واقع ہے شمال سے جنوب کے اسکا پہلا نو فوہر اریسٹو کچھ زیادہ اور عرض بمقابلہ طول کے بہت کم ہے۔ اس کے شمالی حصہ کو شمالی امریکہ اور جنوبی حصہ کو جنوبی امریکہ کہتے ہیں مگر عام طور پر امریکہ کا لفظ صرف ممالک متحدہ امریکہ کے نسبت ہی استعمال کیا جاتا ہے (مترجم اردو)

۱۱ ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۶ لے مالک اٹلی کو روم کہتے ہیں ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۱۲ ۱۲ یورپ کے شمال مغرب میں ایک جزیرہ ہے۔ اسے اور اسکا لینڈ، مائیس، آئر لینڈ، کولاکو جزائر، بلیز کہتے ہیں پہلے ان سب کی سلطنت جلا جھاجھی مگر اب سب مل کر ایک سلطنت ہو گئی ہے (مترجم اردو)

اوپنے حصہ پر؛ اور ارباب نصر نے اہرام جینو کی چوٹی پر ہیرس کے اشخاص نے ایکل کی چوٹی کو  
نقطہ پر؛ ایک عجیب جھنڈی اوڑتی ہوئی دیکھی۔ جھنڈی کا رنگ سیاہ تھا اور اوپر ایک  
زر درنگ کے آفتاب کی تصویر بنی تھی۔ چونکہ ان مقامات کے سروں پر پونچنا بہت ہی مشکل  
کام شمار کیا جاتا ہے اسوجہ سے ہر شخص نے اس راے پر اتفاق اور پورا اعتماد کر لیا کہ ہوائی  
بگل اور اس فضائی جھنڈی میں پورا پورا تعلق ضرور موجود ہے۔ یعنی اس ہوا پر باحبہ  
بجانے والے وجود نے دنیا کے ان خاص خاص مقامات پر اپنی جھنڈی بلند کی ہے۔  
اب ان تمام واقعات کہیں چھوڑ کر امریکہ میں شہر فلیڈلفیا کے ولڈن کلب میں دیکھنا  
چاہئے کہ کیا چیمپگونیان ہو رہی ہیں۔

لے براعظم افریقہ میں مصر ایک قدیم ملک ہے۔ یہاں کی عمارتیں، موتیں، تصویریں، دیکھنے کے قابل ہیں  
اس کے مغربی مینا جہنم اہرام کہتے ہیں دنیا بہترین مشورین یہ ملک دریائے نیل سے سیلاب ہوتا ہے  
صرف کیتی بڑی ہی زمین بلکہ خود مصر کی ہستی کا دار و مدار نیل پر ہے اس کے کناروں پر شہر  
ود ہات آباد ہیں مصر کے مشرق و مغرب میں میلون صحرا چلا گیا ہے۔ چنانچہ یہ کہنا بجا ہے کہ مصر  
ایک طولانی تختستان ہے جو دریائے نیل کے دونوں کناروں پر پھیلا ہوا ہے۔

دہائی یہ ملک سلطان روم کے ماتحت رہا۔ مگر برطانیہ نے رفتہ رفتہ اپنا اقتدار  
بڑا لیا یہاں تک کہ سلطان کی سیادت برائے نام رہ گئی اور خود مصر برطانیہ کے صلاح  
و مشورہ پر مجبور ہو گیا۔ موجودہ جنگ میں سلطان کی برائے نام سیادت کی مضبوطی کا اعلان  
کر دیا گیا اور ملک مصر بالکل برطانیہ کے زیر اثر شمار ہونے لگا (مترجم اردو)

# دوسرا باب

- ولڈن کلب کے ممبر اتفاق رائے حاصل کئے بغیر کس مسئلہ پر اوجھڑتی ہیں؟
- مین کتا ہون کہ نکما اوس کے دنبالہ کی طرف ہوگا!
- پچاس آدمیوں نے ایک زبان ہو کر چلا کر کہا:
- ہم ہی ہی کہتے ہیں!
- اسکے جواب میں فیل یوانس نے کہا:
- نہیں نہیں! مین کتا ہون کہ نکما اُسکے آگے ہوگا!
- پھر پچاس آدمیوں نے ایک زبان ہو کر چلا کر کہا:
- ہم ہی ہی کہتے ہیں!
- اس طرح تو ہرگز اتفاق رائے حاصل نہ کر سینگے!
- ہرگز نہیں!... ہرگز نہیں!...
- اگر یہی ہے تو لڑائی جھگڑے کی کیا ضرورت ہے؟
- یہ لڑائی جھگڑا نہیں بلکہ بحث و مباحثہ ہے!

اب آپ پوچھیں گے کہ یہ بحث و مباحثہ کہاں اور کیوں پیش آیا تھا؟ لہذا ہم بتا دیتے ہیں کہ ولڈن کلب ممالک متحدہ امریکہ کے مشہور شہر فلیدلفیا کی والٹوٹ روڈ پر واقع ہے۔ جو خاص اسی قسم کی بحث و مباحثوں کے لئے مخصوص ہے۔

اوجہ یہ سوال کیا جلے کہ یہ بحث و مباحثے اوقیل و قال کس لئے تھے تو ہم پہلے یہ بتائیں کہ ولڈن کلب کے یہ مباحثہ کرنے والے سیاسی معاملات سے دلچسپی رکھنے والے نہیں ہیں۔

بلکہ ولڈن کلب کے یہ ممبر امریکہ کے غبارہ باز ہیں جو تند و تیز ہواؤں پر غبارہ اڑانے اور کرہ ہوا کو اپنے قبضہ میں لانے کے متعلق بحث، مباحثے کرتے رہتے ہیں چنانچہ یہ مذکور بالا مباحثہ ہی اسی فن کے ایک شوار طلب مسک پر عمل میں آیا تھا۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ ولڈن کلب مشہور شہر فلیڈلفیا میں ہے۔ لیکن صنف فلیڈلفیا کمکر ہیں آگے نہ بڑھ جانا چاہیے اس شہر نے اتنی جلد ترقی اور وسعت حاصل کی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ پہلے یہ ایک بہت چھوٹا سا قصبہ تھا لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں نیویارک، چیگاگو، اور سان فرانسسکو سے بھی میلون آگے بڑھ گیا۔ سب سے زیادہ تعجب اور غور کے قابل یہ بات ہے کہ فلیڈلفیا نہ کسی سمندر کے کنارے واقع ہو نہ پٹرل تیل کی کسی کان سے قریب ہے نہ اور اعلیٰ درجہ کی کالون کا مالک ہے۔ پہری یہ پیئرس برگ، مانچسٹر، برلن، اڈیمبرگ وغیرہ یورپ کے شہروں سے بڑھ گیا ہے۔ اس شہر کی

لے نیویارک مالک متحدہ امریکہ میں دریائے ہڈن کے دہانے پر واقع ہے اور ایک پل کے ذریعہ بروکلین واقع لانگ آئس لینڈ سے ملحق ہو یہ اول درجہ کا بندرگاہ اور مالی شہر ہے اسکی آبادی پونے اڑتالیس لاکھ کے قریب ہے (مترجم اردو)

۱۷۷۵ء چیگاگو مالک متحدہ امریکہ میں جیل شینگن کے کنارے پر بندرگاہ اور تجارت کی بڑی بہاری منڈی ہے بیان سے غلط عارفی لکڑی اور پوشی دساور کو جاتی ہیں آبادی بائیس لاکھ ہے دنیا میں چوتھے درجے کا شہر ہے ۱۷۷۵ء سان فرانسسکو مالک متحدہ امریکہ میں بحر الکاہل کے ساحل پر بڑی بہاری تجارتی بندرگاہ ہے ۱۷۷۵ء میں زلزلہ سے تباہ ہو گیا تھا آبادی میں تقریباً دہائی کا گھرہ دونوں کے برابر ہے۔

۱۷۷۵ء پیئرس برگ سلطنت روس کا دارالسلطنت اور دریائے نیوا پر واقع ہے آبادی قریباً بیسی لاکھ کی مجموعی آبادی کے برابر ہے اس کو ایک نہر کران اسٹیٹ کے قلعہ سے ملاتی ہے بیان سو جنگلات کی



آبادی ۱۵ لاکھ ہے۔ جو پیرس، لندن، اور نیویارک کے بعد دنیا کے بڑے شہروں میں گن جاتا ہے۔  
 فلیڈلفیا، اپنی خوبصورت اور عالیشان عمارتوں اپنے شاندار و پشکوہ مکانون کی  
 وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مرد و بیور کے ایک ہی پتھر سے سارا شہر بنایا گیا ہے۔ امریکہ کا  
 سب سے بڑا مدرسہ جزائر کا کالج ہے وہ بھی فلیڈلفیا میں واقع ہے دنیا کا سب سے بڑا آہنی  
 پل دریاے شوکیل پر بنایا گیا ہے وہ بھی فلیڈلفیا میں ہے، دنیا کی سب سے بلند اور سب سے  
 بڑی عمارت ۷۱ منزل اونچی فری مشن سوسائٹی کی عمارت ہے وہ بھی فلیڈلفیا ہی میں ہے  
 ان کے علاوہ سب سے بڑا کلب جو ہوائی سیاحت کے مسائل سے متعلق بحث و مباحثوں کے لئے  
 مخصوص ہے وہ بھی فلیڈلفیا میں ہے۔

ہاں! ہم یہ بھی کہیں گے کہ اگر ۲۵ رجون کو اس ہوائی سفر کے کلب پر ہم ایک  
 نظر ڈال لیتے، اور جس مباحثہ کا کچھ حصہ ہم نے اس سے قبل تھوڑا سا سنا تھا اسے خود  
 سن لیتے تو دیکھنے سننے کے لئے کلب میں جانے کی جو تکلیف اٹھانا پڑی ہے اس پر  
 افسوس نہ کرتے!۔

اس کلب کے بڑے ہال میں تقریباً سو امریکن آدمی فن غبارہ بازی کے فذائی اپنی  
 لمبی لمبی پورپین ٹوپیاں پہنے ہوئے ایک صدر کی صدرات میں سے ایک سیکریٹری کے  
 پیٹھے ہوئے بحث نہیں نہیں بحث نہیں بلکہ کج بحثی کر رہے ہیں!

بقیہ نوٹ صوفہ گدشتہ) پیداوار (مشق طاعتی لکڑی، غلہ اور ریشے) اسکو کی معدنیات غیر ملکوں کی مانی ہیں  
 ۵۵ انچسٹر گلینڈ میں مشہور شہر اور روئی وغیرہ کی چیزوں کی تجارت کا مرکز ہے بیان تھوڑے  
 حصے سے یونیورسٹی ہی قائم ہوئی ہے

۱۲ برلن ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ ۱۲

کلب صدر انکل پروڈیٹس نامی ایک شخص ہے جو فلپڈیفیا میں اپنے علم و ہنر کی قابلیت اور خصوصاً دلاوری و جرات میں مشہور ہے۔ نیز ایک بہت دولت مند اور مالدار آدمی ہے اس نے اپنی دولت کا بڑا حصہ آبشار نیا گرا کی عظیم قوت سے قائم کیا ہے اور ہمارے حاصل کیا ہے کیونکہ آبشار نیا گرا ہر سیکند میں ۷ ہزار ۵ سو میٹر زریع پانی بہا تا ہے اور اس پانی کو ساتھ میں گھوڑوں کی طاقت کی بہا پ حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ یہ قوت اُن کا خزانہ میں تقسیم ہو جاتی ہے جو آبشار کے گرد واقع ہیں اور جن سے پانچ سو ملین سالانہ نفع حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے پروڈیٹس نے ایک کمپنی قائم کر کے اپنے علم و صنعت کے زور سے اس طبعی قوت کی بدولت بڑی دولت و ثروت حاصل کی ہے۔

انکل پروڈیٹس ایک تنہا آدمی ہے جو بال بچوں کی فکر سے آزاد و فراخ البال ہے تنہائی اور سلامتی کو ساتھ زندگی گزارتا ہے۔ صرف فریکولن نام کا ایک زرنگی خدمت گار ضرور ہے۔ آپ فریکولن کی عادتوں سے واقف ہو کر بہت تعجب کیجئے گا کہ کس طرح ایک ایسا بزدل اور ڈرپوک آدمی ایک ایسے بہادر و جری آدمی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہو؟ ثروت و دولت مند ہی، اور کمال علم و ہنر کی بدولت پروڈیٹس کے بہت دوست آشنا ہو گئے ہیں ساتھ ہی کلب کے صدر ہونے کے سبب سے اس کے حامد و دشمن بھی بہت ہیں۔ پروڈیٹس کو جو غیر معمولی رشک و حسد کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور اس کی صدارت سے للہی بغض و عداوت رکھتے ہیں اور ان میں سے کلب کے سیکریٹری کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اس کا نام فیل ایوانس ہے، یہ شخص بھی بڑا دولت مند اور مال دار آدمی ہے۔ کیونکہ فیل ایوانس بھی فلپڈیفیا میں ایک بہت بڑے گہری سازی کے کارخانہ کا مالک ہے

جہاں ولڈن پانسٹو جی کٹریان تیار ہوتی ہیں اور اپنی نفاست و خوبصورتی میں سوئٹزرلینڈ کی جی بی گٹر یون سے کسی طرح کم نہیں ہوتیں۔ پروڈیٹ کی طرح فیل ایوانس بھی بحر دا در بڑا دولت مند اور صاحب علم و ہنر ہے۔ تو مند اور بہادر بھی ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ مناسب حالات اور مشابہت پر بھی صدر اور سیکریٹری کے خیالات میں ذرا بھی اتحاد و یکسانی نہیں پائی جاتی اس کا سارا سبب یہ ہے کہ فیل ایوانس سیکریٹری بہت تنگ مزاج و غصہ دہ ہے۔ پروڈیٹ صدر بہت خاموش و متین آدمی ہے۔ جی بی ہمیشہ ہر معاملہ میں ایک دوسرے سے بہت زیادہ اختلاف کرتے ہیں۔

فیل ایوانس کے صدر نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ ولڈن کلب کی صدارت کے لئے دو نوں آدمی انتخاب و نامزد ہوئے تھے۔ تقریباً ۲۰ بار رائین کی گئین مگر ہر دفعہ دونوں طرف رایون کی تعداد برابر رہی۔ یعنی اگر ۵۰ رائین پروڈیٹ کے موافق ہوتی ہیں تو ۵۰ ہی فیل ایوانس کے موافق اس مساوات نے کثرت آراء کے اصول کو نہایت ڈھالیوں میں ڈال دیا تھا۔ اور اگر ایک چارہ کار پیدا نہ ہو جاتا تو غالباً دونوں کی عمر بہر یہ معاملہ طے نہ ہوتا۔

لیکن ہزارش کر جیم سیپ نامی کلب کے خزانچی نے ایک تدبیر نکالی جیم سیپ امریکہ کے سبزی خوردہ فرقے میں سے ہے یعنی اس گردہ میں ہے جو کسی جانور کا گوشت نہیں کھاتا، صرف نباتات پر اکتفا کرتا ہے جیم سیپ کی اس تدبیر کو ولیم کارب نامی ایک ممبر نے ہی بہت پسند کیا ولیم کارب شکوہ کے ایک بہت بڑے کارخانہ کا مالک ہے یہ کارخانہ شہر کا تمام کوڑا کرکٹ اور پٹے پڑانے چیتھڑے جمع کر کے انہیں گندھک میں ملا کر میراؤس سے قند بناتا ہے۔

جیم سیپ سبزی خوردنے جو چارہ کار سوچا اور ولیم کاربشکر سازنے جس سے اتفاق کیا وہ نقطہ متوسط کا دریافت تھا۔ درمیانی نقطہ کے دریافت کا اصول یہ ہے کہ پہلے دو بڑے صاف، اور سفید تختوں پر ایک بہت سیدھا خط کھینچا جائے۔ پھر گوشے کے ساتھ پیمائش کر کے ایک دوسرے کے برابر لگائے جائیں پھر دونوں تختے دالان میں رکھ دیے جائیں پھر یہ دونوں ایک ایک سوئی ہاتھ میں لئے ہوئے بالکل برابر ایک دوسرے کو نہ دیکھتے ہوئے ان تختوں کے قریب جائیں اور صرف آنکھ کی پیمائش سے دونوں خطوں کے بچون بچ میں اپنی اپنی سویاں چھید دیں جس شخص کی سوئی مرکز یعنی درمیانی نقطہ سے زیادہ قریب ہوگی وہی صدر انتخاب کیا جائیگا۔

پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے اپنی اپنی سویاں ایک ہی وقت میں چھیدیں مگر تعجب یہ ہے کہ دونوں حریفوں کی سویاں درمیانی نقطوں سے اتنی قریب تھیں کہ ان میں کوئی فرق نہ معلوم ہوا۔

اب کیا کرنا چاہئے؟ کلب کے ممبروں میں سے ایک شخص نے خطوں کی پیمائش کے لئے ایک نئے آلہ سے کام لینے کی رائے دی۔ وہ نوایجاد آلہ ایسا تھا کہ ایک خدا دین کے ذریعہ سے ایک میلی میٹر کو ایک سو پچاس حصوں میں تقسیم کر کے اوسے ناپ سکتے تھے۔

---

لے خوردین ایک آلہ ہے جسکے ذریعہ سے ہم بہت چھوٹی چیزیں دیکھ سکتے ہیں یہ دو قسم کی ہوتی ہے سادہ اور مرکب سادہ خوردین میں ایک شیشہ بہ نسبت عینک کے بہت موٹا ہوتا ہے جب ہم اوس شیشہ سے کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو وہ اوس چیز کو بہت قریب لگا ہوا دکھاتا ہے۔ مرکب خوردین میں کم سے کم دو شیشے ہوتے ہیں ایک شیشہ بڑا اوس چیز کی تصویر بنی ہوا اور دوسرا شیشہ اوس تصویر کو بڑا دکھاتا ہے اس کو مرکب خوردین کی طاقت بہ نسبت سادہ خوردین کے بہت زیادہ ہوتی ہے (مترجم اردو)

یہ رائے بھی قبول کی گئی اور نیا آلہ پرپائش لایا گیا، دونوں کی سوئیوں اور دریائی نقطون کا قفا  
 ناپا گیا تو معلوم ہوا کہ پروڈینٹ کی سوئی دریائی نقطہ سے نصف میلی میٹر کے ایک سو  
 پچاسواں حصہ قریب ہے اور فیل یوانس کی سوئی نصف میلی میٹر ۱۴۰<sup>۳</sup> حصہ پر ہے۔  
 اس لئے اس بال برابر فرق سے انکل پروڈینٹ کلب کا صدر اور فیل یوانس  
 سیکٹری مقرر ہوا۔ اور پروڈینٹ کے ساتھ فیل یوانس کے رشک و حسد کی زیادہ توجہ  
 بھی یہی تھی۔

ہم تباہ کن پین کہ ولڈن کلب خاص طور پر غبارہ رانی، ہوا پر حکومت، غبارون کو  
 اپنی مرضی کے موافق چلانے، اور ہوا پر چلنے کے مسئلہوں پر گفتگو کرنے کیلئے قائم ہر ہمارے  
 قصہ کا جس زمانہ سے تعلق ہے اس میں غبارون کے حسب مرضی رفتار کے متعلق  
 بہت تجربے ہوئے تھے اور کئے جا رہے تھے، لیکن افسوس کہ ان تجربات سے جو کچھ  
 نتیجہ نکلا اس سے صرف اسی قدر معلومات حاصل ہوئی تھیں کہ اگرچہ غبارون کا  
 ہوا کے اوپر لیجانا اور چلانا ناممکن ہے لیکن اپنے حسب مرضی اور تیز ہوا میں چلانا ناممکن ہے  
 اس لئے اس فن کے بہت سے جاننے والے اس تدبیر میں بڑی کوشش کر رہے تھے  
 یہ معلوم ہے کہ حکیم آرمیڈس اس سے بہت پہلے زمانہ میں حکمت کا یہ قاعدہ بیان  
 کر چکا ہے کہ جس چیز کا وزن اضافی پانی کے وزن اضافی سے زیادہ ہوگا وہ پانی میں  
 ڈوب جائے گی اور جس شے کا وزن اسکے برعکس ہوگا وہ پانی کے اندر نہ ڈوب سکے گی یعنی  
 جس جسم کا حجم اسی حجم کے پانی سے زیادہ بہاری ہوگا وہ جسم پانی کے اندر ڈوب جائے گا  
 لہ حکیم آرمیڈس یا آرش میڈ علم ہندسہ کا ماہر اور یونان کا مشہور فلاسفر ہے۔ حضرت  
 عیسیٰ سے ۲۸۷ تا ۲۱۲ سال قبل گزرا ہے۔

اور ہلکا ہو گا تو نہ ڈوبے گا۔ اسی قاعدہ کو رفتہ رفتہ ہوا میں بھی جاری کرنا چاہا اور یہ کوشش کی گئی کہ ایک ایسی چیز ہم پہنچائی جائے جو ہوا سے ہلکی ہو تاکہ وہ ہوا پر رہ سکے یہاں تک کہ لوگوں نے ہائیڈروجن گیس کو دریافت کیا جو ہوا سے کئی درجہ سہلکی ہے اور غبارہ کو اس گیس سے بھر کر ہوا پر لے اور غبارہ کو اس ترکیب سے ہوا پر لے جانا تو آسان ہو گیا مگر اسے اپنی مرضی کے موافق چلانے اور اتارنے چڑھانے کا مسئلہ اسی طرح حل طلب رہا۔ چنانچہ اس زمانہ میں غباروں کو منزل مقصود پر لیجانے، اسکی قوت کو گھٹانے بڑھانے والا آلہ ایجاد کرنے کا مسئلہ معرض بحث بنا ہوا تھا۔

بہا پ کی مشین جسے ہنری جیکر نے ایجاد کر کے اپنے ایجاد کئے ہوئے غبارہ میں لگایا تھا اور دستی مشین جسے دوپوے ڈولون نے ایجاد کیا تھا اون کی جگہ برقی مشینیں قائم ہو گئی تھیں۔ ٹیسانڈے نامی ایک موجد برقی ڈائنامو الکٹریک بنا کر اسے اپنے غبارہ میں نصب کر کے چار میٹر فی سکند کی رفتار پیدا کر سکا ہے۔ ٹیسانڈے کے بعد کپتان کرپ روٹرنے ۱۲ گھوڑوں کی طاقت کی ایک دوسری ڈائنامو الکٹریک مشین بنائی جس کے ذریعہ سے اس کے غبارہ میں فی سکند ۱۶ میٹر کے رفتار کی سرعت پیدا ہو گئی۔

اس ڈائنامو الکٹریک مشین کے ذریعہ سے غبارہ اڑانے کے اہم مسئلہ نے تمام انجنیروں میں ایک ہل چل ڈال دی، اور سب نئی نئی ایجادوں اور طرح طرح کی تبدیلیوں فکر میں پڑ گئے۔ سب کی یہ خواہش تھی کہ گھڑی کے برابر ڈیبا میں ایک گھوڑے کی طاقت ساکین۔ اگرچہ اس حد تک کامیابی نہ حاصل کر سکے، تاہم رفتہ رفتہ ٹیسانڈے کی ڈائنامو اور دوٹر بہت کم قوت اور چھوٹی چھوٹی مشینیں بنا سکے۔ اس کامیابی و کارگزاری نے شوقین غبارہ بازوں کو آہستہ آہستہ فصل ہوا میں سیر کرنے کا قائل کر دیا۔

حالانکہ بہت سے دوراندیش اب تک اس رائے کو کچھ وقعت نہیں دیتے تھے اگر مہینے اور ڈائمنٹس جو شدید ہواؤں کی طاقت کا مقابلہ کر سکیں اور ان کا غباروں میں بہم ہو چکا لینا بہت دشوار بلکہ امکان سے باہر ہے، کیونکہ ہوشیہ اور ڈائمنٹس بوتیز ہواؤں کو غلبہ کر سکیں وہ کس قدر مضبوط ہوں گی اور غباروں میں کتنا بوجھ پیدا کر دیں گی؟ یہ سبکبہشہ مبہم اور اولہا ہوا رہا۔ پہری شوقین غبارہ بازوں کی ذوق خونی کچھ ایسا تہاکہ اس قسم کی اونچنوں اور گرتیوں سے وہ اپنے جذبات کو ٹنڈا کر سکتے۔ بلکہ وہ برابر اسکے درپے رہے کہ جتنا ممکن ہو غباروں کو بڑا بنائیں اور جس قدر ہی ہو سکے مشینوں کا حجم اور وزن کم کریں تاکہ ڈائمنٹس کی قوت سے حتی الامکان اوکی قوت بڑا سکیں۔ ایسی مشینوں کی تلاش میں جن کی طاقت زیادہ اور حجم وزن کم ہو بمقابلہ دوسری نمونوں کے امریکہ والوں نے بہت زیادہ سعی و کوشش کی چنانچہ امریکہ کے ایک مشہور انجینیر نے ایک نئی مشین ایجاد کی تھی جو ایک برقی زور سے حرکت کرتی تھی۔ اور جب پیشین ایک متوسط حجم کے غبارہ میں لگائی جاتی تو معلوم ہوتا تھا کہ غبارہ ۸ سے ۲۰ میٹر تک کی مسکنہ مسافت طے کر سکتا ہے،

اس سے بہتر کیا ہے؟ چنانچہ اوشین کا حق ایجاد انجینر نہ کوڑ سے خرید لیا یہ غور فرمائیے کہ اسے خریدنے والا کون ہو گا؟ ہم بتاتے ہیں وہ ولڈن کلب کے صدر سٹر انگل پر ڈیوڈن کلب کے ممبروں کو یہ نعمت عظیم ہاتھ لگ گئی تو انہیں صبر و تاخیر کی تاب کمان تھی، اوشی تو انہوں نے کام شروع کر دیا۔ جمہوریت کے مشہور غبارہ ساز ہنری ٹنڈر کی نگرانی میں بہت مضبوط اور مکمل تر غبارہ بنانا شروع کر دیا۔

امریکہ کے لوگ ایسے کاموں میں جن سے فائدہ عام کو تقویت پہونچے اور ملک کی عظمت

اپنی اپنی تھیلیاں جلد کھول دیتے ہیں، لہذا اس کمپنی کے قائم ہونے سے پہلے ہی ہر طرف  
بارش زلزلہ شروع ہو گئی۔ اور جس وقت کام کا آغاز ہوا، اس کے پاس ۳ لاکھ فرانک کا  
سرمایہ جمع ہو چکا تھا۔

ہنری ٹنڈر غبارہ ساز اس کام میں پوری مہارت رکھتا تھا اس شخص نے ہزاروں  
بار غبارہ کے متعلق تجربے کئے تھے، لیکن اپنے تین تجربوں کی بدولت بہت شہرت  
پائی تھی۔ وہ پہلے تجربہ بین تقریباً بارہ ہزار میٹر سطح زمین سے اونچا ہو کر ہوا میں اوڑا  
اور نہایت کامیابی کے ساتھ پہر اپنے بیلون کو نیچے اتار لایا۔ دوسرے تجربہ بین نیویارک سے  
سان فرانسسکو تک ہوا میں سفر کیا جو مغربی امریکہ کی انتہائی حد ہے تیسرے تجربہ بین  
ایکسپریس سوئیٹز کی بلندی سے اس غبارہ زمین پر گر پڑا لیکن اپنے کمال مہارت کے  
بدولت اس نے اپنے کو ہلاکت سے بچا لیا، البتہ ایک پائون پر مبنی،

اب معلوم ہو گیا ہو گا کہ ولڈن کلب نے جو شین خرید کی ہے۔ اس کی بدولت شین کی  
طاقت سے غبارے چلانے کے لئے کلب بہت آگے بڑھے گیا تھا۔ ٹورنر کے مشہور کارخانے  
میں جو فلیڈلفیا میں واقع ہے ایک بہت بڑا غبارہ بنایا جانے لگا کہ اس سے پہلے  
اتنا بڑا غبارہ کبھی نہیں بنایا گیا تھا۔ اس غبارہ کی مضبوطی و طاقت کا اندازہ کرنے کے لئے  
اس کے اندر ٹونس ٹونس کر رہو اہر کے اندازہ کرتے اور دیکھتے تھے کہ وہ کتنا مضبوط ہے۔  
اگرچہ نیڈرلینڈ غبارہ ران نے سنہ ۱۸۷۰ء میں جو غبارہ بنایا تھا وہ ۶ ہزار میٹر مکعب  
اور چرڈن ڈینر کا غبارہ ۲۰ ہزار میٹر مکعب، اور جیکر کا غبارہ جو سنہ ۱۸۷۰ء کی تاشمین  
اوڈیا گیا تھا ۳۰ ہزار میٹر مکعب حجم کا تھا۔ مگر ولڈن کلب کے اس غبارہ کا حجم ۴۰ ہزار  
لیو میٹر مکعب ہے۔ اگر پروڈیمنٹ صدر کلب اور اس کے ساتھی خوشی کے مارے



اوتنا ہی پولین جتنا یہ غبارہ پھولا ہوا ہے، اور جتنی اوس کی پرواز ہے اوتنا ہی دیگر دامغون میں غرور سما جائے تو بیجا نہیں!

یہ غبارہ صرف ہوائی طبقہ میں بلند ہونے کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس کا نام گواڈ پینے ہمیشہ آگے جانے والا رکھا ہے۔ اس لئے اگر پروڈیٹ اور اس کے سیکریٹری کی مقدرنے یاوری کی اور اونکا غبارہ اس نئی مشین کی طاقت سے ہوا کے زور و قوت کا مقابلہ کر سکا تو بیشک اسم باسملی ہوگا۔

ولڈن کلب کے ممبر ہوز پر وڈیٹ اور فیل یوانس کے زیر صدارت کلب کے بڑے دالان میں جمع ہو کر اپنے گواڈ نامی غبارہ کی تکمیل اور اوس کے نقائص کی کستی کے متعلق بحث و مباحثہ کرتے رہتے تھے۔ کیونکہ گوتام لوگون کی یہ رائے تھی کہ ایک ہفتہ کے بعد گواڈ اپنی نئی مشین کے ذریعہ سے ہوا پر سفر کرنا شروع کر دیا۔ لیکن ابھی تک گواڈ اس قدر تکمیل کو نہیں پہونچا تھا اور بہت سی ایسی مشکلیں پیش آ رہی تھیں جن کا حل ہونا ضروری تھا! بحث طلب معاملات میں ایک پتکے لگانے کا معاملہ ہی تھا بعض کہتے تھے کہ پتکھا سامنے ہونا چاہئے اور بعض کا خیال تھا کہ دنبالہ میں چنانچہ ہم اسی بحث کا کچھ حصہ اس باب کے آغاز میں سن چکے ہیں۔

پتکھا لگانے کی جگہ پر مباحثہ نے اس قدر طول کہینچا اور بات ایسی بڑی کہ زبانی حجت و تکرار سے گزر کر ہاتھ پائی اور گالی گلوچ تک نوبت آ گئی۔ دنبالہ میں پتکھا لگانے والے اور سامنے لگانے والے دونوں فریق کی تعداد ساوی تھی اس لئے دونوں طرف سے کچھ ایسی بدکلامی اور گھنپ بڑھی کہ آخر لات اور گونسون تک نوبت پہونچ گئی۔ اس ہی گزر کر لکڑیوں کو مار پٹ ہونے لگی۔ کچھ دیر باقی نہ رہی تھی کہ ممبران کلب کے دونوں فریق نے

ڈوکل چھڑ جائے اتنے میں مجلس میں ایک دم تبدیلی ہو گئی۔

تبدیلی، یہ تھی کہ کلب کا ایک خدمت گار ارکان مجلس کی مجلس میں بی پروائی کے ساتھ  
سنٹا ہوا، صدر کی کرسی کے سامنے آیا اور ایک شخص کا ملاقاتی کا رخصت کر دیا۔

صدر نے بہت زور سے گھنٹی بجائی، تمام حاضرین مجلس خاموش ہو گئے کیونکہ  
اس گھنٹی کا بجانا، گویا رئیس مجلس کا حاضرین کو خاموش ہو جانے کا حکم ہے۔

صدر نے کہا: میں کچھ کہنا چاہتا ہوں!

سب ممبر کیا کہنا چاہتے ہیں؟ فرمائیے!

ایک اجنبی آدمی اس مباحثہ کے میدان میں آنا چاہتا ہے

پھر سب ایک زبان ہو کر: نہیں! یہ نہیں ہو سکتا! یہ ہرگز جائز نہیں!

یہ اجنبی آدمی اپنی ذہنی طاقتوں کو دیکھتا ہو کہ اس کے پاس ایسے دلائل و ثبوت موجود ہیں

جنکے ذریعے وہ غبارِ دون کو حسبِ ضمی ہوا میں اڑاے جانے کا خیال غلط ثابت کیگا۔ یہ سنکر

کلب کے ممبرن میں ہر شور و غل پیدا ہو گیا اور سب نے یکبارگی چلا کر کہا:

یہ کون گستاخ آدمی ہے؟ آئے ہم ہی اوسے دیکھیں!

### تیسرا باب

(ولڈن کلب میں ایک اجنبی آدمی کیونکر اپنے پیش کرتا ہے؟)

کلب کے سب ممبروں کی آنکھیں دروازہ کی طرف لگی ہوئی تھیں اور سب

اوس اجنبی آدمی کے آنے کے منظر تھے جو غبارِ دون کی کامیابی کے خیالات کو غلط ثابت

کرنے کی گستاخانہ جرات کرتا ہے۔ اس وقت تمام دالان میں ایک سنٹا ہوا خاموشی

چھائی ہوئی تھی لیکن تعجب یہ ہے کہ کلب کے ممبر اس گستاخ اجنبی شخص کے کلب میں

آنے پر راضی کیوں ہو گئے؟ اداون کی رضامندی کا سبب کمین یہ تو نہیں کہ وہ خود خدا چاہتے تھے لگوئی ایسا آدمی آج بھی وہ اپنا شمار نکالیں! اور اپنا تمام جوش و خروش اور فخر و غصہ اوسپر ادا رین۔ اہل کادروازہ کھلا اور ایک میاں قد، سفید رنگ، اتوانا، زرد بالوں اور چوٹی ڈاڑھی والا آدمی دالان میں داخل ہو کر بے تکلف میز کے سامنے آیا اور اپنے دو فوہاتہ بے پردائی کے ساتھ میز پر رکھ کر بلند آواز سے کہنے لگا:

لے امریکہ والو! میرا نام رابر اور میری عمر تیس سال کی ہے۔ حیران نہایت تندرست اور میرا معدہ اتنا قوی ہے کہ ہر چیز کو اچھی طرح ہضم کر سکتا ہے میں بہت طاقتور ہوں، میری آنکھیں بہت تیز ہیں۔ مجھے ایسے بیگانہ آدمی کا یہ تعارف کافی ہے!

لوگوں نے سنا، اور کچھ نہ بولے! گویا اس قسم کی گفتگو انہوں نے شروع سے آخر تک کچھ سنی ہی نہیں۔ کیا یہ آدمی دیوانہ ہے؟ یا نشہ باز ہے؟ یا کیا ہے؟ خیر جو ہو سو ہو! لیکن یہ ضرور ہے کہ اس کی تقریر میں کچھ عجیب تاثیر ہے جس نے ان تمام شور و غل جمانے والے اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے والے ممبروں کو خاموش ہو جانے پر مجبور کر دیا ہے، ایسے جس عظیم طوفان کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اوس کے بعد تمام دالان میں ایک عجیب و غریب سنا آہیل گیا۔

سچ یہ ہے کہ رابر نے اپنی جتنی تعریف بیان کی وہ بالکل ٹھیک تھی اوس کا قد متوسط اوس کے بدن کے تمام اعضاء مناسب اور گھٹیلے تھے۔ جو خطا اوس کے شانوں سے پاؤں تک اترنا چلا آیا ہے وہ بھی بالکل برابر ہے۔ اس جسم پر جس کے دونوں طرف برابر خط کھینچے ان ایک گول کلمہ، ایک قوی اور موٹی گردن، اذو چوڑے اور مضبوط شانے ہیں اب آپ۔

تصویریں ابر کی تصویر کھینچنے! بیان تک کہ اوس کا کلہ دیکھ سکیں! اوس کے کلہ کو آپ گلے کے کلہ سے تشبیہ دیں گے مگر جب زیادہ غور سے کام لیجئے گا تو اس کے چہرہ پر ایسی ذہانت اور ہوشیاری نمایاں دیکھئے گا کہ آپ حیران رہ جائیگا۔ اوس کی آنکھیں چمکدار اور ابرو کے قریب مگر پلکین کم رکھتی ہیں، اوپر کی پلکین ابرو کے ساتھ اور نیچے کی پلکین پٹھون کی دھج سے ہمیشہ حرکت کرتی رہتی ہیں۔ اوس کے ذرد بال سنراپن لئے ہوئے کسی قدر گونگروائے، اور بہت چمکدار ہیں۔ اوس کا سینہ چوڑا ہے جس میں سانس لمار کے دھونکنی کی طرح اوپر نیچے آتی جاتی ہے۔ اوس کے بازو، ہاتھ، پنڈلیاں، قدم، ایک قوی اور مضبوط درخت کی شاخوں کی طرح نظر آتے ہیں۔

اوس کے نیکلے ہونٹوں پر دو پٹھون کا کوئی نشان نہیں لیکن مٹھی کے نیچے ہلکے اور چوٹی ڈاڑھی کی دو شاخیں بکری کے سینگوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔ ٹھڈی بھی کیسی ٹھڈی! ایسی ٹھڈی کہ قوت میں مگر کی ٹھڈی کی کچھ غیر شاہانہ ہوگی۔ آخر یہ کس ملک کا آدمی ہے؟ اس کا پتہ لگانا ذرا دشوار ہے پہر بھی ہم اتنا بتائے دیتے ہیں کہ یہ انگریزی بہت خوب بولتا ہے اور جس طرح امریکہ والوں کے لہجہ میں انگریزوں سے فرق ہے وہ اس کی زبان میں نہیں معلوم ہوتا۔

اس نامعلوم شخص کے متعلق ہم اتنی رائے تو قائم کر چکے اب سننا چاہئے کہ وہ کتنا کیا ہے۔ راہ نے اپنی تقریر کا سلسلہ آگے بڑھا کر کہا:

اب میں آپ حضرات کو اپنی معنوی شخصیت بتاتا ہوں۔

میں ایک انجینئر ہوں۔ میرے اخلاق کی استواری میری جسمانی مضبوطی اور قوت سے کم نہیں رہتی ہے۔

میں کسی چیز اور کسی آدمی سے نہیں ڈرتا۔ میری رائے میں ایک ایسا استقلال موجود ہے کہ میری کسی کام میں عاجز نہیں رہتا میں جس کام کی نیت اور ارادہ کروں اس کے خلاف اگر تمام امریکہ اوٹھ کھڑی ہو دنیا مخالفت پر آمادہ ہو جائے لیکن مجھے باز رکھنے میں کامیابی نہیں ہوتی میں جو رائے قائم کر لیتا ہوں پھر اس پر اعتراضی قوت کو غالب میں آنے دیتا اس تفصیل سے میرا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے کو آپ سب کے سامنے چھوڑ دوں۔ شاید آپ کہیں کہ اپنے منہ میان ٹھونبتا ہے، جو آپ کا جی چاہے کئے، مجھے پروا نہیں۔ لیکن صرف یہ چاہتا ہوں کہ انبیا آپ لوگ غور سے کام لیں اور جو بات میں کہنا چاہتا ہوں اس سے نہ کاٹیں کیونکہ میں یہاں کچھ ایسی باتیں کہنے آیا ہوں جو یقیناً آپ حضرات کو ناگوار خاطر ہوں گی اور آپ انہیں پسند نہ کریں گے۔

رابر کی اس گفتگو سے ولڈن کلب کے ممبروں کی پہلی صف میں کچھ خفیف شور اٹھا۔ یہ گڑبڑ اس بات کی علامت تھی کہ ممبران کلب کے دماغوں میں جوش گل ایک طوفان اٹھ رہا ہے۔ صدر پروڈنیٹ بمشکل اپنا جوش ضبط کر سکا اور اپنے کو سنبھال کر کہا۔  
فرمائیے! فرمائیے! ہم سنیں تو آپ کہتے کیا ہیں؟

رابر میں جانتا ہوں کہ یہاں ایسے دماغ موجود ہیں جن میں یہ بات سماگئی ہے کہ غبارے جد ہر دل چاہے چلائے جاسکتے ہیں، اور ایک عرصہ سے جو کچھ تجربے اسکے متعلق ہو رہے ہیں اور جن سے اب تک کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا ہے، اوپر کچھ غور نہیں کرتے اور چاہتے ہیں

کہ اپنے پڑانے دہرانے اور سٹے گلے غباروں کو برقی ڈائنامو، یا ہاپ کی مشینوں کے ذریعہ سے جہان جی چاہے لیجائیں۔ یہ خام خیالات بالوں سازی کے کروں، اور ذرا سی ہوائیں متعدد ناقص تجربوں کے بعد کچھ عمل میں ہی آچکے ہیں۔ اس سبب سے تم سیکڑوں آدمی اسی عقیدے اور خیال پر جمے ہوئے ہو۔ اور محض اس لئے کہ تمہارا یہ جنون حقیقت سے بدل جلسے تم اپنی ہزار ہا گنیاں بیکار بر باد کر چکے ہو۔

تو جب کہ غصہ و راء آتش مزاج حاضرین نے مغرور راہ کے ان طعن و تشنیع آمیز فقروں کو سکوت اور متانت کے ساتھ سنا اور کچھ نہ کہا کیا یہ بہرے تو نہیں ہو گئے؟ یا اس دہن میں ہیں کہ دیکھیں یہ مجبول و جبری اجنبی اپنی گستاخیوں کو کما نیک طعنے لیتا ہے۔ بہر حال راہ کرنے اپنی تقریر کو اور وسعت دیتے ہوئے کہا:

ذرا سوچو تو! ایک غبارہ جو زمین سے ایک کیلو گرام بوجہ اڑتا کر ہوا پر جاتا ہے اسے ایک میٹر کعب گیس کی ضرورت ہوتی ہے اور فی کیلو گرام کے انداز سے گیس کی تعداد بھی بڑھتی جاتی ہے۔ جس میں گیس بھری جائے وہ بھی اسی گیس کے کعب میٹرڈن کے لحاظ سے بڑی اور پھولی ہوئی ہوتا چاہئے۔ اب انصاف کرو کہ ایک چھوٹی سی کشتی صرف ایک بادبان سے جب ہوا توڑی بہت تیز ہو تو اس میں کم سے کم ۴۰ گھوڑوں کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے پر کیونکر یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ایک غبارہ ایک چھوٹی سی مشین کی بدولت جو خود اس میں بنائی گئی ہے، اسی تیز ہوا کے مقابلہ میں ٹسہ سکتا ہے جو خود ہوا پر قائم ہے۔ آپ لگ غور نہیں کرتے

کہ طوفانی ہوا ایک میٹر مربع مقام پر ۲۰۰ کیلو گرام وزن پیدا کرتی ہے !  
ہم فرض کر لیں کہ آپ کے غبارے کی سطح سو میٹر مربع ہے ! تو کیا اسپر جالیس  
ہزار کیلو گرام وزن نہ بڑھ جائیگا۔ اور کیا خالق کائنات نے آپ کے غبارہ کے  
مشابہہ کوئی اور بھی مخلوق بنائی ہے ؟ کیا آپ عوی کر سکتے ہیں کہ پرندے  
ہو اسے ہلکے ہیں اس لئے ہوا پر اُڑ سکتے ہیں ؟ اگر آپ ایسا دعویٰ کریں  
تو لیجئے، یہ ترازو ہے، یہ پرند اور یہ ہوا موجود ہے، اپری ہی ہم یہ نہیں کہتے  
کہ اگر واقعہ یہ ہے تو آدمیوں کو کرکٹ ہوا پر حکومت کرنے کا کیا خیال چھوڑ  
دینا چاہیے، اور کرکٹ ہوا کو اپنے قبضہ میں لانے کے خیال سے ہاتھ دھو لینا  
چاہیے ! انہیں نہیں ! جس طرح انسان زمین اور سمندر میں اپنی نئی نئی  
لجکاؤں سے دست تصرف میں لے آئے ہیں اسی طرح انہیں فضا کا  
نیم پر بھی حاکم ہونا ضروری ہے۔ مگر اس صورت سے نہیں جو آپ لوگوں نے  
سوچی ہے کہ ہوا سے بہت ہلکے ہو کر ہم ہوا پر جا سکتے ہیں ! انہیں نہیں !  
ہو اسے بہت زیادہ بوجھل اور بھاری نشینوں ہی سے ہمیں عالم ہوا کی  
حکومت مل سکتی ہے۔

رابر کی یہ گفتگو کلب کے تمام ممبروں کو جوش و خروش میں لے آئی، اور ہر شخص کی  
زبان رابر کے لئے کھل گئی، ہر طرف چیخ پکار مچ گئی، بھاری بھاری آوازوں سے رابر پر  
بوجھار ہونے لگی۔ گویا رابر کی یہ گفتگو ولڈن کلب کے ممبروں سے کھلم کھلا اعلان جنگ تھا  
اس سے معلوم ہوا کہ رابر ہوا سے بھاری ہونے کے مسئلہ کا طرف دار ہے حالانکہ  
ولڈن کلب ہوا سے ہلکے ہونے کے مسئلہ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔

فن غبارہ بازی کے ماہرون، اس فن کی ترقی کے آرزو مندوں، ادد ہوا پر حکومت کرینکے  
امیدواروں کے یہی دو فرقے ہیں جن کے درمیان میں ہمیشہ لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔  
راہزنے اس جوش و خروش کی کچھ پروا نہ کی، وہ سب کے سکوت کا انتظار کرنے لگا پروڈیٹ  
لوگوں کو خاموش ہوتے کا اشارہ کیا۔ شور و غل کم ہوتے ہی فوراً راہزنے پہراچی گفتگو کا  
سلسلہ شروع کر کے کہا:

ہاں ہاں! اگر وہ ہوا پر حاکم ہونے کا سلسلہ ایسی ہی اڑنے والی مشینوں پر  
موقوف ہے جو ہوا سے زیادہ بہاری ہوں! فضلے نسیم میں قائم نہ کتنے  
کی طاقت قوی موجود ہے۔ کیونکہ اگر ہوا میں فی سیکنڈ ۴۴ میٹر کی تیزی پیدا  
کر دیجائے۔ تو وہ آدمی جس کے پاؤں کے نیچے ایک مربع میٹر کی دسواں  
حصہ سطح ہو اس پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ تیزی فی سیکنڈ ۹۰ میٹر تک  
پہونچا دی جائے تو انسان پاؤں سے ہوا پر چل سکتا ہے۔ اس بنا پر میں  
کہتا ہوں کہ اگر ایک پنکھے کی حرکت دوری کے ذریعہ سے ہوا اسی تیزی  
کے ساتھ واپس لائی جائے تو ہم ہوا پر چل سکتے ہیں اور کامیاب ہو سکتے ہیں  
ایسی اڑنے والی مشینیں اپنے قبضہ میں لاؤں گے جو اتنی بلکاس سے زیادہ  
تیزی کے ساتھ پنکھے کی قوت سے ہوا کو اٹھا سکیں، اور اس غیر صحیح خیال  
رہو گے کہ ہوا سے سبک تر ہونا چاہئے تو کہی اپنے مقصد میں کامیابی  
و فتح نہیں پاسکتے۔ اگر یہ کہتے ہو کہ پرندوں کے پیٹ میں ہوا گرم ہوتی ہے؟  
اس لئے وہ ہوا سے ہلکے ہو کر اڑتے ہیں تو یہ محض غلط ہے۔ کیونکہ اگر  
ایسا ہو تو حساب لگا لو کہ ایک بڑی چیل کو اڑنے کے لئے ہمیشہ کعب



گرم ہوا کی ضرورت ہے مگر جیل کا اتنا بڑا پیٹ کہاں ہے؟ یا در کو کو کہتا ہے  
یہ بیکار پھولے ہوئے غبارے تین کسی صورت سے کامیاب نہیں کر سکتے!  
پروڈنیٹ صدر نے جو اہم وقت تک اپنا جوش بڑی طاقت سے ضبط کر رکھا تھا۔  
دوست تم شاید فرائیگن کا مشہور قول بھول گئے جس نے غبارہ کو پہلی بار دیکھ کر  
کہا تھا "ابھی بچہ ہے، لیکن بڑا ہو گا" اب غبارہ بڑا ہو گیا ہے۔

جناب صدر صاحب، معاف کیجئے! غبارہ بڑا نہیں ہو بلکہ سوچ گیا ہے۔ شاید آپ نے  
یہ مقولہ نہیں سنا ہے کہ: فری چیزے دگر آماں چیزے دیگر است،  
حضرات! اچھی طرح یاد کیجئے کہ آپ کے غبارے بڑے نہیں ہوئے بلکہ  
پھول گئے ہیں۔

بڑا ہونا، کامیاب ہونا، اوسخ پانا، اوڑنے والی شینون کے لئے ہر  
آپ کے پھولے ہوئے غباروں کے لئے نہیں ہے!  
راہر کی یہ تقریر ولڈن کلب کی بڑی ذلت سمجھی گئی جو میران کلب کے بیرون کی دل  
ودماغ میں پالی ہوئی فکر:ن پر ایک سخت حملہ تھی۔ اسلئے راہر کے پر ہر طرف سے طرح طرح  
مدافعا نہ عتاب کے وار ہونے لگے، اور چاروں طرف سے یہ آوازیں آنے لگیں،  
اس بیہودہ گستاخ کو باہر نکالو!

اس ذلیل دشمن کی باتیں نہ سنو!

ہاں ہاں! اسے ہمیں دے اور ذاکر ثابت ہو جائے کہ یہ ہوا سے زیادہ بیماری  
نہیں ہے! اس قسم کی باتوں کے علاوہ ہر طرف سے سیکڑوں حقارت آمیز سنیان  
بجئے لگیں۔ مگر شکر ہے کہ بھی نہ تھا ملزبان و قول ہی تھا اور ہاتھ تک نہیں بڑھتے پایا تھا۔

مستقل مزاج را برے کسی کی باتوں پر توجہ نہ کی اور پراس طرح کنڈکا  
 غبارہ باز حضرات سمجھ لیجئے کہ ترقی آپ کے لئے نہیں ہے ،  
 ترقی دکا سیابی اوڑنے والی مشینوں کے طرف داروں کے لئے ہے  
 پرندہ اوڑتے ہیں لیکن غور کیجئے کہ وہ غبارہ نہیں مین بلکہ اوڑنے  
 والی مشینیں مین ....

ایک ممبر - نہیں نہیں ، میکا تک اصول کے خلاف اڑتے ہیں !  
 راہر غلط ہے۔ اگر پرندوں کے اڑتے وقت غور کی نظر سے دیکھئے گا کتابت  
 ہوگا کہ قدرت کے ہاتھوں نے انہیں میکا تک اصول کے موافق اوڑنا سکھایا ہے اور  
 اسی دن سے حقیقت شناسوں نے بخوبی سمجھ لیا ہے کہ کرہ ہوا پر جانے کے لئے انکی  
 تقلید کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں۔ البتہ اس جو باز کی ایک قسم ہے ایک منٹ مین دس بار پر  
 پڑ پڑاتا ہے اور کچھ کچھ پرندہ جو ایک قسم کا آبی پرندہ ہے فی منٹ ۱۰ مرتبہ پروں کو  
 پڑ پڑاتا ہے ، اور ....  
 ممبر - نہیں ، اکثر بار !

راہر - ہر ایک سکندھ مین بانوس مرتبہ پر ....  
 ممبر نہیں نہیں ، تراٹوس مرتبہ پر ہلاتی ہے !  
 راہر - اور کئی ایک سکندھ مین تین سو تیس بار پر ہلاتی ہے ۔ اور ....  
 ممبر نہیں نہیں ہرگز نہیں ،  $\frac{1}{3} \times 30$  مرتبہ !  
 راہر - کچھ ایک سکندھ مین کئی ملین مرتبہ ....  
 ممبر نہیں نہیں نہیں ، کئی ملین مرتبہ !

راہر آپ کا جوجی چاہے کئے! لیکن یہ غوب سمجھ لیجئے کہ دست قدرت ان تمام  
پرندوں کو بجائے خود ایک اوڑنے والی مشین بنایا ہے اور ان کے مشنری آلون کو ان کی  
سرعت پروان کے کاغذ سے پروان کے مطابق بنایا ہے۔ اور انسان ہی اون کی تقلید میں  
اب تک ۶۰ مختلف آئے تجربے کئے بن چکے ہیں کہ . . . . .

ایک ممبران لیکن ایسے آئے کہ اوڑنے میں اب تک ایک ہی کارآمد نہوا  
راہر سخت افسوس ہے، جب تک پلوگ اپنے غباروں کو پھلانے میں مصروف  
رہینگے۔ اور وقت تک: ن آلات میں سے لیکنا ایک گرز میں کے گرد ہوا پر پورا سفر کر کے  
واپس ہی آجائیگا۔

فیل پوائنس۔ غالباً جناب کوئی ڈرائیور ہیں جب ہی اڑنے والی مشینوں کی کٹاؤ  
صفت میں بلند پروازی دکھا رہے ہیں۔ کیا خود آپ اس طرح کی کوئی مشین بنا کر دنیا کو  
گرد سفر کر چکے ہیں؟

راہر نے اس کا بلاتر دواور بہت بے پروائی کے ساتھ جواب دیا

ہاں! اس میں کچھ شبہ نہ کیجئے!!!

واہ واہ! معلوم ہوتا ہے کہ جناب فضاے ہوا میں دورہ کر چکے ہیں، اگر وہ ہوا  
حکمرانی فرما چکے اور فتح پا چکے ہیں۔

ممبر قہہ، قہہ، قہہ!!! اگر یہی ہے تو جیتے رہو بہادرتیں راہر!

راہر بہت خوب! میں ہی فحتم راہر کا لقب قبول کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا

حت دار ہی ہوں۔

جیم سپ۔ اگر اجازت ہو تو آپ کے استحقاق پر اپنا کچھ شبہ ظاہر کروں، اور

اسپیشیئن نہ کرنے کا حقدار اپنے کو ثابت کر دکھاؤں۔

رابر کو جیم سیپ کی اس گفتگو پر جس صراحتاً او سپرد و روغ گوئی کا الزام لگایا تھا غصہ لگیا وہ کہنے لگا:

جناب! جب ایک نئے مسئلہ کی تحقیق کے متعلق بحث ہو رہی ہو تو مذاق اڑانا اور جھٹلانا مجھے کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس گستاخ شخص کا کیا نام ہے جس نے مجھے جھٹلا کر میری توہین کی ہے؟

میرا نام جیم سیپ ہے۔ اور میں سبزی خوردہ میں ہوں۔

رابر۔ مسٹر جیم سیپ سبزی خوردہ لوگوں کی آنتیں بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ ٹری تھیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کی زبان نے ہی اس معاملہ میں آپ کے آنتوں کی شاگردی کی ہے؟  
رابر کی اس گفتگو سے چونکہ ولڈن کلب کے ایک بڑے معزز ممبر کی توہین ہوئی تھی اس لئے جوش و خروش اور شور و شکر کا طوفان جو ایک ٹھیس کا منظر تھا دفعۃً اوبل پڑا اور ہر ایک کی زبان سے مسکراتیں اور گلیاں رابر پر پڑنے لگیں۔

ایک نے کہا، اس بے ادب ذلیل کو باہر نکال دو!  
دوسرا بولا، اڑنے والی مشین کی طرح اسے اڑا دو!  
تیسرا۔ اتنا مارو کہ سوچ جائے۔

چوتھا۔ اس کی آنتیں اس کے قدم سے بڑا دو!

اور اسی طرح کی ہزاروں باتیں بہتیں بغرض ولڈن کلب کے غبارہ بازوں کا غصہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر اوس میز کو چاروں طرف سے گھیر لیا جبکہ پاس رابر کھڑا ہوا تھا، اور ہاتھ، ڈنٹے، جوتے، رابر کے سر پر پڑنے لگے۔

دراپنے اپنا ماتہ جب مین ڈال کر دو چھتالی طپنے نکالے اور اوس مجمع پر بائج فیر کیے  
 کلب کے کمرہ میں نہایت کثیف دھوان پھیل گیا اور ابراوس سیاہ دھوئین میں صد ہا ہاتھوں  
 درمیان سے جو دریائی موجوں کی طرح اونٹہ رہے تھے غائب ہو گئے۔ طپچہ چونکہ ہوا میں  
 چلا گیا تھا اس سبب سے کوئی جانی حادثہ وقوع میں نہیں آیا۔

## چوتھا باب

دفری کو لن خدمت گار کا بدن کمان ڈر کے مارے کانپنے لگتا ہے۔ (۹)  
 ولڈن کلب کے ممبروں کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ روزانہ جب بحث و مباحثہ  
 کے بعد شرک پر آتے ہیں تو اتنا شہ و غل اور گھپ مچاتے ہیں کہ ادھر ادھر کے لوگوں  
 کو بھی سخت تکلیف پہنچتی ہے اور سب کو اس کلب کی ہمسائی سے بیزار کر ڈالتے ہیں  
 اسی وجہ سے کئی بار محلہ کے لوگوں نے ان آدمیوں کی شکایت کی جو اپنے علمی مباحثوں سے لوگوں کو  
 راستہ میں ہی پریشان کئے بغیر نہیں رہتے، لیکن اس غبارہ باز کلب کے ان عجیب الاحوال  
 ممبروں کا اتنا زبردست شور و غل کہی نہ دیکھا اور نہ سنا گیا جتنا آج تہلہ ان کا غل غبارہ اور شہ  
 و خروش شرک پر استقدر زور شور سے بلند ہوا کہ پولیس مداخلت کرنے پر مجبور ہوئی۔

لیکن کلب کے ممبروں کی یہ ہوا اور یہ شور و غل ایک حد تک حق بجانب تھا کیونکہ وہ پکار  
 بہت شوق ذوق کے ساتھ اپنے غبارہ بازی کے کاروبار کا ذکر کر رہے تھے اور غبارہ میں  
 پنکھا لگانے کی فکر میں مشغول تھے کہ ایک گستاخ و نامعلوم شخص دفعہ آگیا اور ہولے  
 بہاری ہونے کے مسئلہ پر اڑنے کے علاوہ کوئی نامی غبارہ اور ایک معزز ممبر کی توہین کر نیکی  
 نالائق جرات کی جب انہوں نے اوس سے انتقام لینا چاہا، تو حریت اون میں غائب ہو گیا۔

لہذا کلب کے ممبروں، قعدہ ہی جوش خروش دکھائیں اور قبضہ غبارہ چائین وہ سب کچھ ہے اس توہین کو برداشت نہ کر نیکی وجہ سب الگ لگ گئے اور شرک پر عمل کر جو راستہ اودن کے سامنے آگیا اسی پر عمل پڑے جتنے چاہتے زور زور سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے ایک ایک سمت کو روانہ ہو گئے۔ لوگوں کے گہروں میں، سینخانوں اور قہوہ خانوں میں گھس پڑے کہ کین نہ کین رابر کو پا کر بل ڈالیں۔ لیکن افسوس کہ تمام شہر فلیس، نفعیاء میں چپے چپے، اور گوشہ گوشہ ڈھونڈ مارا لیکن رابر تو کیا اوس کا پتہ نشان تک کین نہ پایا۔ اس وجہ سے ممبروں کا غصہ اور بڑک اڑنا۔ اونہوں نے قسم کھائی کہ رابر کو تمام امریکہ میں تلاش کریں گے اور پکڑ لیں گے۔ اس بات کا عہد کر کے سب لوگ جدا جدا ہو کر اپنے اپنے طرف چلے گئے۔

مگر ان میں سے صرف دو آدمیوں کا ارادہ اپنے گھر واپس جانے کا نہ تھا۔ ایک صدر پروڈیٹ اور دوسرا سیکرٹری فیل الوانس۔ دونوں نے اپنی سخت باہمی رغبت کی وجہ سے اس واقعہ کو آپس کی حجت و تکرار کا اچھا ذریعہ سمجھ لیا اور جتنے اقتداء ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنی آوازوں کو اور قوت دیتے جاتے تھے، ایک دوسرے پر اعتراض کرتے جاتے اور راستہ ہی چلتے جاتے تھے۔

فریوکلون زنگی جو صدر پروڈیٹ کا خدمت گار تھا اپنے آقا کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا جو باتیں صدر و سیکرٹری میں ہورہی تھیں اونہوں نے مباحثہ سے گذر کر لڑائی کی سمت اختیار کر لی تھی فیل الوانس نے کہا۔

نہیں جناب نہیں! اگر کلب کی صدارت کا شرف مجھے حاصل ہوتا تو کبھی ایسی ذلت نہیں ہو سکتی تھی۔

• خوب۔ اگر آپ صدر ہوتے تو کیا کرتے؟

— اس سے پہلے کہ وہ اپنا منہ کہوے میں اوس بیہودہ کی بات کاٹ دیتا  
— یہ آپ کیا بات کہہ رہے ہیں؟ بات کاٹنے کیلئے اوس کا منہ کھولا اور بات کرنا لازمی تھا  
حالانکہ آپ کہتے ہیں: منہ کہوئے سے پہلے میں اوس کی بات کاٹ دیتا! میں آپ کی  
اس بات کے معنی نہیں سمجھا!

ان دونوں ترقیوں کے سوال و جواب کی یہ ایک نمونہ ہے اوس کی اور باتیں ہی  
اسی پر قیاس کر لیجئے۔ یہ دونوں ہمراہی اس طرح بحث کرتے ہوئے جو سڑک سائے لگی تھی  
اوس پر چلے جا رہے تھے رفتہ رفتہ دور کے عکسوں میں پہونچ کر اپنے مقامات سے بہت  
دور ہو گئے۔ بنر دل و خوف زدہ فریکولن ہی اور کئی کئی پیچھے جا رہا تھا اور وہ جب کہتا تھا  
کہ اوس کا آقا اپنی جگہ سے بہت دور تنہا جا رہا ہے تو بہت پریشان و متعسر  
ہو جاتا تھا۔

یہ معلوم ہے کہ فریکولن دیرانہ اور سنان مقامات سے کچھ خوش نہیں ہوتا، خصوصاً  
ایسی آدھی رات کے وقت! حالانکہ اندھیری ہی زیادہ چھائی ہوئی ہے۔ چاند چونکہ  
بہت گھٹ رہا ہے اس لئے روشنی بہت کم دیتا ہے بیچارہ فریکولن راستہ پر حلاوت  
جا رہا ہے مگر بہت سے انڈیشے اور خوفناک دوسو سے اوس کے خیالات کو درہم و درہم  
کر رہے ہیں اور ہر وقت وہ اپنے دامن جانک کہیں پہاڑ پہاڑ کر دیکھتا ہے  
تو بعض وقت جن اور پلین کے خیالات اوس کی آنکھوں کے سامنے مجسم ہو کر پہونچ جاتے ہیں  
صدر پروڈینٹ اور سیکریٹری فیل ایوانس رفتہ رفتہ بحث و مباحثہ میں اٹھ رہے  
اور رفتہ رفتہ ہو گئے کہ انہیں یہ بھی ہوش نہ رہا تھا کہ کہاں جا رہے ہیں دونوں بچی

دہن میں شہر کے باہر نکل کر فردمون پارک اور جنگل کے راستہ پر آگئے پھر برابر لڑتے جھگڑتے دریا سے شوٹنگ کے پل پر سے گزر کر ایک میدان میں جا پہنچے جو ایک طرف چمن زار اور دوسری طرف گنے درختوں سے گرا ہوا تھا۔

یہاں فری کولن کا خوف اور یہی بڑھ گیا خصوصاً جب یہ لوگ پل پر سے گزر رہے تھے تو اسے شک ہوا کہ پانچ چھ آدمی اون کا قتل کر رہے ہیں اس خیال نے بیچارہ کا خوف دہرا س اور بڑھا دیا یہاں تک کہ اس کا تمام بدن تھر تھرا پنے لگا۔

فری کولن کا یہ خوف دہرا س ایک حد تک بچا ہے کیونکہ فری کولن بیچارہ زندگی ہے اس کا چوٹا سا چٹا سر جو اس کے ضعیف بدن پر رکھا نظر آتا ہے بتاتا ہے کہ یہ جنوبی کیرولین کے باشندوں میں سے ہے۔ اس کی عمر ابھی ۲۱ سال کی ہے اس کی عاقبتیں بھی بہت بدلتی ہیں یہ بڑا کمسن والا بڑا ڈرپوک بڑا کاہل آدمی ہے۔ پروڈیٹ کی خدمت میں اسے تیس سال ہوئے ہیں۔

اس عرصہ میں دونوں کی بحث اتنی بڑھ گئی تھی کہ زبانی بحث سے گزر کر جی جی ٹکرا رہے تھے اور بدکلامی تک نویت پہنچ گئی۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے اپنا جھگڑا چھوڑ کر اپنے دائیں بائیں جانب نظر کرتے تو اون کے لئے بہتر ہوتا۔ کیونکہ جنگل کے ایک طرف ایک صیہب جسم دکھائی دے رہا تھا جو بالکل بے حس حرکت اور بالکل خاموش کھڑا ہوا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سیکڑوں ہوائی جلیون کو ملا کر جسم بنایا گیا ہے۔

اگرچہ پچھلے فری کولن نے اس جسم کے علاوہ کئی آدمی اور یہی دیکھے تھے جو درختوں کی آڑ میں تاک لگائے ہوئے گمات میں تھے اس لئے وہ ڈر کے مارے بید کے پتے کی طرح کانپ رہا تھا مگر اپنے آفاکے خوف سے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اس سے صبر و ضبط کی



تا بڑی اور وہ مجبور ہو گیا کہ اپنے آقا کو خبر دے آخر اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا:  
مسٹر آئل، مسٹر آئل!

لیکن مسٹر آئل یعنی پروڈنیٹ جسے فسرے کولن ہمیشہ اسی نام سے مخاطب کیا کرتا تھا فیل یوانس سے ملنے جھگڑنے میں کچھ ایسا مصروف نہ تھا کہ فری کولن کو جواب دینے کی طرف کچھ توجہ کر سکتا۔

فری کولن پہر چاہتا تھا کہ زور سے چلاے لیکن افسوس کہ بجائے کو آواز کھانے کی فرصت ہی نہ ملی کیونکہ اس عرصہ میں جنگل کے درختوں میں خفیت آواز سے بھی بجا لگی اور ان واحدین ۶ قوی اور نومند آدمی ان پر ٹوٹ پڑے۔ ہر آدمی پر دو آدمیوں اتنی پہرتی اور زور کے ساتھ حملہ کہ کس کے بچا روں کو پکڑ لیا کہ اونہیں مدافعت اور مقابلہ موقع ہی نہ دیا۔

صرف چند سیکنڈ کے اندر ان کی آنکھیں اور منہ بند کر دیے، ان کے ہاتھ پاؤں خوب کسکر باندھ دیے اور مال کے قبیلوں کی طرح اونہیں پٹھوں پر لاد لیا!

پروڈنیٹ اور فیل یوانس پہلے تو یہ سمجھے کہ اس دمی رات کو چوروں کے ہاتھ میں پڑ گئے ہیں، جو رات کو گھومتے ہیں اور اس قسم کے حملوں کو اپنا ذریعہ معاش بنائی ہوئی ہیں لیکن انہوں نے دیکھا کہ ان حملہ آوروں نے اپنے شکاروں کی جبین نین ٹولیں، حالانکہ دونوں خفیوں کی جبین میں کئی ہزار ملائی پونڈ، گنیان، اور بنک نوٹ بھی موجود مگر اس سے کوئی واسطہ نہیں!

ایک منٹ گزرنے اور دو تین منٹ زینے اور تین چڑھنا محسوس کینکے بعد انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ ایک تختہ کی ہوا سطح پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

ان واقعات کے بعد جو ایک عجیب و غریب چالاکی اور بہتری سے عمل میں آئے تھے  
 کچھ عجیب طرز کی آوازیں، اور ایک قسم کی فر فر ہٹ اور گڑ گڑاہٹ کی آواز کے  
 کان میں آنے لگی یہ آوازیں میم فر فر فر فر کی آواز سے مشابہ تھیں اور میم فر  
 فر فر فر کی گئی آوازوں کے سوا اور کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا۔

دوسرے دن جس قدر دل چل اور گڑ بڑ فیلڈ نفیامین برپا ہوئی ہے وہ بیان  
 باہر ہے! ابھی صبح کا وقت ہی تھا کہ ولڈن کلب کے بحث و مباحثہ والے کمرہ میں  
 شب گذشتہ کو ایک اجنبی شخص کے داخل ہونے کی رجس کا نام رابر اور لقب  
 فتمندر ابر تھا، اور کلب کی سخت توہین و تحقیر کرنے کے بعد وہاں غائب ہو جانے کی  
 ساری داستان تمام شہر میں پھیل گئی۔ لیکن اسکے بعد ہی جب کلب کے صدر کو پٹری  
 اسی رات گم ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو کچھ دور ہی حالت ہو گئی!

شہر میں ہر طرف اندر باہر جستجو تلاش کی گئی، چپہ چپہ ڈھونڈ ڈالا، کوئی گوشہ  
 اور کوئی کونا ایسا نہیں رہا جہاں تلاش نہ ہوئی ہو لیکن ہزار افسوس کچھ نتیجہ نہ نکلا اور  
 اور کچھ پتہ نہ چلا۔ ہر طرف تار دیے گئے، اخباروں میں اشتہار دیے گئے لیکن  
 سب بیکار، اگر زمین پھٹ جاتی اور صدر و سیکریٹری اس میں سما جاتے.....  
 .... تو بھی اتنے جلدی غائب نہ ہو سکتے تھے اس واقعہ کے  
 بعد اخباروں میں امریکہ کے غیر محفوظ مقام ہونے کی نسبت بحثیں چہر گین، پولیس میں  
 اضافہ کرنے کے مطالبے ہونے لگے یہاں تک کہ بعض فرقے جو حکومت کے خلاف ہیں  
 بہت زیادہ بحثیں کرنے اور کہنے لگے:

جب ایسے بڑے اور آباد شہر میں اس طرح آدمیوں کی چوری ہونے لگی

تو پیر پولیس کی کیا ضرورت ہے، پولیس کو الگ کر دینا چاہئے۔  
 لیکن ان باتوں سے کوئی فائدہ نہ پہونچا نہ پولیس الگ ہوئی دگم شدہ ملے؛  
 صدر و سیکریٹری جہان سے گئے تھے وہاں ہی اونکا اتہ پتہ نہ چلا۔ اگرچہ کلب کے  
 طرف سے پتہ اگانے والوں کے لئے بہت سے بڑے بٹھے انعام و اکرام کے وعدے  
 بخشش اور صلے کے اعلان کئے گئے، صرف اسلئے کہ اون کی ذرا سی خبر یا کشتہ شان  
 مل جائے، مگر افسوس کوئی نتیجہ نہ نکلا!

## پانچواں باب

(صدر و سیکریٹری کی عداوت و خود غرضی کا ختم ہوتی ۱۹۵۱ء)

ہمارے قیدیوں کی انگلیں، ماتمہ اور منہ، چونکہ خوب مضبوط باندھ دیے گئے تھے  
 اس وجہ سے وہ بولنے، بات کرنے، دیکھنے، اور حرکت کرنے سے بالکل معذور تھے۔  
 بیشک یہ حالت ضرور انسان کو بہت زیادہ پریشان اور نگین کر دیتی ہے! خصوصاً  
 پروڈنیٹ اور فیل ایوانس جیسے غصہ وراشتہ خاص کو! سب سے زیادہ مصیبت یہ تھی  
 کہ وہ غریب ہنوز اس سے واقف نہ تھے کہ اس بیہودہ حرکت کا مرکب کون ہے  
 اور یہ ہی نہیں جانتے تھے کہ جس جگہ مال کے برے ہوئے نیبلون کی طرح وہ لاکر  
 رکھ دیے گئے ہیں، یہ کونسی جگہ اور کمان ہے؟ لطف یہ کہ اونہیں یہ خبر بھی نہ تھی  
 کہ آئندہ اون کے سر پر کوئی اور آفت آنے والی ہے؟ اور یہ فر فر فر فر کی آواز

کیا بلا ہے؟ غرض ہم ان ناگوار و نامعلوم واقعات کو دیکھتے ہوئے اور اذن و دونوں کی تنک مزاجی و تند خوئی پر نظر کرتے ہوئے اندازہ کر سکتے ہیں کہ صدر پر وڈنیٹ اور سیکریٹری فیل ایوانس کے غیض و غضب کی کیا حالت ہو گئی ہے

پر وڈنیٹ اور فیل ایوانس گویہ نہیں جانتے تھے کہ اب کیا ہونے والا ہے لیکن غیب سمجھتے تھے کہ وہ کل ملڈن کلب میں اپنا فرض صدارت و ادارت ادا نہیں کر سکتے! اب اگر فیکولن کے نسبت آپ پوچھیں کہ وہ کس خیال میں ہے؟ تو ہم بتائے دیں کہ اس غریب میں کچھ سوچنے، سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی قوت ہی باقی نہیں رہی ہے جب سے وہ اس ناگمانی آفت میں پھنسا ہے اس وقت سے اب تک اسے ہوش ہی نہیں آیا، اس کے حواس ہی بجا نہیں رہے، گویا وہ زندہ آدمیوں کی فہرست سے خارج ہو کر مردوں کے ذیل میں آ گیا ہے! کوئی ایک گھنٹہ تک سب اسی طرح ہے، کوئی شخص انکو پاس تک نہ آیا۔ ہمارے دوست روتے تھے، جس روال سے ان کا منہ بند ہوا تھا اس میں کچھ بڑبڑانے اور غصہ میں بکنے کی آوازیں مگانے کی کوشش کرتے تھے، اور بجائے خود بہت کچھ بچ و تاب کما رہے تھے، جس سے ان کے خاموش غیض و غضب کی شدت نمایاں ہوتی تھی۔ آخر توڑی دیر تک اس طرح بچ و تاب کمانے کے بعد جب نپوہتہ چھوڑنے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو مجبوراً تھک کر چپ بیٹھ رہے تاکہ اپنی قوت سامعہ ہی سے کچھ فائدہ اٹھائیں، اور جو چیز آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے ہیں اسے کانوں ہی سے سنیں لیکن افسوس ہے کہ سوائے فر فر فر کی آواز کے جو بالکل ایک انداز سے آنکو کا فون میں آرہی تھی اور کچھ سنائی دینا ممکن نہ تھا!

اس عرصہ میں فیل ایوانس نے اپنے کو چوڑانے میں زبردست اوقات آزما دی

کچھ نتیجہ نکلتے نہ دیکھا تو اپنی رہائی کے لئے سکون و آہستگی سے کام لینا اختیار کیا، اور اوربجید کوشش و محنت کے بعد وہ اپنے ہاتھ دھیلے کر سکنے میں کامیاب ہو گیا۔ پہر اسی انداز سے کوشش شروع کی، آخر گرہیں گہل گئیں اور اس کے ہاتھ آزاد ہو گئے اوسی وقت اوس نے اپنی آنکھیں اور منہ بھی کھول ڈالا اور جوامرہاں چاقو اپنی جیب میں رکھتا تھا اوسے نکال کر اپنے پاؤں ہی چھوڑا لیے۔ فیل ایوانس کو اپنی اس کامیابی کے بدولت حرکت کرنے اور بولنے پر قادر ہو گیا لیکن اوس کی آنکھیں ابھی کچھ دیکھ سکنے میں کامیاب نہ ہوئیں کیونکہ جہاں یہ لوگ تھے وہاں کچھ اس طرح کا شدید اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ کچھ دیکھنا ممکن نہ تھا صرف ایک طرف کی دیوار میں پانچ چوہے دم اوپر ایک چوٹا سا سوراخ تھا جس سے بہت ہی خفیف روشنی آتی تھی۔ ہم یہ بھی کہے دیتے ہیں کہ فیل ایوانس نے اپنے رقیب کو چوڑانے میں ہی کوتاہی نہیں کی جب پروڈینیٹ کے ہاتھ پاؤں کھل گئے تو اوس وقت اوس نے وہ رومال بھی ہٹا دیا جو اس کے منہ اور آنکھوں پر بند ہوا تھا۔ اور دوزانو بیٹھ کر غصہ بھری آواز میں کہا:

شکریہ ادا کرتا ہوں!

۔ نہیں، شکریہ کی ضرورت نہیں!

۔ فیل ایوانس؟

۔ پروڈینیٹ؟

— ہاں بیان اس وقت کوئی کلب کا صدر ہے، نہ سیکرٹیری! لہذا دونوں میں جو جھگڑا تھا وہ بھی دور ہو گیا۔

بیشک بیشک، آپ بالکل سچ فرماتے ہیں، یہاں ہم دو فریق نہیں بلکہ محض

دو رفیق ہیں جن پر ایک تیسرے شخص نے ظلم کیا اور دھوکہ دیا ہے اور وہ اوس سے بدلہ لینے پر مجبور ہیں۔

آخر یہ تیسرا شخص کون ہے؟

۔ راہبر!

کیا راہبر؟

اس نقطہ خیال پر دونوں متفق ہو گئے کہ اون کا دشمن راہبر ہی ہے اور اس حالت میں اختلاف و مباحثہ بے سود خیال کیا۔ فی الحال اوائس نے فری کولن کی طرف اشارہ کر کے کہا: اسے ہی چھوڑنا چاہئے، ہم بچائے کو رہائی دلا دیں۔

تھوڑی دیر ٹھیرا اگر اس کا منہ کھل گیا تو یہ چیخ بکا رہا کر دنیا سر پر اوٹھائیگا اور کھل بی ڈال دیگا، حالانکہ اس وقت ہمیں بالکل خاموشی کی ضرورت ہے کیونکہ ہمیں ابھی بہت ضروری کام درپیش ہیں!

کیا کام؟

۔ اگر ممکن ہو تو ہاگ جانا!

— بیشک، بیشک! اگر ممکن نہ ہو تب بھی ہاگ جانا!

— پروڈنیف اور فیل نواس نے یقین کر لیا کہ یہ جال اُن کے لئے راہبر ہی نے

بکھایا ہے۔ اگر کوئی چور ہوتا تو یقیناً جو کچھ نقدی اُنکے پاس تھی وہ جیبوں سے نکال لیتا، پھر اُن کے کپڑے لے کر ایک ایک چھری اُن کے گلوں پر پہیر کر لاشیں دریاؤں میں ڈال دیتا اور ایسی تنگ و تاریک جگہ میں قید نہ رکھتا۔ لیکن یہ جگہ کون سی ہے؟ اور کس قسم کے مکان میں یہ لوگ قید ہیں؟ اب سب سے پہلے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہئے

اور یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اون کا قید خانہ کس قسم کا مکان ہے پروڈیٹس نے کہا:  
 — قبل یوانس! اگر ہم محبت و مباحثہ کے دائرہ سے نکل کر لڑائی جھگڑے میں  
 نہ پڑ جاتے اور یہاں تک نہ آ جاتے تو یہ بلا ہم پر نازل نہ ہوتی! اس میں کچھ شک نہیں  
 کہ رابرٹ نے کلب کے کمرے سے بھاگ کر اپنے چند مددگاروں کے ساتھ بھاگ کیا،  
 ہم کو جنگل اور ویرانہ میں پا کر اوس نے اس موقع کو غنیمت جانا اور حملہ  
 کر کے یہاں لاکر قید کر دیا۔

— ہاں آپ سچ کہتے ہیں۔

— اچھا اب ان باتوں کو چھوڑ کر ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ جنگل میں گرفتار ہونے  
 اور اس مکان میں ڈالے جانے میں صرف دو منٹ صرف ہونے تھے اس سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دشمن ابھی تک ہمیں فردمون جنگل کے باہر نہیں لیگے ہیں  
 — آپ سچ فرماتے ہیں! اگر ہم وہاں سے چلتے تو ضرور احساس کر سکتے!  
 — تو میں خیال کرتا ہوں کہ ہمیں ایک گاڑی میں قید کیا ہے اور اس گاڑی کے  
 نسبت میرا گمان ہے کہ حقہ بازوں کی لمبی گاڑیوں میں کی کوئی گاڑی ہے!  
 ہاں ہاں! ایسا ہی ہے، کیونکہ اگر دریا میں کشتی پر ہوتے تو پانی کے موجوں کی

حرکت سمجھ لیتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم گاڑی میں قید ہیں!  
 میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہم ابھی جنگل میں ہیں، کیونکہ جس گاڑی میں ہم قید ہیں وہ اتنی  
 چلی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر چلی ہوتی تو ضرور ہم اوس کی حرکت کو محسوس کر لیتے۔ اسلئے ہمیں  
 سب سے پہلے جلد بھاگنے کی کوئی تدبیر نکالنا چاہئے، اس سے پہلے کہ گاڑی چلے اور  
 ہمیں کمین دور لیجائے ہم اپنے کو چھوڑا لیں۔ رہائی پانے کے بعد رابرٹ سے بدلہ لینے اور

اوسے سزا دینے کی فکر میں مشغول ہو جائیں !

— ہاں ! سزا بھی بہت بڑی دینا چاہئے تاکہ اوسے معلوم ہو جائے کہ امریکینوں پر استبدادی قوت صرف کرنا کیسا ہوتا ہے

— آہ۔ رابر کا پتہ لگانا چاہئے اور اوسے اوسکے کفر کردار کو پہنچانا چاہئے !  
— آخر یہ رابر ہے کون ؟ کہاں سے آیا ؟ نہ معلوم انگریز ہے یا فرانسیسی ، یا جرمنی یا کون ہے ؟

— مختصر یہ کہ ایک بہت ہمت کمینہ آدمی ہے۔ آؤ اب اوس لمعون کے ذکر کو چھوڑ کر اپنا کام شروع کریں۔

یہ کمکر دونوں اوتھ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ آگے بڑھا کر جس کال کوٹری میں مقبض تھے اوسے ٹٹولتے ہوئے آگے بڑھے اور دیوار کے قریب جا پہنچے مگر دیوار گاڑی یا مکان جیسی نہ پائی ، کیونکہ کسی درز یا سندھ کا کچھ نشان نہ معلوم ہوا ، جس سے جڑائی کا کچھ اندازہ ہوتا لطف یہ کہ دیوار لکڑی کے تختوں کی بنی ہوئی بھی نہیں معلوم ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ مکان کا دروازہ اوسکے چوکٹ کے نشان سے مل گیا ، لیکن دروازہ میں ہی کوئی دراز وغیرہ نظر آئی ! اور دروازہ بھی بہت مضبوطی سے بند تھا کہ اوسکے کھلنے کی کوئی امید نہیں ہو سکتی تھی ! اب صرف اون کی کارگزاری کا تمام تر دار و مدار چاقو و نثار مگر دیکھنا یہ ہے کہ اُن سے دیوار میں کوئی سوراخ کیا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

یہاں فیل یوانس نے پیہم فر فر فر فر فر کی آواز سن کر حیرت کے ساتھ پوچھا کہ ،  
— اچھا یہ مسلسل آواز کس چیز کی ہوگی ؟

— ہوا ہوگی !



— لیکن ہم جب آئے ہیں تو وہ بہت ساکن تھی!

— پہراگر ہوا نہیں ہے تو اور کیا سمجھا جاسکتا ہے؟

دونوں دوست خاموش ہو گئے، فیملیوائس نے اپنا بہت چھوٹا مگر مضبوط،

اور تیز چاقو نکال کر دروازہ کے قریب دیوار پر زور سے مارا، اور چاہا کہ وہیں ایک

سوراخ کر لے اور اپنا ہاتھ ڈال کر باہر سے دروازہ کا پوچھ کھول لے اوس نے

کئی منٹ تک برابر کوشش صرف کی مگر سوا اسکے کہ چاقو آرمی ہو گیا اور کوئی فائدہ نہ ہوا۔

— پروڈینٹ نے پوچھا کہ:

— یہ کیا بات ہے؟ کیا چاقو کام نہیں دیتا؟

— نہیں۔

— تو کیا ہم ایسے کمرے میں قید ہیں جس کی دیواریں تانبے کی ہیں۔

— نہیں، کیونکہ میں جب دیوار پر چاقو مارتا ہوں تو تانبے کی آواز نہیں ہوتی!

— تو کیا لوہا، یا مضبوط لکڑی کی بنی ہوئی ہیں؟

— نہیں، نہیں! نہ تانبا ہے، نہ لوہا، نہ لکڑی!

— خوب پر یہ دیوار کا ہے کی ہے؟

— یہ میں ہی نہیں جانتا! صرف اتنا جانتا ہوں کہ دیوار کسی ایسی چیز کی بنائی گئی ہے

جس پر چاقو کام نہیں کرتا۔

پروڈینٹ کو حد سے زیادہ جوش و غصہ آگیا اوس نے بہت ہی خشک آواز سے

چلا کر دیواروں پر گھومنے مارنا شروع کیا، اور کچھ ایسی حرکتیں کرنے لگا کہ گویا

راہر اوس کے سامنے کھڑا ہوا ہے اور وہ اپنے حملہ کر رہا ہے! فیملیوائس نے کہا:

فراموشی پر ڈنٹ! توڑی دیر آپ ہی کوشش کیجئے تو شاید ہم کچھ یادہ کام کر سکیں  
 پروڈنٹ نے بھی زور لگایا لیکن ہزار افسوس کہ اوسکی محنت ہی بیکار گئی دیوارین  
 گویا بلور کی تین جن پر چا تو کا نشان ہی نہ پڑتا تھا! اب صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ کار  
 باقی نہ رہا تھا۔ حالانکہ صبر و سکون امریکہ والوں کی عادت نہیں! پروڈنٹ اور  
 فیل ایوانس حد درجہ کے جوش و خروش میں آگئے تھے جو کچھ اُن کے منہ میں آتا بکتے اور  
 برابر کو بے نقط سنا رہے تھے لیکن برابر اگر وہ ہی تین و خجندہ رہا رہے جسے ہم نے دلڈن  
 کلپ کے دالان مباحثہ میں دیکھا تھا تو زمین یقین ہے کہ اس سے دس گنی گالیان اور صلواتیں  
 ہی وہ سنے گا تب بھی کچھ غیض و غصہ ہم اوس کی طرف سے نہ دیکھیں گے۔

اس عرصہ میں بیچاے فری کو لن کی حالت اور زیادہ خراب ہوتی چلی جاتی تھی۔  
 وہ اوسی طرح بند ہوا ایک کونے میں پڑا تھا۔ ایک طرف خوف اور دوسری طرف ہوا  
 تنگن، غصہ، اور بدحواسی کے خرخرنے اور زیادہ اوسے بچال کر رکھا تھا پروڈنٹ  
 اوسے کہونے پر مجبور ہوا۔ گو وہ جانتا تھا کہ وہ بہت کچھ غل شور اور دایلا مچا بیگا نا، ہم  
 اوسے کہول ہی دیا منہ کھلتے ہی وہ چلا کر بولا:

مسٹر آکھل! مسٹر آکھل! کہاں ہو؟ یہ کیا حال ہے؟

پروڈنٹ نے اوسے مار کر کہا:

چپ رہو! اور خوب یاد رکھو گو ہمیں یہاں ایسے بند کیا گیا ہے کہ ہوک سے مرجائیں  
 لیکن اپنی جان کو کچھ عرصہ تک اور بچانے کے لئے جب تک جان میں جان باقی ہے  
 ہمیں کوشش کرنا چاہیے، یعنی اگر ہمیں آدم خوری کی ضرورت پڑے تو یہی ہم اوس سے  
 منہ نہ پھیریں۔

— فریکولن۔ خدا کی پناہ، یہ آپ کیا خیال فرماتے ہیں؟ کیا مجھے کھانے کا ارادہ ہے۔

— بیشک، ہم خود ہو کون مرنے سے پہلے تجھے کھائیگے!

— امان! امان! خدا تیری پناہ!!

— امان، دلمن، بیکار ہے، یہ سمجھ لو کہ ہم تمہیں کھا جائیگے لیکن تمہارے لئے صرف ایک تدبیر ہے وہ یہ کہ تم خاموش ہو جاؤ اور بالکل شور و غل نہ کرو، تو ہم تمہیں بھول جائیگے، اور پھر تمہیں نہ کھائیگے۔

فریکولن محض اس لئے کہ اُن کے دلون سے اپنے کو فراموش کر دے اور اپنی جان ان آدم خوروں سے بچائے، ایک کونے میں دبک کر چپکا بیٹھ رہا، اور چپکے چپکے رونے لگا۔

رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا مگر دروازہ کا توڑ نایا دیوار میں شگاف کر لیتا بے نتیجہ رہا آخر یہ دیوار کس چیز کی بنائی گئی ہے؟ یہ معلوم کرنا ہی ناممکن ہے! نہ لکڑی کی ہے، نہ کسی دھات کی، اور نہ پتھر کی! پھر کس چیز کی ہے؟ کمرہ کی زمین ہی سمجھ میں نہیں آتی جب اوپر زور سے پاؤں مارا جاتا ہے تو ایک عجیب و غریب آواز پیدا ہوتی ہے ہر چند پروڈنیٹ نے غور کیا مگر ہر قسم کی آواز سے ملانے کی کوشش کی مگر کسی آواز مشابہ نہ متعارف دے سکا۔ پاؤں مارنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کے نیچے کا واک ہے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ زمین سے ملتی ہوئی نہیں ہے۔ فرر فرر فرر کی آواز زمین ہی کمرہ کی سطح کے نیچے سے آ رہی نہیں، غرض اگر ایسے حیرت ناک حالات انسان کو دریاے حیرت میں ڈال دین تو بیجا نہیں!

فیل ایوانس تے پروڈنیٹ سے پوچھا کہ :  
کیا ہمارا کمرہ جہان تلوان سے کسی دوسری جگہ ہٹ گیا یا جہان تھا وہیں ہے  
— کمرہ کے جگہ سے نہ ہٹنے میں کوئی شک نہیں !

لیکن جب ہم پہلی مرتبہ کمرہ میں مقید ہوئے ہیں تو ہر طرف سے پھولوں اور  
سبزہ کی خوشبو آرہی تھی ، مگر اب اوس کا کچھ اثر نہیں ! اسے کیا کہنا چاہئے ؟  
صرف یہی نہ کہنے کہ ہمارے کمرہ نے اپنی جگہ بدل لی ہے بلکہ اور جو جی چاہے  
وہ کہئے ! کیونکہ اگر ہم کسی گاڑی یا کشتی میں ہوتے اور وہ چلتی تو ہم اوس کی  
بیم جنبش و لرزش معلوم کرتے۔

اتنے عرصہ میں فیل ایوانس نے بتایا کہ آفتاب مٹنے والا ہے۔ کیونکہ اوس  
بہت چھوٹی سی جھنجھری سے جو دروازہ کے اوپر چپت میں بنی ہوئی تھی ایک خفیف روشنی  
جو خاص طور پر صبح کے وقت ہوتی ہے اندر داخل ہوئی۔ یقیناً آدھی رات کے چار گھنٹہ  
گزرنے کے ہیں فلید فیما میں آغاز سحر کی شعائیں چار بجے نمودار ہو جاتی ہیں پروڈنیٹ  
اپنی گھنٹہ بجانے والی جیبی گھڑی کو دبا کر دیکھا تو گھڑی میں پونے تین بجے تھے۔ فیل  
ایوانس نے کہا :

تعب ہے کہ آپ کی گھڑی میں پونے تین بجے ہیں اس لحاظ سے یقیناً ابھی تک  
گویا رات ہے۔ آپ کی گھڑی غالباً پیچھے رہ گئی ہے۔

کیا ؟ میری گھڑی ہرگز پیچھے نہیں رہی ہے !  
جو کچھ ہوا آفتاب نکل رہا ہے۔ کیونکہ شعاعیں روشن دان سے دکھائی

رہی ہیں۔

اس مسئلہ نے رفتارِ زندان کو اور زیادہ مشکلات میں ڈال دیا کیونکہ آفتاب کا طلوع فلیڈ لیا کے عرض البلد کے بالکل خلاف ہوا تھا!

فیل یو انس نے کہا:

— میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اس روشن دان تک اوپر چڑھا جا سکے تو باہر دیکھنا ممکن ہو جائے گا۔

— حقیقت میں آپ نے یہ خوب بات بتائی!

صدر نے فریکولن کی طرف متوجہ ہو کر کہا:

— اُٹھو، اپنی پیٹھی اس دیوار سے لگاؤ۔ فیل یو انس آپ فریکولن کی پیٹھی پر کھڑے ہو جائیے، کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ ہلکے ہیں۔ میں بھی فریکولن کو مدد دوں گا۔

فیل یو انس فریکولن کے کاندھوں پر چڑھ کر روشندان کے برابر پہنچ گیا۔

ججمری بن ایک معمولی شیشہ لگا ہوا تھا جو اگرچہ زیادہ موٹا نہ تھا لیکن خوب صاف و شفاف نہ ہونے کی وجہ سے اس سے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ خصوصاً اس سبب سے کہ فیل یو انس کی آنکھوں کو ضعفِ بصر کی شکایت بھی تھی۔

پروٹوینٹ نے کہا،

— شیشہ توڑ ڈالنے تاکہ آپ اچھی طرح دیکھ سکیں۔

فیل یو انس نے اپنے چاقو کا دستہ بہت زور سے شیشہ پر مارا۔ شیشہ توڑ

نہ ٹوٹا مگر چاندی کی تختی کے مانند اس سے آواز ہوئی وہ غصہ میں چلا کر بولا:

اودہ! عجیب شیشہ ہے کہ ٹوٹتا ہی نہیں!

درحقیقت یہ شیشہ ایک نئے اصول سے بنا تھا کہ اس سے روشنی تو

اندر آتی تھی لیکن وہ ٹوٹ نہیں سکتا تھا۔

جب شیشہ نہ ٹوٹا تو فیل ایوانس نے اوسی مین سے خوب نظر گزار کر دیکھنا شروع کیا  
پر وڈنیٹ نے پوچھا کہ :

آپ کیا دیکھ رہے ہیں ؟

کچھ نہیں !

کیا درخت یا درختوں کی سیاہی کچھ نہیں دکھائی دیتی ؟

نہیں ۔

جباب سن آپ یہ کیا کہتے ہیں ؟ کیا ہم کل رات والے جنگل میں نہیں ہیں ؟

نہیں نہیں ، نہ جنگل ہے نہ درخت !

تعجب ہے ! کیا کارخانوں کی چیمانی یا مکانوں کے کوٹھے ہی نہیں دکھائی دیتے ؟

نہیں ، نہ مکان ہیں نہ چیمنی !

(غصہ میں) آخر پھر ہم کہاں ہیں ؟

میں کیا جانوں ! ہوا کے سوا میں ان میں اور کچھ نہیں !

اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک آدمی نظر آیا یہ آدمی رابر تھا جس نے کہا :-

معزز غبارہ بازو ! اب آپ پر نے اور سیر کرنے کے لئے بالکل آزاد ہیں ۔

کیا ہم آزاد ہیں ؟

ہاں ، آئیں اس میں !

پر وڈنیٹ اور فیل ایوانس بہت تیزی کے ساتھ باہر کی طرف لپکے جس گان میں

وہ تھے اوس کی سطح باہر کی سطح کی برابر تھی ، وہ اوس کٹھنہ کی طرف دوڑ کر لپکے جو سطح کو

آخر میں لگا ہوا تھا مگر اونہوں نے کیا دیکھا؟ یہ دیکھا کہ جہان وہ کھڑے ہوئے ہیں  
یہ مقام سطح زمین سے تین چار ہزار میٹر بلند نظر آتا ہے۔ جس سے وہ موقع اور سر زمین  
بھی سمجھ میں نہیں آتی!!!

## بائشتم

(غبارہ بازی کے فن اور تباہی کے متعلق تھوڑی سی بحث کمان ہوتی ہے)  
کیمل فلپارین نے جو مشہور مؤلفین میں ہے ایک صدی پہلے اپنی ایک تابعت میں یہ  
سوال کیا تھا کہ:

کیا انسان اس خالی سرزمین میں رہنے سے فارغ ہو کر لطیف و راحت  
آگین فضاے ہوا میں زندگی بسر کر سکیں گے؟

اس بات کا جواب اس وقت برابر ہے! اس سوال کا یہی جواب ہے کہ  
جبشینیون (انجینئرنگ) کا فن ہوا میں اوڑنے کا مسئلہ حل کر دے گا  
اوسی وقت سے فضاے ہوا میں سکونت اور زندگی گزارنا ممکن  
ہو جائے گا!

چنانچہ فاضل انجینئر اور سائنس دان رابرٹ نے اس مسئلہ کو حل کر لیا ہے۔  
غبارہ کو پہلے موجد مانٹگا لیر دوہائی تھے جنہوں نے ایک اتفاقی واقعہ سے  
غبارہ کو معلوم کر لیا وہ ایک بالاخانہ پر بیٹھے تھے اپنے کاغذات دیکھ رہے تھے

لہٰذا یہ فرانسیسی تھے (مترجم اردو)

اور ایک بڑا کبس مین کا غذات بہرے ہوئے تھے اُن کے سامنے رکب استاکہ۔  
 اچانک ایک دیاسلانی کبس مین گر گئی، اور کاغذات نے اُگنے لی۔ اونہون نے  
 دیکھا کہ کبس ہوا مین اُڑ کر کٹر کی سے باہر نکل گیا، اور جب تک کاغذ جلتے رہے وہ  
 ہوا مین رہا اور آگ بجھ جانے کے بعد زمین پر گر پڑا، اس اتفاقی حادثہ سے وہ چوٹے  
 چوٹے غبارے ایجاد ہوئے جو شادی بیاہ کی تقریبات کے موقع پر آتش باز رات کر  
 اڑاتے ہیں آہستہ آہستہ یہ ایک علمی مسئلہ کی حیثیت سے اس مرکز پر پہنچا کہ غبارہ  
 ہوا سے خفیف تر ہو، اور جو ہوا اہلے چاروں طرف محیط ہے حرارت بہم پہنچا کر اوس  
 ہی خفیف تر ہوا تیار کر کے اسے غباروں مین بہرنے لگے۔ اور اسی توازن کی مناسبت  
 بعض لوگوں نے فضاے ہوا مین اُڑنے کی جرأت کی۔ یوں ہی آہستہ آہستہ  
 سائنس و حکمت کا دائرہ وسیع ہوتا گیا، اور صنایع ایسی چیز کی ٹوہ مین رہنے لگی جو  
 ہلکی ہو۔ آخر ہائیڈروجن گیس جو ہوا سے کئی درجہ ہلکی ہوتی ہے وجود مین آئی اور  
 ہوا سے خفیف تر ہونے کا مسئلہ غالب آگیا یعنی غباروں کو اوس سے بہر کر عالم ٹوہ  
 سیر کرنے مین سہولت بہم پہنچالی۔

حالانکہ انٹیکالیف اور شارل نامی فلاسفر کا پہلا غبارہ بناے جانے، اور ہوا سے  
 ہلکی گیس دریافت کرنے سے پہلے بعض دانایان فرنگ کی دوریں فکر مین اس دہن مین  
 لگی ہوئی تھیں کہ کسی شین کے ذریعہ سے ہوا پر سیر و سفر کرنا چاہیے۔

ہوا پر اُڑنے کا یہ خیال دو صدی پیشتر سے بعض حضرات کے دماغ مین  
 سما ہوا تھا۔ ڈیمنٹ دی رورز لاؤنارڈس کیڈفٹی نامی مشاہیر کے آثار کو معلوم  
 ہوتا تھا کہ اون کے خیالات فضاے ہوا مین اُڑنے والی شینوں کی جستجو



د تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر یہ لوگ ہوا سے خفیف تر بخاروں پر نہیں بلکہ اسی زمین  
ایجاد کرینکے خیال میں تھے جن کی ساخت پرندوں کے پاؤں سے مشابہہ ہو۔

اسکے نصف صدی بعد اس قسم کے موجودوں کی تعداد میں اور اضافہ ہوا  
۱۷۴۲ء میں مارکوئی دی باکو کیل نامی ایک شخص نے اپنے لئے ایک آکر تیار کیا۔

جس کے ذریعے وہ دریائے سن کو اوڑھ کر عبور کرنا چاہتا تھا، لیکن وہ گریز اور  
اوس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ ۱۷۶۰ء میں پوفنون نام کے ایک دوسرے  
شخص نے ایک اور آکر بنایا جس کے دنبال میں دو حرکت کرنے والے پنکھے لگے تھے

۱۷۸۱ء میں میرادون نام ایک انجینیر نے سیدھے پروائے خسرات  
یعنے پچھر اور بھیڑیوں کے انداز پر چار پنکھوں کی ایک آلہ بنا کر دوسروں پر اعتراض کیا  
۱۷۸۶ء میں جیک دی جین نامی ایک اسٹریا کے انجینیر نے ایک شین تیار  
کر کے اوس پر اپنا تجربہ شروع کیا۔ ۱۷۸۲ء سے ۱۷۸۳ء تک ہم دیکھتے ہیں کہ  
اور دوسرے موجودوں نے بھی جو اڑنے والی مشینیں ایجاد کی تھیں اولیٰ کے

سلسلہ میں اپنی اپنی حکومتوں سے ان ایجادوں کا صلہ حاصل کیا آخر اس سلسلہ میں  
ہوا پر اڑنے والی مگر ہوا سے بہاری مشینوں کے رواج دینے اور تیار کرنے کیلئے  
ایک کمپنی بھی قائم ہو گئی۔ اس کمپنی کے طرف سے جو ہوا پر اڑنے کے لئے  
ہوا سے زیادہ وزنی شے کی طرف دار تھی، اور اوس کمپنی کی طرف سے جو ہوا پر  
اُڑنے کے لئے ہوا سے خفیف تر وجود کی قائل تھی، باہم ایک دوسرے پر  
خوب خوب اعتراضات کی بہار ہوا کرتی تھی۔ بیشک آلات پرواز کے متعلق غیٹا  
و توہمات اپنے نمونوں کے لحاظ سے تو معقول معلوم ہوتے تھے لیکن اون کے چلائی

کے لئے ایک محرک قوت کے وجود میں آنے کا انتظار کیا جا رہا تھا!

ہم نے فیل ایوانس اور پروڈنیٹ کو اکٹرا اس کے کٹھن کے کنارے چھوڑ کر، جو ایسی چوڑی تفصیل بیان کی ہے اور بات کو اتنا ہیبر پیس کے یہاں تک لاسے ہیں قارئین کرام ہمیں اسکے لئے معاف فرمائیے، اور معذور رکھیں گے۔ کیونکہ ہم بتانا چاہتے ہیں کہ فاتح رابر جو کامیاب آلہ پرواز عالم وجود میں لایا ہے اور اس کے ذریعہ سے جو کرہ ہوا کی حکومت کا اعلان کیا ہے، وہ کوئی محض ایسا تصور باطل یا غلط، نامعقول اور بے حقیقت خیال نہیں ہے۔ جس کا خارج میں کوئی وجود نہ ہو، اس لئے فاتح رابر کی الیز نامی ہوائی کشتی میں پروڈنیٹ اور فیل ایوانس کے ساتھ سیر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہونا ہوا کہ اس آلے والی مشین کے متعلق کچھ واقفیت حاصل کر لیں۔ اس سے قبل جتنی اس قسم کی مشینیں تیار ہوئیں اور ان کے نسبت اتنی ہی تفصیل کافی اور ضروری ہے جو ہم بیان کر چکے۔ کامیاب رابر نے ان تمام مشینوں کو جو اس کے آلہ پرواز سے پہلے وجود میں آئی تھیں الگ الگ وقت و تحقیق کی نظر سے خوب دیکھ بال کر یہ اپنی سب سے بہتر اور مکمل و کامیاب مشین بنائی ہے اور اپنے قوت علم و فن سے کرہ ہوا کا حاکم بن بیٹھا ہے، اور نہ اس نے بھڑکیا ہے اور نہ منتر پڑھا ہے!

انجینر رابر جس نے یہ آلہ پرواز تیار کیا ہے ہمیشہ ہوا سے سنگین تر مشینوں کے مسئلہ پر چلتا ہے۔ ہوا سے سنگین تر والے مسئلہ کے طرفدار اپنے مباحثوں میں کہا کرتے ہیں کہ: — ہم کو تو ترکی طرح اور سکتے ہیں!

— دوسرا جس طرح زمین پر چھدک کر چلتے ہیں اسی طرح ہوا میں بھی چھدک کر ہم چل سکتے ہیں!

تیسرا۔ ہم ایک انجن بنا کر اسے ہوا پر چلا سکتے ہیں !

ان باتوں کو مبالغہ پر محمول کرنا مناسب نہیں کیونکہ اہل فن کی نظر میں یہ مسئلہ ثابت اور مسلم ہو چکا ہے کہ ہوا ایک نقطہ ثبات شمار کی جاتی ہے جس وقت ایک میٹر مربع ہوا کا جرم اتنی کی صورت میں نیچے اتر آئے تو بجائے اس کے کہ اسکا اتار اسے ہلکا کر دے وہ اپنے مین ٹھنڈاؤ کی طاقت بھی بہت زبردست پیدا کر لیتا ہے۔ فن کی رو سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ہوا میں تبدیل مکان کرنے سے تیزی بہت بڑھ جاتی ہے۔ قانون ثقل کی رو سے، مربع میٹر کے لحاظ سے سرعت برعکس ٹھیک آتی ہے۔ اس سبب سے سرعت میں برائے نام فرق پیدا ہوتا ہے۔

اصول کی رو سے یہ بھی معلوم ہے کہ جن پر ندون کے بازو بڑے ہوتے ہیں نو ان پر دن کو حرکت دینے میں اگرچہ حرکت سخت ہوتی ہے تاہم ان پر ندون کا وزن نسبتاً ان کے بازو دن کی سطح و جسامت کے مقابلہ کے بہت کم ہوتا ہے۔

ان اصولی مسائل کی بنا پر ضروری ہے کہ آلات پر داند بھی ان فطری قوانین سے فائدہ اٹھائیں، یعنی عالم ہوا میں اڑنے کے لئے پر ندون کی تقلید کریں۔ اس تقلید کی رو سے اوڑنے والی مشینیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔

(۱) وہ مشینیں جنکے ہنگے پر دن کے جگہ قائم اور افقی ہوتے ہیں !

(۲) وہ مشینیں جنکے ہنگے چار پر دن والے ہوتے ہیں۔

(۳) وہ مشینیں جو افقی ہنگوں کے ساتھ حرکت کرتی اور اوپر سے کچھ نیچے کی طرح

جھکی ہوئی معلوم ہوتی ہیں !

ان تینوں قسموں کے طرفدار اپنے اپنے خیالات الگ رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ذرا بھی تفریق نہیں ہوتے؛ اور ایک دوسرے کے اصول کو بالکل تسلیم نہیں کرتے۔

مطر آبرنے اپنے خط حرکت کی بنیاد اس تیسری قسم پر رکھی ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی مفید و سودمند ترکیبیں اس میں شامل کر دی ہیں۔ مطر آبرنے جو پنکھے اپنے ہوائی جہاز سے ایجاد کئے ہیں وہ نہایت آسانی کے ساتھ ہر قسم کی حرکت کر سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض پنکھے مشین کو بالکل معلق اٹھالتے ہیں۔ اور بعض ایک غیر معمولی تیزی کے ساتھ مشین کو آگے پیچھے چلاتے ہیں۔ مشہور سائنس دان ویکور ٹورن کتاب ہے کہ:

”بڑے بڑے پنکھے جنکا دور ایک چھوٹے دائرہ میں اور سطح خوب وسیع ہو جب انھیں انفی صورت میں چکرا دیا جائے تو وہ بہت بھاری بوجھ اٹھا سکتے ہیں“

آبرنے اسی حکمت (سائنس) کے قاعدوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے ہوائی جہاز کو اوپر لیجائے پر قابو پایا ہے۔ یعنی طرح پرندے فضا میں اپنے پر بھڑکھڑا اور ہوا پر مار کر اڑتے ہیں اسی طرح یہ مشین بھی اپنے پنکھے ہوا میں مار مار کر اڑ جاتی ہے۔

مطر آبر کا ہوائی جہاز تین طرح سے ترکیب پاکر تیار ہوا ہے؛ پہلی: ہوائی سواری، دوسری: اونچے ہونے اور حرکت دینے والے آلات، تیسری: کلین،

۱۔ ہوائی سواری ، ایک کیلی اور دنبالہ دار کشتی ہے جسکی لمبائی ۳۰ میٹر اور چوڑائی ۶ میٹر ہے ۔ اسکی چھت بھی دسوائی جہاز کے سطح کی طرح تختہ پوش ہے ۔ لیکن وہ تختہ لکڑی کے نہیں بلکہ خود میٹر رابر کی ایجاد کی ہوئی ایک مرکب رہات کے ہیں ۔ کیونکہ اس چھت میں کلین ، آلات ، کھانا رکھنے کی جگہیں ، پانی کا حوض اور دوسرے ضروری کھل پرزے لگے ہوئے ہیں ۔

اس ہوائی جہاز کے آس پاس ایک بہت مضبوط اور خوشنما کٹھڑ لگا ہوا ہے ۔ یہ کٹھڑ بھی لکڑی کا نہیں بلکہ ایک خاص قسم کی چاندی کا بنا ہوا ہے ۔ اس سطح پر تین برآمدے یا کمرے ہیں ۔ درمیانی کمرہ البیڑ اس چڑھانے ، اوتارنے والی کل کے لئے مخصوص ہے ۔ آگے کا کمرہ ادس کل کے لئے مخصوص ہے جو البیڑ اس کو آگے چلانی اور پیچھے ہٹاتی ہے ۔ آخری حصہ جہاز کو چکر دینے والے مکان کے لئے خاص ہے ۔ ہر مشین الگ الگ ہے اور ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں رکھتی ۔ سطح کے نیچے کشتی کے اگلے حصہ میں باد چینی اور کاریگروں کے رہنے کی جگہیں ہیں ۔ کشتی کے پیچھے حصہ میں سطح کے نیچے کئی کمرے اور کھانا کھانے کا ایک مستقل کمرہ ہے ۔ ان میں سے ایک کمرہ خاص انجینیر کا ہے ۔ انجینیر کے کمرہ کی چھت پر مکان دار کے لئے ایک آئینہ کا کمرہ ہے جو ایک بہت زبردست دھاتور پھٹے کے مکان کا کام کرتا رہتا ہے ۔ ان تین حصوں کے علاوہ جو جہاز کی سطح مذکور پر ہیں ایک چھوٹی سی کوٹھری اور بھی ہے ۔ یہ کام کرنے والے لوگوں کے آرام کرنے اور سستائے کیلئے ہے ۔ یہ وہی مختصر کمرہ ہے جس میں پروڈنیٹ ، بمیل ایوانس ، اور فریکو لن

قید تھے۔ تمام کمرے کو ٹھہرائیں، کوٹھے، یاد چرخ خانہ، اور جہاز کا ہر حصہ نہایت تیز روشنی کے برقی لمپوں سے جگمگا رہا ہے۔ کشتی کے آخری حصہ میں نیچے نہایت مضبوط اور زبردست کمائیوں سے تمام ڈھانچہ بند ہوا ہے تاکہ مشینوں کے آپس میں ٹکرائے کی صورت میں جہاز کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اگرچہ ابھی اس جہاز جب زمین پر لگایا جاتا ہے تو بہت آہستگی و احتیاط سے ذہن پر آکر ٹھہرتا ہے۔ پھر بھی مزید احتیاط کیلئے نیچے یہ کمائیاں لگا دی گئی ہیں۔ کامیاب رابر کے جہاز کو اوپر لے جانے والی مشین کی یہ صورت ہے کہ جہاز کے بالائی حصہ میں، ۳ عمودی پنکھے لگے ہیں۔ ۱۵ پنکھے دائیں طرف اور ۱۵ بائیں طرف، اور باقی، عدد ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ کشتی کے بیچ میں نصب ہیں۔ جہاز کی مجموعی ہیئت انسان کی نظر میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا وہ ۲۱ چھتہ والی دریا کی کشتی ہے۔

لیکن فرق صرف اس قدر ہے کہ ہڈیاؤں کے عوض ہر چھتہ میں انقی وضع کے دو پنکھے لگے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے ہر پنکھا بہت تیزی کے ساتھ چکر کر سکتا ہے۔ ہر پنکھے کا محور دوسرے پنکھے کے محور سے بلا تعلق گھومتا ہے۔ اور یہ دونوں پنکھے ایک دوسرے کے خلاف گردش کرتے ہیں اس وجہ سے جہاز کے اتارنے چڑھانے میں کوئی بد نظمی نہیں واقع ہوتی۔ یہ پنکھے جو ستون پر جھکے ہوئے لگے ہیں، جہاز کو اوپر لیجانے کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ اور جو پنکھے جہاز کے سرے اور دنبالہ میں ہیں وہ جہاز کو آگے چلانے میں مدد دیتے ہیں۔

یہ محرم اس فرض خط کو کہتے ہیں سمبر کوئی چیز جکر کھاتی ہے (منہرجم اور د)

۴ سطح سے مسٹر رابر کے ہوائی جہاز میں ۴، پنکھے جہاز کو اوپر چڑھانے والے ہیں۔ ان ۴، پنکھوں کے علاوہ جو ۳ ستونوں پر ہیں چار چار پر دن والے دو بہت بڑے اور طاقتور پنکھے اور ہیں۔ ایک ذبالبہ میں اور ایک بیٹراس کے سامنے۔ یہ پنکھے افقی محور پر عمودی حرکت کرتے ہیں۔ اور جہاز کی رفتار میں غیر معمولی تیزی پیدا کرنے کا کام دیتے ہیں۔

رابر کی اصلی قابلیت اور مہارت کا راز اس میں پوشیدہ ہے کہ اس نے ان زبردست اور پر زور ۶، پنکھوں کو نہایت تیزی کے ساتھ گھمانے کیلئے ایک بڑی زبردست برقی طاقت رکھی ہے۔ حالانکہ البیٹراس میں ایسی بڑی کلین بھی بظاہر نہیں دکھائی دیتیں جو اتنی زبردست برقی طاقت کو بسم بہوش چکا سکتی ہوں۔ صرف پیل اور تار میں ضرور ہیں، لیکن حقیقی قوت جو ان پیلوں میں دیکھائی ہے وہ نامعلوم ہے۔ اسے صرف رابر ہی جانتا ہے، اور بس! صرف ایک بات معلوم ہے کہ خود رابر نے بعض کھٹی خیرین دریافت کی ہیں انھیں وہ استعمال کرتا ہے اور انھیں کے ذریعہ سے وہ ان پیلوں میں برقی طاقت پہنچاتا ہے۔ اور جو تار ہیں۔ رابر کی مشین میں نظر آتی ہے یہ بھی کچھ اس قسم کی ہے کہ ایسی آج تک نہیں دیکھی گئی۔ انھیں وجہ سے رابر کی مشین نے نامحدود زبردست طاقت حاصل کر لی ہے۔

یہ ہم پھر کہتے ہیں کہ اس نئی ایجاد کا فخر صرف رابر ہی کو حاصل ہے۔ رابر نے اس معاملہ میں اپنا راز بہت ہی پوشیدہ رکھا ہے، اور اگر پروڈیٹ اور فیل ایوانس اس ایجاد سے واقف ہو سکے تو کوئی بات نہیں کہ یہ ایجاد ابھی

برسون مخفی رہے گی۔

اب یہ کہنا اور باقی رہ گیا ہے کہ اس عقلمند انجینئر نے اپنے ہوائی جہاز کا ڈھانچ بنانے میں کیا چیز استعمال کی ہے؟ آخر وہ مسالہ جس نے فیل پوائنٹس کے چاقو کو آری بنادیا اور اسپرکچ بھی کارگر نہوا، نرمی، سختی، آواز، غرض کسی بات میں کسی چیز سے کچھ بھی مشابہت نہیں رکھتا، آخر ہے کیا؟ لکڑی نہیں، لوہا نہیں، تانبہ نہیں، پھر کیا ہے؟

اگر ہم آپ کو یہ بتا دیں کہ وہ کیا ہے تو آپ سخت حیرت و تعجب کر گئے کیونکہ رابر نے اپنا ہوائی جہاز جس چیز سے بنایا ہے وہ کاغذ ہی کاغذ! یہ تو معلوم ہی ہے کہ کاغذ سازی کی صنعت نے ادھر کئی سال سے بہت ترقی کی ہر کاغذ کے تختوں کو نشا ستہ اور ڈگسٹرین نام کے اجزاء میں ترکیب کے طاقتور آبی مشینوں سے دبائے اور کوٹنے سے فولا دیکھیں ایک چیز بن جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اسی دبائے اور کوٹے ہوئے کاغذ سے گاڑیاں، ریل کے ڈبے، ریل کی پٹریاں تک بنائی گئی ہیں۔ اور چونکہ اس قسم کے کاغذ میں مضبوطی اور سبکی ہوتی ہے اسلئے رابر نے اپنا البیٹر اس جہاز اسی کاغذ کا بنایا ہے لیکن اسکی سختی، مضبوطی، دبائے، اور کوٹنے میں جن اجزاء سے کام لیا ہے وہ قدرتا تمام موجودہ اصول سے زیادہ مکمل ہیں۔

البیٹر اس کا تمام ڈھانچ، سطح، چھت، دیواریں، زینے، کمرے، کوٹھے، پانی کے حوض، یہ سب اسی کاغذ کے ہیں۔ لیکن کیسا کاغذ؟ وہ کاغذ جو ہلکے پن میں کاغذ، مضبوطی میں فولاد، اور صفائی میں آئینہ ہے! اور لطف یہ کہ



آہنگ بھی اسپر اثر نہیں کرتی۔

اب رہے اسکے محور، سلنڈر، اور پنکھے !! ان کے لئے انجنیز رابر نے ایک دھات استعمال کی ہے جسے جلاٹین کہتے ہیں۔ رابر انجنیز نے البیٹر اس کے سب آئے۔ کل پُرزے، اسی دھات کے بنائے ہیں، جو بہت ہلکے، مضبوط اور مستحکم ہیں۔

جہاز کے موجودہ لوگ کل آٹھ آدمی ہیں۔ یہ سب لوگ امام ٹار نر نامی ایک سردار کے ماتحت ہیں۔ ان میں تین آدمی مشین خانہ میں کام کرتے ہیں، دو سکان دار ہیں، اور ایک خدمتکار ہے۔ ایک میر کاروان، اسی قدر آدمی جہاز کی خدمت کیلئے کافی ہیں،

جہاز میں شکار کی بند دقین، برقی قمقمے، ہیلٹ و حکمت و کیمیا کے آلات، موقع پر کام کرنے کے ضروری آلے۔ تھرماسٹر، بارومیٹر، اسٹورم گلاس، ایک ملہ تھرماسٹر (میزان الحرات) لفظ تھرم یعنی حرارت اور میٹر یعنی اندازہ سے مشتق ہے۔ یہ ایک آلہ ہے جس سے حرارت کے درجہ معلوم ہوتے ہیں۔ حرارت جسم کے ذرون کو جدا کر دیتی ہے اسلئے حرارت سے چیزیں بڑھ جاتی ہیں۔ خلا جب لوہے کے ایک ٹکڑے کو گرمی پہنچائی جائے تو وہ بہت سردی کے بڑھ جاتا ہے۔ پانی گرمی سے پھیل جاتا ہے۔ اور اگر زیادہ گرمی ہو تو بھاپ بن جاتا ہے۔ پارہ سے گرمی کے اندازہ کا کام اچھی طرح دیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ گرمی سے کچلتا نہیں اور نہ سردی سے جلتا ہے۔ پارہ کی میزان الحرات تھرماسٹر، کا پانچ کا ایک مدرٹشیم ہوتا ہے جسکے اوپر ایک باریک شیشہ کی نلی ہوتی ہے اور اس کا منہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اس میں اور بعض نیون میں پارہ بھرا ہوتا ہے۔ اس پارہ کے ٹھہرنے کا ایک متوسط درجہ قائم کیا جاتا ہے اور اسی درجہ سے پارہ کے گھٹنے اور بڑھنے پر حرارت کا اندازہ

چھوٹا کتب خانہ، ایک چھوٹا سا پریس، ایک ۶ سائٹ میٹر کی توپ جو بہترین پھرائی جاسکتی ہے، گولے، بارود، ڈائنامیٹ، ایک بہت صاف و پاکیزہ باورچی خانہ جو بجلی کی طاقت سے گرم ہوتا ہے۔ ایک گودام جس میں ہتھیار

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۷۱) ہوتا ہے۔ اسکی اندازہ یوں کیا جاتا ہے کہ پہلے اس آکر تیرتھ میں ۲۰ منٹ تک رکھتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ اس سردی کی وجہ سے پارہ اپنے اصلی مقام سے کتنا نیچے اتر گیا۔ جان پہچان پارہ بچا ہو جاتا ہے، ورنہ ان تک نشان کر دینے ہیں اور اس سے نقطہ جلد دھجے کا نقطہ اگتے ہیں۔ اس طرح کھولتے ہوئے پانی میں رکھ کر بہت گرم نقطہ معلوم کرتے ہیں۔ پھر بہت ٹھنڈے اور بہت گرم نقطوں کے درمیان کا فاصلہ چند برابر حصوں میں تقسیم کر کے پارہ کے اپنے اصلی مقام سے گھٹنے یا بڑھنے پر حرارت کا اندازہ کرتے ہیں۔ پھر میٹر سے دو قسم کے اندازے رائج ہوئے ہیں۔ ایک سطحی گراؤ حصین ٹھنڈے اور گرم نقطوں کے درمیان کا فاصلہ سو برابر حصوں میں تقسیم ہے۔ دوسرا فاصلہ ۱۰ حصین یا سولہ ایک سو اسی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بیٹھی گراؤ کا کل یورپ میں اور فارغیت کا صرف انگلستان میں رائج ہے (مترجم اردو)

۵۔ بار میٹر (میزان الہوا) ایک آلہ ہوتا ہے جس میں پارہ کے ذریعہ سے ہوا کی حرکت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ سمندر کی سطح کے برابر ہوا کی حرکت ۵ انی انچ مربع ہوتی ہے اور پارہ ۱۳ انچ تک بلند ہوتا ہے اسکے بعد جتنا ہم اوپر جائیں اسی قدر اسے لطافت کی ہوا کم ہو جاتی ہے اس لئے اسکی حرکت بھی اتنی ہی کم ہوتی جاتی ہے اور پارہ نیچے اترتا آتا ہے اس طرح لمبڈی کا اندازہ بہت اچھی طرح ہد سکتا ہے۔ اور اسی آکر سے ہوا کے تغیرات بھی معلوم کیے جاتے ہیں (مترجم اردو)

۶۔ اسٹورم گلاس۔ آندھی و طوفان وغیرہ معلوم کرنے کا آلہ ہے (مترجم اردو)

کے کھانے - پینے کی چیزیں - کپڑے اور تمام ضروری سامان رہا ہے جس  
جہاز میں موجود ہیں - ان کے علاوہ کچھ بابے بھی ہیں انہیں میں وہ اگل بھی  
کمرہ کی دیوار میں لٹکا رہتا ہے جو کبھی امریکہ کا قومی گیت - اور کبھی برطانیہ کا  
قومی گیت بجا کر ایک غریب دیگناہ گاسے کی طاقت کا باعث ہوا ہے -

اس ہوائی جہاز پر ایک چھوٹی سی ربر کی کٹی بھی موجود ہے جس پر اٹھ آدمی  
اچھی طرح بیٹھ کر سمندر اور تالاب میں سیر کر سکتے ہیں -

اگر یہ پوچھا جائے کہ برابر اپنے جہاز میں کچھ ایسے ضروری ذرائع بھی رکھا ہے  
یا نہیں جو کسی اتفاقی حادثے کے وقت جہاز کو گرنے سے بچالیں ! تو کہا جائیگا  
کہ نہیں ! وہ کچھ ایسے ضروری ذرائع نہیں رکھتا، کیونکہ اس قابل انجینر کو اپنے  
جہاز کے لئے کسی ناگہانی حادثہ کا خوف و خیال نہیں کیونکہ اول تو کل اور  
چنگھون کے محور ایک دوسرے سے وابستہ نہیں ہیں اسلئے چند چنگھون کے خراب  
ہو جانے سے جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا - مختصر یہ کہ کامیاب انجینر  
راہر اپنے اس ہنر کے بدولت جو اس نے البیڑ اس کے بنانے اور اس کو عدم سے  
وجود میں لانے میں صرف کیا ہے - صرف فضلے ہوا کی حکمرانی ہی نہیں کرتا  
بلکہ دنیا کے پانچوں براعظم اور تمام سمندر دن کا بھی مالک ہے -

## ساتواں باب

(پرہیز و ضبط اور ذلیل اور افسوس کمان ایک مسئلہ کو مانسے پر راضی نہیں ہوتے)

پرہیز اور ضبط اور ذلیل اور افسوس کو ہم نے جلد البیڑ اس کے کٹھن کے کنارہ پر

چھوٹے تھار۔ پروڈیٹ حیران اور فیل ایوانس پر نشان تھا مگر دونوں اپنی جیت  
وہ عجیب کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے تھے۔

فرکیولن کو جب معلوم ہوا کہ وہ ہوائی جہاز میں سوار ہے، اور فضا میں سیر  
سیاحت کر رہا ہے تو وہ کچھ ایسا خوفزدہ ہوا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔

جس وقت ہمارے مہذب قیدی حیرانی و پریشانی میں تھے۔ البیڑ اس کے  
نچکے بہت تیزی کے ساتھ حرکت کر رہے تھے۔ اور گوا البیڑ اس نہایت سرعت  
کے ساتھ قطع مسافت کر رہا تھا مگر معلوم ہوتا تھا کہ ابھی پرواز کی سرعت ڈری  
اور تیز گردش اس سے تین گنی زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس وقت یہ نچکے اس ہوائی جہاز  
کو فی گھنٹہ ۲۰ کینلو بیڑ کی سرعت رفتار سے لیجا رہے تھے۔

قیدی یا یہ کہ البیڑ اس کے ہمان جہاز کے کٹھرہ سے ٹکے ہوئے اور ہر اوپر  
دیکھ رہے تھے۔ جس طرح آبی جہاز دریا میں چلتا ہے اسی طرح یہ تیز رفتار ہوائی  
جہاز بھی ہوا میں اپنے پیچھے ایک غبار آلود سفید نشان چھوڑتا جاتا تھا۔

زمین کی سطح پر بھی ایک غبار آلود منظر دکھائی دیتا تھا خصوصاً ایک بڑا دریا  
ایسا نظر آتا تھا کہ آفتاب کی روشنی سے جھل جھل مل کر رہا ہے۔ اس نہر کے

بالین ہاتھ پر ایک بہت گھنا جھگل نظر آ رہا تھا اور جان تک نگاہ کام دیتی  
تھی جھگل ہی پھیلنا اور بڑھنا چلا گیا تھا۔ پھر پروڈیٹ نے غصہ سے اپنی کانپتی

ہوائی آواز میں راہر کو مخاطب کر کے کہا:

کیا تو یہ نہ بتاؤ گے کہ ہم کہاں ہیں۔

یہ بتانے کی کچھ ضرورت نہیں!

آخر ہم کہاں جا رہے ہیں؟  
 فضاے ہوا میں سیر کر رہے ہیں!  
 یہ سفر کب تک جاری رہے گا؟  
 جب تک ضرورت ہو!  
 چاہے اس سفر سے ہمیں کوئی فائدہ نہ ہو؟  
 ہونا تو چاہیے!

پروڈیٹ اپنے ذانت لکھنا کر خاموش ہو گیا۔ یہ پہلا مکالمہ ہجڑا البیر اس کے مالک اور اس کے قیدیوں میں ہوا۔

اس گفتگو کے بعد برابر ٹہلنے لگا۔ اور قیدی یا یون کہتے کہ مہمان البیر اس کی فوق العادت اور عجیب غریب صنعتیں دیکھنے میں مصروف ہو گئے، اور ہر اپنے قدموں کے نیچے مناظر لطیفہ کی سیر بھی کرنے جانے لگے۔ اس اثناء میں فیل انوائس نے کہا:-

پروڈیٹ! میں خیال کرتا ہوں کہ ہم لوگ مالک کناڈلے وسط میں جا رہے ہیں۔ اور جو دریا ہم دیکھ رہے ہیں یہ دریاے سینٹ لارنس ہوگا۔ اور جو شہر ہم چھوٹائے ہیں وہ غالباً شہر کوئیک ہوگا۔

لے دریاے سینٹ لارنس ملک کناڈا امریکہ میں ٹھہ پانی کی پانچ جھیلوں میں سے ہے۔ ہون، ہجنگان ایری، اڈیلو، میں بہہ کریری اور ڈیڈو کے دریاں آبشار بنا کر نکل کر اوقیانوس میں جا کر تاراج دیتے ہیں۔ دریا ہر اسکے تمام طول میں جہاز لانی ہو سکتی ہے۔ ترجمہ اردو: لے شہر کوئیک ملک کناڈا میں دریاے سینٹ لارنس پر واقع ہے اور اپنے مہمان صوبہ کی سلطنت میں بہت پکنا جاتا (ترجمہ اردو)

بیشک فیل ایواٹس ہی بات ہوا ان مکانوں سے جبکی چھتین ٹین سے  
 ڈھکی ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر کو ٹیک ہی ہے۔  
 اس سے پتہ چلتا ہے کہ ۴۶ درجہ طول البلد شمالی تک البیٹراس بلند ہو کر  
 آیا ہے۔

ان دیکھئے کچھ شبہ نہیں، انگریزی، اور فرانسیسی گرجے بھی معلوم ہوتے ہیں۔  
 یہاں تک کہ وہ جنگی خانہ کا محکمہ بھی کچھ کچھ دکھائی دیتا ہے۔  
 پروڈینٹ نے ابھی اپنی بات پوری نہ کی تھی کہ شہر بالکل انکی نظروں سے  
 غائب ہو گیا، آلہ پرواز بادلوں میں چھپ گیا اور زمین پہاں ہو گئی۔ البیٹراس  
 جہاز کے مسافروں نے اپنی نظریچے سے پھیر کر اوپر کی طرف اٹھائی۔ جہاز کے  
 چھڑکوں سے اس کے بیرونی حصہ میں نظر میں گرہ دے ہوئے جہاز کے  
 فوق العادت اور عجیب غریب کمالات حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں  
 رابرٹے ان کے قریب آ کر غرور آمیز لہجہ میں کہا:

غبارہ باز دوستو! ہوا سے سنگین تر مشینوں کے فضاے ہوا میں سفر کرنے  
 کے اب تو آپ قائل ہوئے یا نہیں؟ کیا اب بھی آپ اسکے غیر ممکن ہونے کا  
 دعویٰ کر سکتے ہیں؟

چونکہ اس حقیقت خالص کا انکار اب ناممکن تھا اسلئے بیچارے ہوا سے ضعیف تر  
 مسئلہ کے طرفدار غبارہ باز خاموش ہونے پر مجبور ہو گئے۔  
 رابرٹے پھر مسکراتے ہوئے کہا:

ہن دیکھتا ہوں کہ اب خاموش ہو گئے! سمجھ گیا، سمجھ گیا! آپ لوگوں کو

بھوک کی شدت جواب دینے سے مانع ہے، مگر اطمینان رکھئے میرے دوستو! میں جو آپ لوگوں کو ہوا کی سیر کرنے کے لئے لایا ہوں تو آپ کے دل میں خیال نہ ہو کہ آپ کے پیٹ کو بھی صرب ہوا سے سیر کراؤ نکلا! میرے دوستو فرمائیے! البتہ اس کے کھانے کے کمرہ میں صبح کا ناشتہ آپ حضرات کا انتظار کر رہا۔ ایڈیٹس میں آپ کا سب سے پہلا کھانا ہے۔

درحقیقت یہاں بھوک کی شدت خوب محسوس کر رہے تھے۔ اسلئے انھوں نے نازخروہ کا موقع نہین دیکھا، انھوں نے یہ سوچا کہ جب ہم زمین پر اتر جائیں گے تو اس کھانے کے بدلے اس کا پیٹ بھی خوب بھر کر پھر لوہا پورا اصلہ دین گے ہوائی جہاز کا خانہ سامان مہانوں کو کھانے کے کمرہ میں لے گیا جو جہاز کے آخری حصہ میں تھا۔ کمرہ بہت باقاعدہ اور آراستہ تھا۔ اسقدر آراستہ کہ انسان اس کمرہ میں اپنے کو پیرس کے کسی سب سے بڑے ہوٹل کے عمدہ ترین اور بہت باعده کمرہ میں خیال کرے۔ وہاں ایک مکمل کھانے کی میز موجود تھی جس پر قسم قسم کے کھانے بہ افراط چنے ہوئے نظر آتے تھے۔ لیکن سب کھانوں سے بڑھکر ایک قسم کی خشک روٹی قابل غور تھی۔ یہ روٹی میدہ کے مانند نہایت باریک گوشت پیکر اور اس میں آٹا کر تیار کی گئی تھی۔ بہت عمدہ کباب، نہایت نفیس شوربا، ایک خاص قسم کے پرند کے کباب کا پلیٹ، بچہ خوشگوار چائے، یہ سب چیزیں ایڈیٹس کے مہانوں کی بھوک کو اور زیادہ بھڑکار رہی تھیں،

فریکولن بھی فراموش نہین کیا گیا تھا اسے بھی کشتی کے سرے والے کمرے میں لے آئے تھے جہاں اس نے گرم شوربے کا ایک پیالہ، اور وہی مذکورہ روٹی پائی۔

بچارے فرکولین کی بھوک سے یہ حالت ہو گئی تھی کہ اس کے نیچے کے دانت اوپر کے دانتوں سے مل کر بہت ہی بھیج گئے تھے۔ یہ کیکلی سمرت بھوک سے نہیں بلکہ جیڑو سے بھی تھی۔ کیونکہ وہ بار بار کہتا تھا:

اے کہین ایسا نہو کہ یہ کسی طرف سے ٹوٹ جائے! اے کہین یہ گر نہ پڑے! ایک گنٹہ کے بعد پر ڈونٹ اور فیل ایوانس پھر کشنی کی سطح پر نمودار ہوئے۔ مگر رابر کا اس وقت چہ نہ تھا۔ صرف سکالڈار و نبال کے آئینہ دار کمرہ میں نطبت نما پر اپنی نکستین سے نطبت نما پر لے زمانہ سے لوگ جانتے تھے کہ سیاہ رنگ کا ایک معدنی پتھر لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور چونکہ یہ پتھر زیادہ تر وسطی ایشیا میں پایا جاتا ہے جسے گنسیا کہتے تھے اسلئے اسکا نام مقناطیس رکھا گیا۔ اگرچہ مصری، یونانی، رومی، بھی یہ جانتے تھے کہ مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ ہمیشہ اس کا رخ شمال و جنوب کی طرف رہتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ پرلے زمانہ میں چین والوں نے یہ معلوم کیا اور خشکی کے سفر کیلئے ایک مقناطیس گاڑی بنائی جسکے پیسہ میں ایک آدمی کی تصویر ہوتی تھی جو ہمیشہ جنوب کی طرف اشارہ کرتی تھی اس آلہ کے ذریعہ سے جنگل میں راستہ معلوم ہو جاتا تھا۔ پھر کشتیوں پر بھی استعمال کیا جانے لگا نطبتا پہلے ایک سیڑھی ہوتی تھی جو گھاناس کے دو کڑوں کے ذریعہ سے پانی میں قائم کجانی تھی مگر جہاز کے تلاطم میں بکار ہو جاتی تھی اہل عرب چین والوں سے یہ فن سیکھا اور یورپ والوں نے اہل عرب سے۔ مگر بعض لوگ خیال کرنے جن کر یورپ والوں نے بھی تسلسلہ میں خود اسے معلوم کیا۔ چودھویں صدی عیسوی کے آغاز میں اٹلی کے ایک آدمی نے اس میں جڑی صلاح کی اس نے سوئی کو ایک دائرہ میں مرکز کے طور پر قائم کیا جو آسانی کے ساتھ ہر طرف پھرائی جاسکتی تھی۔ اور اسے ایک ڈیسک کے اندر رکھا اس صورت میں پانی کے طشت کی ضرورت نہ رہی۔ ڈیسک کی حرکت سے سوئی پر کوئی اثر



لگائے ہوئے ہوائی جہاز کو چلا رہا تھا، اور مشین کا ڈرائیور کلون کے معائنہ کیلئے ایک کمرے سے دوسرے کمرہ میں چکر لگاتا رہا تھا۔ اور کوئی سانس نہ تھا۔

اس عرصہ میں البٹر اس بادلوں کے جھنڈے سے نجات پا کر نیچے اتر آیا تھا، اور روئے زمین کا منظر قابل دید تھا، مگر آلہ پرواز کی نیزہ ناری کے سبب کوئی چیز صاف دکھائی دیتی تھی اور نہ اچھی طرح سمجھ میں آتی تھی۔ فیل ابوالنس نے کہا:

عجب طاقت، عجب سرعت ہے! جو بالکل یقین کے قابل نہیں!

ہم بھی یقین نہیں کرتے بس!

دیکھیے گا کوئی دوسرا شہر بھی معلوم ہوتا ہے!

ہاں ہاں! بعض کارخانوں کی لمبی لمبی چنیاں بھی میں دیکھ رہا ہوں، یہ کوئی

شہر ہوگا؟

کارخانوں کے انداز اور بازار کی کیسانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر مانشرل ہوگا۔ یہ کیا بات ہے! ابھی دو گھنٹے بھی نہیں ہوئے کہ ہم نے شہر کو ایک کو نیچے

چھوڑا ہے۔

میشک مانشرل ہے۔ میں نے اس کے بارلینٹ کے دفتر کو اچھی طرح پہچان لیا۔

(بقیہ صفحہ ۸۰) نہیں پڑتا۔ اب مقامیس کے سعدی پتھر سے یہ کام نہیں لیا جاتا بلکہ اس کے کئی ٹکڑے سوئی پراسسور گھسے جاتے ہیں کہ خود سوئی میں مقامیس کے خواص پیدا ہو جانے ہیں۔ (مترجم اردو) سلاوہ وکس۔ کارخانوں کے وہ مناسبت سے جن سے انجن کا دھواں نکلتا ہے۔

(مترجم اردو) سلاوہ وکس۔ کارخانوں کے وہ مناسبت سے جن سے انجن کا دھواں نکلتا ہے۔ (مترجم اردو) سلاوہ وکس۔ کارخانوں کے وہ مناسبت سے جن سے انجن کا دھواں نکلتا ہے۔ (مترجم اردو) سلاوہ وکس۔ کارخانوں کے وہ مناسبت سے جن سے انجن کا دھواں نکلتا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ ہوائی جہاز ایک گھنٹہ میں ۲۵ فرسنگ کی رفتار سے مسافت طے کر رہا ہے!

درحقیقت الطیر اس اسوت میں سرعت رفتار رکھتا تھا۔ اور فیل الوان کا خیال و اندازہ بھی غلط نہ تھا، کیونکہ جو شہر انھوں نے دیکھا تھا وہ دراصل مانٹرل ہی تھا کیونکہ دریائے سینٹ لارنس کا نل واربل بہت اچھی طرح پہچان میں آگیا تھا جس پر سے اسوت الطیر اس گزر رہا تھا۔ اسکے علاوہ اسکے وسیع بازار، سیدھی اور برابر ٹرکین اونچے اونچے مکانات، بڑے بڑے بینک اور گرجے، مون رائیل نامی خوبصورت جھل۔ اچھی طرح پتہ رہے تھے کہ یہ منٹرل ہی ہے۔

شکر کا مقام ہے کہ فیل الوانس نے امریکہ اور کناڈا کے بہت سے شہروں کی بے کی ہے اسلئے وہ ان میں سے اکثر کو پہچان لیتا ہے، اور برابر سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مانٹرل کے تھڈی ہی دیر کے بعد سرزمین اوتاوا کے قریب سے گرنے جوت اد کے مشہور اور بڑے آبشاروں پر اوپر سے نظر پڑتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا جہاز کی بڑی بڑی دگیں جوش مار رہی ہیں۔

کوئی دو بجے رابر بھر نظر آیا میر کارروان دکنیان نام مار بھی اسکے ساتھ تھا۔ رابر نے کنیان سے کچھ گفتگو کی اسی وقت یہ سب باتیں ان لوگوں تک پہنچ گئیں جو اگلے نور پچھلے حصہ کے مشین خانوں سے کام کر رہے تھے۔ دم بھر کے بعد جہاز کا رخ بدل گیا یعنی تقریباً دو درجے جنوب و مغرب کی طرف پھرنے لگا۔ پھر ڈوینٹ اور فیل پوائس

سلا واما دکنیڈا کا دارالسلطنت ہے۔ جہاں سرکاری شاندار عمارتیں ہیں۔ مکرو دی کا کام

عمدہ بنتا ہے (مترجم اردو)

یہ سمجھئے کہ ہوائی جہاز زیادہ تیز کیا گیا ہے حالانکہ طلسم کدہ البیڑ اس میں پہلے ہی سے ایک حیرت زا اور فوق العادہ سرعت رفتار موجود ہے۔

دیکھو مار پیڈ وکشتیان پانی میں فی گھنٹہ ۵۰ کیلو میٹر سفر کرتی ہیں۔ فرنیسی ڈاگریری ریلوے ٹرینیں ایک گھنٹہ میں سو کیلو میٹر چلتی ہیں۔ بعضے انجن حیرت ناگ اور غیر معمولی رفتار کے بنائے گئے ہیں جو ایک گھنٹہ میں ۱۳۰ کیلو میٹر تک چل سکتے ہیں۔

حالانکہ البیڑ اس ناگربینی انتہائی رفتار استعمال میں لائے تو وہ بے محکف دو سو کیلو میٹر فی گھنٹہ مسافت قطع کر سکتا ہے۔ یہ تیز رفتاری ان طوفانی آندھیوں کے برابر ہے جو درختوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہیں۔

مختصر یہ کہ اگر البیڑ اس اپنی پوری سرعت رفتار کام میں لائے تو تمام کرہ زمین کا صحنہ دو سو گھنٹہ یعنی آٹھ دن سے کم میں دورہ کر سکتا ہے۔

لیکن تمام روئے زمین پر ہم لاکھ ۵۰ ہزار کیلو میٹر ریل موجود ہے۔ اگر یہ تمام ریلوے لائن ایک خط مستقیم پر پھیلا دی جائے تو کل روئے زمین پر دائرہ خط استوا کے گرد گیا رہ دور ہو سکتے ہیں۔ جو سکتے ہیں یا نہیں! برابر کو کیا؟ برابر نے تو اپنا مرکز سفر کر رہا ہو پر بنایا ہے، جہاں وہ فوق العادہ تیزی کے ساتھ چلا کرتا ہے۔ ایس!

سلہ تار پیڈ وایک پھلی کا نام ہے۔ عام طور پر یہ لفظ ایک پھٹنے والی مشین پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جو جہازوں کو تباہ کرنے کے کام میں لائی جاتی ہے یہ مشین جہازوں کے راستہ میں ٹکڑی جاتی ہے جب جہاز اس سے ٹکراتے ہیں تو اس کے پھٹنے کے صدمے سے پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ تار پیڈ وکشتیوں میں بھی تار پیڈ و مشین ہوتی ہیں۔ جن سے جہازوں پر حملہ کر کے انہیں غارت کر دیا جاتا ہے (مترجم اردو)

ہم خیال کرتے ہیں کہ اس قدر تفصیل کے بعد ناظرین کرام اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ دونوں معلوم جسم جس نے مہینوں سے کرہ زمین کے رہنے والوں کو سخت جستجو و فکر و مین ڈال دیا تھا، اور دو جٹلمینوں کی ڈوئل میں ایک غریب گائے کی ہلاکت کا باعث ہوا، اور جسکی بدولت علمی و فنی انجمنوں میں لڑائی جھگڑے، بحث و مباحثے برپا تھے وہ انجینئر رابر کے البیڑ اس کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی۔

وہ بگل کی آواز جس نے دنیا میں ایک ہل چل پچا دی تھی مسٹر ڈرام مارنر کی عثا سے بجایا گیا تھا۔ وہ جھنڈ سے جو دنیا کی بلند ترین مقامات پر اوڑھائے گئے تھے وہ رابر والبیڑ اس کی کامیابی اور فتح و نصرت کے جھنڈے تھے۔

اب تک انجینئر رابر اپنا پتہ نہ دینا اور اپنے کو پہچنانا نہیں چاہتا تھا اسلئے ہمیشہ رات کو سفر کرتا تھا، اور شاؤنا و سہی اپنے برقی چراغ کی ہوا دیتا تھا، وہ دن کو بادلوں میں چھپ رہتا تھا۔ لیکن اب وہ اپنے کو مخفی رکھنے کی تمنا نہیں رکھتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ دلڈن کلب میں کیوں آتا، اور غبارہ کے متعلق بحث کیوں پھیڑتا۔ اور اپنے ہوائی جہاز کو جنگل میں چھپا کر زمین کے دو مشہور باشندوں کو کیوں اٹھالے جاتا۔

لیکن کیا فائدہ؟ ہم دیکھ چکے ہیں کہ دلڈن کلب میں اس بے نظیر موجد اور بے عدیل صنایع کی کتنی تو ہیرن کی گئی۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ اس کلب کے صدر و سرکاری کے ساتھ کیا برتاؤ کرتا ہے جنہوں نے اسکی توہین جائز رکھی تھی۔

رابر ان دونوں سیاحوں کے پاس آیا۔ ان دونوں حریفوں نے اس خیال سے کہ اپنی حیرت و تعجب کا رابر کو پتہ نہ لگنے دین، خاموشی کو بہتر سمجھا لیا تھا! کیونکہ ان

حریفوں کے دماغوں میں ہنڈر ایک جذبہ عناد موجود ہے جس کا زائل ہونا ممکن نہیں؛  
 برابر نے اپنے ہمالوں یا قہریوں کی اس عداوت کو نارنگیا مگر بے پروائی کے  
 ساتھ بولا؛

دوستو! میں خیال کرتا ہوں کہ آپ اس فکر میں ہیں کہ یہ میرا کہ پروا جو  
 فضا ہے ہوا میں سفر کیلئے جیسا کارآمد ہے اس سے زیادہ کچھ تیز رفتاری پیدا کر سکتا  
 ہے یا نہیں! لہذا میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتار رکھتا ہے۔  
 اگر میں اپنی دلی خواہش کے موافق، فوق العادت تیز رفتاری نہ دے سکتا تو  
 کرو ہوا پر حاکم نہوتا، نہ میرا خطاب فتح راہر ہوتا۔ میں نے ہوا بے نسیم کو اپنا استحکم  
 مرکز بنانا چاہا، اپنا پتھر میں نہ بنالیا، اور میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے سمجھ لیا کہ ہوا  
 پر قابو پانے کے لئے اس سے زیادہ طاقتور ہونا ضروری ہے، تو میں نے اپنے کو  
 اس سے زیادہ طاقتور بنایا۔ جو کشیان سمندر کے اندر چلتی ہیں باقی انکو چاروں  
 طرف سے گھیرے ہوتا ہے میرے ایڑ اس کو بھی ہوا چاروں طرف سے گھیرے ہوئے  
 ہے۔ میرے نکلے بھی زیر بحر کشیوں کے پنکھوں کے مانند فضا میں اپنا کام کرتے  
 ہیں۔ ہوا میں لوڑنے کے مسئلہ کو میں نے اس طریقہ سے حل کیا ہے کہ تمھارے  
 پھولے ہوئے غبارے سیدان عمل میں کبھی اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے؛

دونوں ساتھیوں کے طرف سے کوئی جواب نہیں ہوا؛ لیکن انجیز راہر نے کچھ تامل  
 نہ کیا بلکہ پھر نیم تبسمی کے ساتھ کہا۔

شاید آپ کو خیال ہوتا ہو کہ میرا ہوائی جہاز سیدھا ہوا کے سبب اونچے طبقوں  
 میں بھی پہنچ سکتا ہو، اور وہاں پھولے ہوئے غباروں سے مقابلہ کرنا سکتا ہو

! نہیں! اسلئے میں سب سے پہلے یہ سمجھائے دیتا ہوں کہ یاد رکھو اپنے گوہر غبار سے  
نفساے ہوا میں میرے مقابلہ کیلئے آپ لوگ کبھی کامیاب نہ ہونگے!

دونوں ساتھیوں نے ذرا اپنے شاذوں کو جنس دیکر اپنے کمزور نہو نیکا اظہار  
کیا۔ رابر نے کپتان کی طرف ایک اشارہ کیا اسی وقت الیٹر اس کے عمودی پنکھے  
ٹھہر گئے اور جہاز کو بی ایک میل اوچل کر تھم گیا۔ رابر نے پھر ایک اشارہ کیا،  
نوراً عمودے پنکھے اس قدر تیزی کے ساتھ گھومنے لگے کہ قابل بیان نہیں۔ فر فر  
فر فر کی آواز بہت زور پکڑ گئی اور جہاز نہایت سرعت کے ساتھ اوپر چڑھ گیا۔  
بیچارہ فر فر کو لیں تھرا گیا اور بے اختیار چلا اٹھا کہ:

ہاے میرے صاحب! ہاے میرے صاحب! میری جان گئی! اب یہ ٹوٹ جا رہا  
اب ہم زمین پر گر رہے ہیں گئے! یا اللہ مجھے بچانا۔

رابر بے پروائی کیساتھ منہ ہوا جہاز کو برابر اوپر چڑھاتا چلا گیا، چند ہی سکند میں الیٹر  
چار بائچ ہزار میٹر اونچا نکل گیا حد نظر کا دائرہ نوے میل پر پہنچ گیا، یہ اونچائی ہزار میٹر  
کے ۱۰۰ میل میٹر نیچے اوتر آنے سے معلوم ہوئی۔

بلندی کا درجہ معلوم ہونے کے بعد الیٹر اس نے نیچے اوترنا شروع کیا یہاں پہلے پہل  
زمین کے قریب کی ہوا میں تین عناصر کبھی تا ئیٹر جن کاربوئل ایسڈ گیس شامل ہوتے ہیں کہیں  
نایٹریک اور جیات انسانی کیلئے یہ مفید و تھلا اسکے تا ئیٹر جن بھاری اور خوشبو کی نشو و نما کا حامل ہے جس  
ہوا میں تا ئیٹر جن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وہ بھاری ہونے کی وجہ سے کبھی مقامات مثلاً کنوئیں اور کافون وغیرہ میں  
جلی جاتی ہے۔ اور ہم بقدر بلندی پر چڑھتے جاؤں کی ہوا میں درجہ بدرجہ تا ئیٹر جن کی مقدار کم پائینگے۔  
یہاں تک کہ ہزار میٹر کے قریب بلندی پر صرف آکسیجن باقی رہ جائے اگرچہ جیات انسانی کیلئے مفید اور مفود ہے  
مگر اس کے لحاظ سے کہ وہاں سانس لینا ممکن نہیں اسلئے انسان اس قدر بلندی پر زندہ نہیں رہ سکتا نہ صرف اس

کے کم ہونے کی وجہ سے اس سے زیادہ اونچا ہونا ملک خیال کیا جاتا ہے۔ رابر نے اپنی اور اپنی جہاز نشینوں کی زندگی کو تملک میں ڈالنا غور سمجھا۔

البتہ اس جس نقطہ بندی پر ہمیشہ چلتا تھا پھر اسی نقطہ پر اتر کر کمال سرعت کے ساتھ جنوب و مغرب کی طرف روانہ ہوا۔ انجنیر نے کہا:۔

حضرات! اگر آپ کا یہی خیال تھا تو میں امید کرتا ہوں کہ اب وہ رفع ہو گیا ہوگا! اس موقع پر پروڈیٹ ضبط نہ کر سکا اور اس نے کہا:

انجنیر صاحب! ہم کبھی کسی اندیشہ میں نہیں پڑے آپ کا خیال غلط راستہ پر گیا ہے۔ ہم آپ سے صرف ایک سوال کرتے ہیں، یقین ہے کہ آپ اسکا جواب دینگے رابر۔ فرمائیے۔

آپ نے کس حق پر تئید لیا کہ فرد سون جنگل میں ہم پر حملہ کیا ہم کو کس بنا پر اس کمزور میں بند کیا۔ ہمیں کس وجہ سے اپنے ہوائی جہاز میں جہان جی چاہتا ہے لئے جاتے ہیں؟

غبارہ باز دوستو! آپ نے کس لئے مجھے کلب میں حیر و ذلیل کیا مجھ پر اس طرح ٹوٹ پڑے کہ اب تک میں اپنے زندہ بچ آئے پر متوجہ ہوں۔

فیل الوانس۔ سوال کے مقابلہ میں سوال کرنا جواب نہیں سمجھا جائیگا۔

پروڈیٹ۔ آپ سچ کہتے ہیں، کس حق پر؟

رابر۔ تو کیا آپ یہ معلوم ہی کرتا چاہتے ہیں۔

دونوں۔ ہاں! ہاں!

رابر۔ اگر یہی بات ہو تو سمجھ لیجئے کہ یہ میں نے اسلئے کیا کہ میں آپ کے زیادہ طاقتور ہوں

نیل ایوانس۔ آپ نے گستاخی کی، بدتمیزی کی!

راٹر۔ جو کچھ کیا، کہا،

پرڈوینٹ بہت غصہ میں آگیا اور آگے بڑھ کر بولا:

انجینئر صاحب! آپ کتنے زمانہ سے ڈاکہ ڈالنے اور لوٹنے میں مصروف ہیں۔  
راٹر نے پرڈوینٹ کے اس سخت نوہن آمیز جملہ کو کمال صبر و بے پروائی کے ساتھ  
ضبط کر کے کہا:

مگر دوست! انصاف فرمائیے اور ایک بار ذرا نیچے نظر کر کے یہ خوشنما منظر تو دیکھئے  
جو دنیا میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ پھر جو بحث جی چاہے۔ کیجئے!

سب نے بے اختیار یہ سچے نظر ڈالی اور نیل ایوانس نے بے تحاشہ چلا کر کہا:

این یہ تو نیا گرا کا آبشار ہے!

واقعہ البتہ اس اس آبشار نیا گرا سے دوسو میٹر کی لمبائی پر آبشارنگی سے جا رہا تھا۔  
حقیقتاً اس لطیف منظر کا نظارہ لڑنے بھڑنے سے لاکھ درجہ بہتر تھا کیونکہ مشہور  
آبشار نیا گرا کا تماشا جو یہ لحاظ۔ بزرگی عظمت، لطافت، دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا  
اس لمبائی سے تماشا دیکھنا جان اس وقت البتہ اس جہاز ہے اور جو آج تک کسی  
شخص کو نصیب نہیں ہوا ہے، اور ایریشی جھیل کے پانی کی پر عظمت و مہیبت  
صدائیں جو ایک سو میٹر کی لمبائی سے بہت پھیل کر گرتا ہے۔ جہاز نشینوں کی  
قوتِ باہرہ سامعہ کو وجہ میں لارہی تھیں فضا سے ہوا میں ایک مطرب طرچہ بایا رہا تھا۔

لہ جھیل ایری ملک متحدہ امریکہ اور کناڈا کے درمیان میں واقع ہے یہی جھیل آبشار نیا گرا

بنانی ہے اس کا رقبہ ۹۶۰۰ مربع میل ہے (مستقیم اردو)



ہو امین سردی و رطوبت سمائی ہوئی تھی غروب ہو ہوا آفتاب کی شعاعیں آبشار  
 پر پھل پھل کر اسے زمین بنارہی تھیں۔ اور ہزار ہا رنگ برنگ کی موجیں اس سے  
 جلوہ ریز عنائی ہو رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ الماس رقیق کے دریا میں زمرہ  
 کے دھان سے باقوت۔ لعل۔ اور نیلم۔ بہ رہے ہیں۔ خصوصاً سرسبز ٹیلے، سبزہ زار آبشار  
 کے گرد اگر دیکھو، اس منظر میں اور بھی تازہ ذوق و لطافت بخش رہے تھے۔  
 ایک گھنٹہ کے بعد بطیر اس اوس دریا پر سے گزر گیا جو ممالک متحدہ امریکہ کو کناڈا سے  
 جدا کرتا ہے۔ رات کی تاریکی بھی تمام دنیا پر چھا گئی تھی۔

## آٹھواں باب

(راہبر گمان ایک اہم سوال کا جواب دیتا ہے؟)

یروڈینیٹ اور فیل ایوانس کو کشتی کے دنبالہ ایک کمرہ میں لیجا کر ودکرہ انکے  
 سونے اور آرام کرنے کے حوالے کر دیا گیا۔ اوس کمرہ میں دو مسہرمان مع گرم و نرم بستر کے  
 اور ایک کپڑوں کی الماری موجود تھی۔ کمرہ کے برابر ایک چھوٹا سا کمرہ متحدہ منہدھوٹے  
 اور زینیت دکھائش کا اندھا کہ ڈاک کے جہازوں کے کمرہ میں بھی آرام و آسائش  
 کا اتنا مکمل سامان ہونا دشوار ہے۔

ہمارے ہوائی سیاح اپنے اپنے بستر استراحت پر لیٹ گئے۔ لیکن بعض انکار  
 انکے دماغ میں اوجھ رہے تھے اسوجہ سے وہ بہت دیر تک بستر پر کر دٹیں رہے  
 سہ دریاے سینٹ لانس ممالک متحدہ امریکہ کو کناڈا سے جدا کرتا ہے۔ اسکی مفصل شرح مجھے  
 ملاحظہ ہو نوٹ صفحہ نمبر۔

اور خود بخود یہ سوال کرتے رہے کہ: آخر ہم کس بلا میں پھنس گئے ہیں؟ ہم یہ کیا عجیب غریب باتیں دیکھ رہے ہیں؟ آخر ہمارا انجام کیا ہوگا؟ انجینئر ابرہہ اسے ساتھ کیا برتاؤ کرے گا؟ کیا ہم ابھی اور بھی حیرتناک اور خلاف امید باتیں دیکھیں گے؟ یہ خیالات اُن بیچارہ دن کو بہت مضطرب اور پریشان کر رہے تھے۔

ڈریپک فریکولن کو الیٹراس کے سرے پر باور چیخانہ کے قریب ایک کمروہ پایا تھا۔ یہ باور چیخانہ کی قربت اوس پیٹوزنگی کیلئے مسرت کا باعث تھی۔ مگر یہی خون و دشت کی وجہ سے نہ تو اسے کھانا ہی گوارا تھا، اور نہ آنکھوں میں بند ہی آتی تھی! آخر بہت کوشش کے بعد سویا۔ لیکن کئی مرتبہ اسنے خواب میں اپنے کو اوپر سے نیچے گرنے دیکھا۔ اور چلا چلا اٹھا۔

حالانکہ ساکن ہوا میں الیٹراس کا سفر بہت سرعت افزا اور آرام دہ تھا۔ پنکھوں کے فرقہ و زر کے سوا کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ البتہ کبھی کبھی زمین پر چلنے والی ریل کے انجنوں کی سیٹی ہوائی سیلحوں کے کان میں سن سناہٹ پیدا کر دیتی تھی۔ اور کبھی کبھی جب وہ کسی گاڑی پر سے گزرتے تھے تو گھر ملیو جانور دن گائے۔ بکری۔ مرغ وغیرہ کی آوازیں بھی ان کے کانوں تک پہنچ جاتی تھیں۔

دوسرے دن پروفیسر ڈیٹ اور فیل انوائس خواب سے بیدار ہو کر جہاز پر آئے۔ پہلی جہاز کی آج اور کل والی حالت میں کچھ فرق نہ پایا، وہی نکلے۔ اور وہی ذریعہ کی آوازیں وہی آگے دید بان اور پیچھے سکاندار آخرا الیٹراس جہاز کو دید بان کی کیا ضرورت؟ جہازوں میں البتہ دید بان ضروری چیز ہے۔ کیونکہ انھیں دوسرے جہازوں سے لڑ جانا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ شاید کسی گواہد جیسے عبارہ سے لڑ جائے

تو یہ گمان بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ابطراس ایسے سو بجے پھولے ہوئے غبار و دن کے  
 ڈمکا جانے کی کیا پروار کھتا ہے؟ کیا ابطراس سے ڈمکا کر اس قسم کے غبار و دن کا نشان  
 باقی رہ جائے گا؟ نہیں! اگر ایسا ہے تو اس قدر احتیاط اور یہ ویدیاں کس لئے ہے؟  
 ہم بتائے دیتے ہیں کہ یہ احتیاط صرف اس لئے ہے کہ بعضے پہاڑ و دن کی چوٹیوں کا ایک دم  
 ابطراس کے سامنے آجائے کچھ بعید نہیں۔ لہذا یہ ویدیاں اسی لئے ہے۔

بروڈینٹ اور نیل ایوانس اور ہاروڈ وٹھامشٹین مصروف تھے، اتنے میں  
 انھوں نے دیکھا کہ نیچے ایک بہت بڑا تالاب نمودار ہے، اور تالاب کے ایک طرف  
 ایک بڑا شہر آباد ہے۔ نیل ایوانس نے کہا:  
 کچھ شبہ نہیں کہ یہ جھیل بھجگان اور یہ شہر جگا کو ہے۔

بروڈینٹ نے ایک نہایت عمدہ دور میں سے جو اس نے اپنے کمرہ میں پائی تھی شہر کا  
 معائنہ کیا اور وہ سترہ ریلوے لائنیں دکھیں جو شہر سے گزری ہیں، بڑا اگر جا۔  
 کچھ زبان۔ بڑے بڑے ہوٹل، سب الگ الگ دکھائی دیے۔ نیل ایوانس نے فرمان  
 نامی ایک بڑے ہوٹل کو بتا کر کہا کہ: اسکی بیرونی شکل جو سر کے تختہ سے بالکل مشابہ ہو۔  
 بروڈینٹ نے کہا:

اگر یہ شہر جگا کو ہے تو معلوم ہوا کہ ہم مغرب کی طرف بہت زیادہ چل چکے ہیں اور اگر  
 لے بھجگان ملک متحدہ امریکہ میں ایک بڑی جھیل ہے جس کا رقبہ ۸۹۱۵ مربع میل ہے اور اسی  
 نام کی ایک یاست ہے (مترجم اردو) لے جگا کو بھجگان جھیل پر ایک شہر اور ریلوے کا صدر مقام ہے یہ ریلوے  
 میں دس سو سو کاشیہ ریلوے اور بھجگان جھیل کے ذریعہ سے خوب تجارت ہوتی ہے۔ دنیا میں سب سے  
 بڑی گیسو دن کی مٹی ہوئی ۲۰ لاکھ ہے (مترجم اردو)

اسی راہ پر برابر چلتے رہے تو فلیٹ لٹیا سے بہت دور جا رہے تھے۔  
 بیشک یہی بات بھی تھی البتہ اس رفتہ رفتہ بائیں لٹیا کے دار الحکومت سے دور  
 ہوتا چلا گیا۔ اور مغرب کے باشندے پر چل پڑا ہے۔ اگر اس وقت رابر کا پتہ لگا کر اسے  
 واپس چلنے پر مجبور کریں تو بھی موقعہ ہاتھ سے نکل چکا ہے۔

آج انجینئر ہارمز آ یا اپنے کام میں مشغول ہے یا سو رہا ہے اسلئے دونوں تھو  
 نے انجینئر کی راہ دیکھے بغیر کھانا کھالیا۔ کھانے کے بعد دونوں دوست رابر کے تھپار  
 میں عمومی نیکیوں کے نیچے ٹہلنے اور چل قدمی کرنے لگے۔ عمودی نیچے اسقدر تیزی  
 سے گھوم رہے تھے کہ انسان کو ایک گول ٹکڑا معلوم ہونے لگے۔ حکومت الینوائس  
 کی سرزمین سے دو گھنٹہ میں گزر گئے اور اس عظیم الشان دریاے مسیسیپی کو بھی  
 عبور کر گئے جس میں دو بڑے بڑے ڈریڈ ناٹ جہاز چھوٹی چھوٹی کشتیوں کی طرح معلوم  
 ہو رہے تھے۔ دوہر میں ایک گھنٹہ باقی تھا کہ حکومت ایوا کی سرزمین میں اُغل ہو گئے۔

۱۔ ممالک متحدہ امریکہ ایک مشرقی شمالی ریاست ہوا سکا دار الحکومت فلیٹ لٹیا ہے (ترجمہ اردو)

۲۔ الینوائس ممالک متحدہ امریکہ کی وسطی شمالی ریاست ہوا میں چٹیل اور نچریڈان بہت ہیں اسکے  
 مشہور شہر اسپرنگ فیلڈ اور چیکاگو ہیں (ترجمہ اردو)

۳۔ مسیسیپی ممالک متحدہ امریکہ کے ایک بڑا نام ہے۔ یہ دنیا کے سب سے بڑے طویل یعنی ہزار  
 میل لمبا ہے۔ تجارتی نقطہ نظر سے حاصل ہمت رکھتا ہے۔ اور اسی نام کی ایک جنوبی ریاست بھی ہے جو فلوریڈا  
 کیسکیڈ اور لوزیانا کے درمیان واقع ہے۔ رقبہ ۶۸۱۰ مربع میل اور شہر ممفی، الیکہ ۵۰ ہزار ہے (ترجمہ اردو)

۴۔ ایوا ممالک متحدہ امریکہ کی وسطی شمالی ریاستوں میں سے ایک ریاست ہے اسکے مشہور شہر  
 ڈیٹرویت اور سیکس ٹی ہیں (ترجمہ اردو)

یہاں پہاڑوں کا وہ چرچ و چیخ سلسلہ دکھائی دیا جو شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے  
ان پہاڑوں کی بلند چوٹیوں نے الطیر اس کو اور بلند ہونے پر مجبور کیا۔ پہاڑوں کے  
نہایت وسیع سبزہ زار نمودار ہوئے جو روشنوز کے پہاڑوں تک برابر پھیلنے چلے گئے تھے ہوا  
کی سردی سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ الطیر اس جنگل کے قریب ہو رہا ہے۔

آج کوئی قابلِ عزت بات ظور میں نہیں آئی۔ پروڈینٹ اور فیل ابوالس تمام دن  
تہا رہے۔ اس عرصہ میں انھوں نے بیچارے فرکولین کو دیکھا کہ جہاز کے سرے کے پاس  
اونڈھاپڑا ہوا ہے اور کوئی چیز نہیں دیکھتا۔ بیچارہ بہت خوفزدہ تھا کیونکہ رفتہ رفتہ  
اس کا خون دہراں بڑھتا ہی جاتا تھا۔

ظہر کے دو گھنٹے کے بعد یہ لوگ حکومت سبراسکا کے حلد میں پہنچ گئے۔ یہاں  
شہر ادا تھا اس ویلے لائن پر واقع ہوا جو اکیسویں سچاس فرسنگ تک نیویارک اور  
سان فرانسسکو کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ دریاے مسوری کا زرد پانی بھی دکھائی دیا تھوڑی  
دیر کے بعد شہر ادا کی چوٹی اور رنگین عمارتیں بھی دکھائی دینے لگیں۔ ہمیں کچھ شک  
نہیں کہ جسطرح ہوائی جہاز سے شہر بہت اچھی طرح دکھائی دیتا ہوا اسی طرح شہر سے  
ہوائی جہاز بھی پوری طور پر دکھائی دے سکتا ہے۔ کیونکہ اخیر برابر اب اپنی کشتی پہنے

۱۷۶۱ء شہر اسکا امریکہ کا مندرجہ مقام ہے، اسکا دارالسلطنت لائن کولن ہر تیرہ ۱۸۵۵ء میل اور آبادی  
۱۸۰۶۴۱ ہے اسکا دریاے مسوری پر ایک شہر بھی ہے (سٹرجم اردو) ۱۷۵۰ء میل اور دریاے مسوری پر  
واقع ہے اور شہر اسکا تجارتی مرکز ہے آبادی ۱۸۴۰۰۰ ہے اور دریاے کا بڑا خلیش بھی ہے (سٹرجم اردو)  
۱۷۵۰ء دریاے مسوری کے پاس سس سی پی کا سداں ہے۔ مال میں اس سے لمبا گڑھاں اس سے کم ہے  
تین ہزار میل تک بہہ کر پھر سس سی پی سے جاتا ہے (سٹرجم اردو)

کیطرح پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا اور ہوا کے بہت بلند طبقوں اور بادلوں میں بہانہ رہنا نہیں چاہتا ہے۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس شہر والوں کی اس حیرت و تعجب کو دیکھ رہے تھے جو انھیں اس عجیب و غریب، ہوائی جہاز کو دیکھ کر مہرہا تھا تمام آدمیوں کی آنکھیں اور دوزنہیں اوپر کیطرت لگی ہوئی تھیں اور سب حیران و پریشان تھے اس سے معلوم ہوا کہ انجینر رابر کے اس آکہ پرواز کو دیکھنے سے حیرت موائی باجے کا مسئلہ دلٹن کلب کے صدر و سکریٹری پر حل اور ظاہر ہو گیا تھا اس طرح اب اماہا کے آدمیوں کی تار بقی تمام روئے زمین کے لوگوں پر اس مسئلہ کو نمایاں کر دے گی۔

ایک گھنٹہ کے بعد البیڑ اس اماہا سے گزر گیا اور البیڑ اس کے قیدی سیاہون کو تحقیق ہو گیا کہ البیڑ اس اس بڑی ریلوے لائن کو پیچھے چھوڑ کر سیدھا مغرب کیطرت راہ پیما ہے۔ گو اس یقین نے پروڈینٹ اور فیل ایوانس کو بہت رنج و حسرت میں ڈال دیا تھا، اور ان کے وطن پہنچنے کی امیدوں کو ان کے دل سے دور کر دیا تھا! پروڈینٹ نے کہا :-

یہ تو معلوم ہے کہ ہمارا دشمن ہمیں جان اس کا جی چاہتا ہے لئے جا رہا ہو!

فیل ایوانس - ہاں! اور ہم سے پوچھتا بھی نہیں! اگر اپنی جان بچائے رہے!  
میں ان لوگوں میں نہیں جو ایسی باتوں کو ضبط کر سکوں!

پروڈینٹ - میں بھی نہیں ہوں، لیکن میری بات سنو تو ابھی صبر و استقلال کو ہاتھ سے نہ دو۔

فیل ایوانس - کیا ایسے معاملہ میں صبر کر لوں۔

پروڈینٹ - ہاں ہم جوش و غفہ کو ایک وقت تک سیٹے اٹھا رکھیں تاکہ اسکا

عمدہ قائدہ اور نتیجہ آگے چل کر دکھیں ۔

پانچ بجے تھے کہ سرزمین سبراسکا کے کالے کالے پہاڑ نظروں سے چھپ گئے جب شام ہوئی ہے تو دریائے پلاٹ کے تمام مہینے سے گزر چکے تھے ۔ آج کی رات گزشتہ رات کی طرح ریل کے انجنوں کی سٹیان، گاؤں اور بستیوں کے پالتو جانوروں کی آوازیں سکون شب میں نخل نہیں ہوتی تھیں ۔ کیونکہ یہ زمین تمام تر سبزہ زار جنگل، اور چیل، تھی ۔ البتہ کبھی کبھی جنگلی گائیوں، اور گونامی امریکہ کے جنگلی جانوروں کی آوازیں، جن کا گروہ سیلاب کی طرح جوش و خروش میں بھرا ہوا چلا جاتا ہے ۔ اور کبھی کبھی گیدڑ ۔ لومڑی ۔ اور بھڑیلوں کی آوازیں بھی البتہ اس کے سیاحوں کے کانوں تک پہنچ جاتی تھیں ۔ نیز کبھی کبھی جب البتہ اس زمین کے قریب آ جاتا تھا تو خوشبو دار درختوں کی بھی بھنی خوشبو بھی ان کے دماغوں کو فرحت پہنچا دیتی تھی ۔ ایسے درخت اس سرزمین میں بکثرت پائے جاتے ہیں ۔

مختصر یہ کہ آج کا دن بھی تمام ہوا اور سب مسافر کھانا کھانے کے بعد ستر خواب چاکر سو رہے ۔

دوسرے دن ۱۵ جولائی کی تاریخ کو فیل ایوانس پر ڈیوٹ سے پہلے اپنے کمرہ کے باہر نکل کر اس فکر میں تھا کہ رابر کو کیونکر دیکھ سکے ؟ مگر جب انجینئر موصوف کو نہ پایا تو مجبور ہوا کہ کپتان طام مار سے رابر کی عدم موجودگی کا سبب پوچھے ۔ طام مار نے سکاٹلینڈ کے سلا پلاٹ دیور ممالک متحدہ امریکہ کا ایک دریا ہے جو رابر کی پہاڑوں کے دامن سے بہہ کورہ یاے سواری میں گرتا ہے (مترجم اردو) سلاہ جس قند میں جس دنیا کے پانی سے سیلاب مہلتی ہے ۔

اوس دنیا کا مین کملائی ہے (مترجم اردو)

کرہ میں انجن کی نگرانی اور دیکھ بھال میں مصروف تھا فیصل ایوانس نے اسکے پاس جا کر لیچا کر:  
 کیا آج ہم سسٹر رابر کو دیکھ سکیں گے۔  
 میں نہیں جاتا۔

کیا وہ اپنے کمرہ سے باہر بھی نہ نکلے ہونگے!  
 شاید نکلے ہوں!

اندر کب تک آ جائیں گے!  
 جب انکا کام پورا ہوگا تو آ جائیں گے!

فام مارنر یہ کہہ کر پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور انداز سے یہ ظاہر کیا کہ گویا وہ  
 کسی بات کا جواب نہ دے گا۔

اس اثنا میں پروڈینٹ باہر آ گیا تھا۔ دونوں بچے کی سیر کرنے لگے۔ انھوں  
 نے اپنے بانوں کے نیچے روشنر پہاڑوں کے دروں اور دایوں کا نظارہ کیا۔  
 لیکن یہ صرف خیال اور قیاس سے اندازہ کیا گیا تھا۔ فیصل ایوانس نے چونکہ ادھر کے  
 ملکوں کی سیر نہیں کی تھی اسلئے وہ نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ پہاڑ اور درے کہاں ہیں۔  
 لیکن وہ مکمل نقشہ جو سکا نڈر کے کمرہ کے سامنے بارومیٹر اور تھرمو میٹر آؤن کے بیچ میں  
 لگا ہوا تھا موقع کا نشان بتا رہا تھا۔

تھوڈی دیر کے بعد پہاڑ کی بعض چوٹیاں جو آفتاب غامدی کی شعاعوں  
 سے آتشیں ہو رہی تھیں سامنے دکھائی دیں۔ یہ روشنر پہاڑ کی چوٹیاں تھیں۔  
 رشتہ رشتہ بہت خد بہ سردی ان سماعوں نے محسوس کی۔ اور فیصل ایوانس  
 نے کہا:-



یہ سردی منطقہ کی ندیلی وارت سے نہیں۔ بلکہ البیڑ اس کی بلند پروازی سے ہے۔ کیونکہ وہ بلند ہو کر ان پہاڑوں کی چوٹیوں سے گزنا چاہتا ہے۔  
واقعی یہ بات تھی کیونکہ جب وہ نیچے نظر کرتے تو دیکھتے تھے کہ برت سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کی چوٹیاں ان کے نیچے ہیں۔

ایک گھنٹہ کے بعد ہوا میں اعتدال آنے لگا کیونکہ البیڑ اس پہاڑوں کی چوٹیوں سے گزر کر دروان اور کوہسار دن کو طے کر رہا تھا۔

ان دروان اور کوہسار دن کا سفر صرف ہمارے سیاحین ہی کو نہیں بلکہ ماہر کشتی بازین کو بھی راہ بھلا دینے اور حیران کر دینے کیلئے کافی ہے۔ چارنٹ کے بعد البیڑ اس نے کوہ اسٹائنس کو سیدھے ہاتھ کی طرف چھوڑ کر دریائے بلوٹس کو بڑھایا۔ اور ایک بہت بڑی جھیل کے قریب پہنچ گیا جہاں اسی دریا کے نام سے موسوم ہے۔ یہ جھیل بمقابلہ سطح سمندر کے دنیا کی تمام جھیلوں سے اونچی ہے اور اتنی بھی اور خوش نظر ہے کہ تعریف نہیں ہو سکتی۔ مثلث کی شکل کے جسم جو اس جھیل کے ساحلوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ آفتاب کے دل نشین اور دیدہ قریب کس کو اپنے ہوش میں لیکر کچھ ایسی دلکش و لطافت پیدا کر رہے ہیں کہ آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ سرسبز و شاداب مایو جو جھیل کے اندر جا بجا جلوہ فرما رہی ہے اس سے کہیں

لے خط استوا کے دونوں جانب جان تک آفتاب کی شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں وہ منطقہ حارہ کہلاتا ہے کیونکہ وہاں گرمی بہت سخت پڑتی ہے منطقہ حارہ کے دونوں جانب منطقہ معتدل شمالی اور منطقہ معتدل جنوبی واقع ہیں منطقہ معتدل کے بعد قطب کے قریبی حصہ منطقہ بارہ شمالی اور منطقہ بارہ جنوبی کہلاتے ہیں (حسب مقام اور)

لطیف و خوش سواد ہیں !

اس جھیل کے اندر جو نظر فریب و دل آویز سرسبز و پر بہار چھوٹے چھوٹے جزیرے نمایاں ہیں۔ ان کے حصین و جمیل منظر نے کچھ اور بھی لطافت و شان پیدا کر لی ہے۔ ان جزائر میں جو کہیں کہیں پانی رہ گیا ہے وہ الگ ایک صاف و جلا دار آئینہ کی طرح نور فرستی و زرباشی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ رنگ رنگ کی خوشنما چڑیاں اور طرح طرح کے عجیب و غریب پرندے جھیل کے گرد موجود ہیں انکی قسموں کا شمار ممکن ہی نہیں۔

جھیل کے جنگلی اور پہاڑی سواحل بھی کچھ عجیب نظر فریب ل رہا ہیں۔ پتھروں اور درخون کے نیچے سے جھیل کے کنارے ہر طرف سیڑیوں جھانکے، جھرنے اور آبشار پیدا ہو گئے ہیں۔ ان میں سے بعض آبشاروں میں سے بکثرت آبی بخارات اُبھاپ گئیں انھیں دیکھ کر یہ تمام تر بخارات زمین کی اندرونی حرارت اور معدنی پانی کے اثر سے ظور پذیر ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ جوش مارنے رہتے ہیں۔

ایک گھنٹہ کے بعد الیٹر اس اس زبردست اور بہت بڑی جھیل بلوشن سے گزر گیا۔ اور تھوڑی دیر ہی میں معدنی پانی کے اُن قدرتی اور پر جوش فواروں سے بھی ہمارے سیاح دور ہو گئے جو اپنی لطافت و ندرت میں آئر لینڈ کے مشہور قدرتی آبشاروں سے کچھ کم نہیں ہیں۔ یہ نیچرل فوارے زمین کی مرکزی حرارت کی قوت سے نہایت بڑے شد کے ساتھ مختلف اشکال میں جھپٹتے ہیں۔ بعض پنکھے کے مانند، بعض کمان کی صورت بعض سیدھے خطی طرح، بعض دائرہ کے مثل زمین سے نکلتے اور چھوٹتے ہیں۔

بروڈنٹ اور فیل ایوانس ان پاکیزہ نیچرل مناظر کو کچھ عجیب تعجب کی نگاہوں سے دیکھ دیکھ حیران تھے۔ انجینئر رابر کے نسبت یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ غالباً بارہا دیکھا ہے

جب ہی اس کے چہرے سے کوئی خاص کیفیت نمایاں نہیں ہو۔

تقریباً ۱۰، نیچے البیڑ اس بریڈر کے مشہور و معروف درے میں داخل ہوا جس سے امریکہ کی سب سے بڑی ریلوے لائن نکلی ہے۔ اس موقع پر گرگو یا البیڑ اس اپنے آقا کے پورے اختیار میں ہونے اور اپنی غیر معمولی مہارت و طاقت کا ثبوت دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی سرعت رفتار میں کمی کر کے اس چھپیدہ و طولانی درے میں کمال مہارت و خوبی کے ساتھ چل رہا تھا۔

اب مان لینا چاہیے کہ اس طول و طویل اور پیچ در پیچ درہ بریڈر میں البیڑ اس کی سیاحت و حقیقت قابل حیرت تھی۔ ہمارے سیاح جو ہوائے بھاری ہونے کے مسئلہ کے خلاف تھے ایک ایسے ہوائی جہاز کی درہ پیمائی پر جو خود ہوائے بھاری ہے اپنا جہت و متعجب نظارہ کرنے میں خود داری قائم نہ رکھ سکے۔

البیڑ اس ۲۰ گھنٹہ میں اس چھپیدہ درے سے گزر کر ریشوز پہاڑوں کے سلسلہ سے جو شمال امریکہ کے بالکل وسط میں ہے بائرن کلک ملک اڈاہ کی سرزمین فی گھنٹہ سو کیلو میٹر کی رفتار سے نہایت سرعت کے ساتھ طے کرنے کا اس وقت وہ زمین سے بھی کئی سو کیلو میٹر قرب جا رہا تھا کہ اتنے میں کیمارگی ریل کے انجن کی آواز نیچے سے البیڑ اس والوں کے کان میں پہنچی۔ برڈ مینٹل اوفیل ابوالنس نے نیچے دیکھا کہ ایک ریلوے ڈاک گاڑی تیزی کے ساتھ شہر سالٹ لیک ٹی کیلنٹ جا رہی ہے۔ البیڑ اس بھی

سالٹ اڈاہ، ممالک متحدہ امریکہ کی مغربی ریاست ہے رقبہ ۸۲۱۹۰ مربع میل ہے آبادی ۲۸۵۰۰۰ ہے اور ایک میل نام بھی ہے جو ۱۲ میل لمبی ہے۔ شہر سالٹ لیک ٹی کیلنٹ سالٹ چیل کے کنارے

برقع ہے۔ چھبیس ریاست اڈاہ کے شمال میں ۹۰ میل لمبی ہے رقبہ ۲۳۰۰ مربع میل ہے (شہر سالٹ)

ایک عقاب کی طرح جو اپنے شکار پر چھپتا ہی کیبارگی سو میٹر نیچے اتر آیا اور ریل کے برابر برابر چلنے لگا۔ ریل کے ڈبوں سے بہت سے مسافر سر باہر نکال نکال کر اڑنے والی شین کا تماشا دیکھنے لگے ریل کے بہت سے مسافر گاڑی کے برآمدوں میں بہستے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ ڈبوں کی چھتوں پر چڑھ گئے۔

تمام ٹرین سے واہ واہ واہ اور تعجب کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں لیکن رابر ابھی تک ہوائی جہاز کی سطح پر نکل کر نہیں آیا تھا۔ البٹراس اپنے عمو دی بکھونکا چکر کم کر کے اور بھی نیچے اتر آیا، اور اس خیال سے کہ ریل پیچھے نہ رہ جاوے اسنے اپنی رفتار بھی گھٹا دی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا البٹراس ایک بہت بڑا شکاری پرندہ ہے اور ریل ایک لمبا زہر بلا سانپ ہے شکاری پرندہ اسکو شکار کر کے اڑا لے جانا چاہتا ہے۔ البٹراس کبھی ریل کے داہنی اور کبھی بائیں طرف اپنے پر کھولے ہوئے مصروف پرواز تھا۔ کبھی ریل کو آگے بڑھ جانیکا موقعہ دیتا تھا اور جب ریل زیادہ آگے نکل جاتی تھی تو پھر غیر معمولی تیزی کے ساتھ جھپٹ کر اسکے آگے ہو جاتا تھا۔ اور پھر ٹھکر کر ریل کے برابر چلنے لگتا تھا۔ اس عرصہ میں البٹراس کی سیاہ جھنڈی جس پر زرد رنگ کا آفتاب بنا ہوا تھا ایک خان غنٹ کے ساتھ کہولی گئی۔ ریل کے ڈرائیور نے بھی اسکی کامتھوہ جھنڈا اسکے جواب میں اڑایا۔

ہمارے بلیک سیاہون نے ریل والوں کو اپنے چھوٹانے کی میکار کوشش شروع کی۔ غریب پرڈیٹ اپنے دونوں ہاتھ منہ کے دونوں طرف لگا کر بو سے زرد کیبا تھ چلا یا۔

مین فلیڈ یفیا کے ولڈن کلب کا صدر پرڈیٹ ہوں۔

مین بھی اسکا سرخری نبل ایوانس ہوں۔

یہ آوازیں ریل والوں کے ہرے ہرے کے خود دغلیں میں مل کر غائب ہو گئیں۔  
 الیٹر اس کے گروہ کے تین چار آدمی یہ آوازیں سن کر اپنے کمر دن سے باہر نکل آئے  
 ان میں سے ایک نے ریل کے طرف ایک رسی لٹکانی اور اس صورت سے انجن کا  
 مذاق اڑایا کہ تم تک تو پہنچ نہیں سکتا تو رسی سے اپنے کو باندھ لے تاکہ ہم تجھے  
 کھینچ کر لے چلیں! جب دریاؤں میں کشتیوں کی دوڑ ہوتی ہے اسوقت ایسا ہوتا ہے کہ  
 جو کشتیاں آگے نکل جاتی ہیں وہ نیچے والی کشتیوں کے لئے رسبان جھوڑ دیتی ہیں  
 اور اسطرح ان کا مذاق اڑاتی ہیں۔

الیٹر اس پھر اپنی مقررہ رفتار پر آکر آدھ گھنٹہ میں ریل سے اتنا آگے نکل گیا  
 کہ آسمان پر اس کا دھواں بھی نہ دکھائی دیتا تھا۔ خمر سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد ایک وسیع  
 ترین نقطہ دکھائی دیا جو سورج کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

پروڈونٹ نے کہا:۔ یہ مارمن کا پایہ تخت ہوگا!

فیل الائنس ان، ہان، سالٹ لیک نامی شہر ہے جسکے معنی کھاری تالاب کے ہیں۔  
 بیشک اس شہر کا نام سالٹ لیک ہے۔ اور یہ قوم مارمن کا دار الحکومت ہے  
 اور وہ جو نقطہ سا چمک رہا تھا وہ مارمن کا بڑا اگرچہ تھا، جس کے زمرین قبہ کی سطح  
 آفتاب کی شعاعوں سے عکس پذیر ہو کر ہر طرف سے جگمگا رہی تھی۔

یہ مارمن ایک جدید مذہب کے پیرو ہیں جسے مارمن کہتے ہیں اس مذہب کو مشائخہ بن جوزف  
 مشائخہ نامی نے مالک متحدہ امریکہ میں شائع کیا اس مذہب میں کثرت ازواج بہت مانج ہے اور ایک  
 مرد جتنی بیویاں چاہے رکھ سکتا ہے ان لوگوں کا اعتقاد ہے کہ جس عورت کی متعدد دستیں نہ ہوں

وہ خدا کی مہربانیوں سے محروم رہتی ہے (مشائخہ اردو)

یہ شہر کوہ واسلج کے دامن میں واقع ہے جو سیلاب و دریا کے درخون سے ڈھنکا ہوا ہے۔ اسکے ایک طرف دریائے چارٹون اٹھ کھڑیاں کرتا نظر آتا ہے جو جھیل اڈاہ کا پانی گریٹ سالٹ جھیل میں پہنچاتا ہے۔

اس عظیم الشان شہر کا منظر ایک خواب کی طرح گزر گیا اور البیڑ اس بہت تیزی کے ساتھ جنوب و مغرب کی طرف راہ پیا ہوا۔ اس وقت اسکی یہ سرعت رفتار ہوا کی سرعت سے بھی زیادہ تھی اسوجہ سے البیڑ اس کی سطح پر کھڑا ہونا بہت مشکل تھا۔

نھوڑی دیر کے بعد البیڑ اس نیواڑا کی سرزمین پر اڑنے لگا یہ زمین کوہ سیر کی نفرتی کانون کے سلسلے کو کیلی نورینا کے سونکی کانون سے جدا کرتی ہے۔ نیل ایوانس نے کہا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ رات ہونے سے پہلے ہم سان فرانسسکو کیہ پروڈینٹ:۔۔۔ خوب اور اسکے بعد؟

انے میں انجیر رابر بھی جہاز کی سطح پر نظر آباد و نون سیاح جھٹ اسکے پاس جا کر کہنے لگے۔ جناب انجیر رابر صاحب! اب ہمارے کیے کے آخری حدود تک پہنچ گئے، اب ہم جانتے ہیں کہ آپ یہ مذاق ختم کر دینگے۔۔۔۔۔

حضرات! میں مذاق کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

انجیر نے یہ کھارام مار کر کو اشارہ کیا، اس وقت البیڑ اس زمین کے قریب گیا۔ لیکن اس قدر تیز چلتا شروع کیا کہ اس کی سطح پر کھڑا ہونا محال تھا، مسافر بڑی دشواری سے خود کو اپنے اپنے کمرے تک پہنچا سکے اور وہاں ذرا سکون پایا۔

یہ نیواڑا ملک متحدہ امریکہ کی مغربی ریاست ہے یہاں کوہ سیر نیواڑا میں چاندنی کا مین پٹی کا رنگ دھرم ہر دور ملے کیلی نورینا ملک متحدہ امریکہ کی مغربی ریاست جو میان سونکی کا مین میں دھرم ہر دور

پروڈیٹ نے کہا: اگر یہ مجھے اب ذرا دیر بھی تنگ کر گیا تو میں اسکا گلا اس زور سے دباؤنگا کہ اس کی جان اس کے البیڑ اس سے بھی جلد تر جہنم میں پہنچ جائیگی۔  
 نیل ایوانس! اس میں کوئی فائدہ نہیں! بھاگنے کی تدبیر سوچنا چاہئے!  
 پروڈیٹ - بیشک، ضرور چاہئے!

حبوت مسافر سونے کو چلے اسوقت شرپ شرپ کی بہت بلند آواز انھیں سنائی دی۔ یہ سمندر کے موجوں کی آواز تھی جو ساحل سے ٹکرا رہی تھیں موجوں کی یہ آواز گویا کسی سنا دی کی آواز تھی جو امریکہ کے حدود سے نکل آئی کا اعلان کر رہا تھا۔

## نوان باب

(البیڑ اس کمان دس ہزار کیلو میٹر سفر طے کرتا ہے اور کمان ایک مچھٹنے کا موقعہ آتا ہے؟)  
 پروڈیٹ اور نیل ایوانس نے بھاگ جانے کا قطعی ارادہ کر لیا تھا، کیونکہ ہوائی جہاز میں آٹھ طاقتور اور قوی آدمی موجود تھے، جن پر دو آدمیوں کا نفع پانا اور جہاز پر قبضہ کر کے جہان اپنا جی چاہے وہاں اترا آنا غیر ممکن تھا۔ شاید آپ یہ کہیں کہ وہ نہیں بلکہ یہ بھی مین آدمی ہیں کیونکہ فرکولین بھی ان کے ہمراہ ہے! لیکن یہ افندہ؟  
 کہ اگر آپ فرکولین کو پہچانتے ہوں کہ وہ کس قدر کاہل، ڈرپوک، اور صرٹ کھاؤ ہے تو اسے آدمیوں میں شمار نہ کریں گے۔

غرض کہ جب زور آزمائی سے کام نہیں نکل سکتا تو کوئی چال چلنا چاہئے۔  
 نیل ایوانس نے یہ معاملہ ہر طرح سے پروڈیٹ کو سمجھا دیا اور اس سے کچھ روز صبر و ضبط سے کام لینے کی استدعا کی۔ چنانچہ دونوں دست اور موقعہ کی تاب میں نہ گئے

دوسرے دن جب یہ لوگ اپنے کمرے سے باہر نکلے تو ساحل کا نام و نشان بھی نہ پایا اور اپنے قدوں کے نیچے بھر جھپٹ کبر کو شکوہ و غفلت کیساتھ مومین مارتا ہوا دیکھا۔  
 ایڈاس کمال سرعت کے ساتھ سطح سمندر سے سو میٹر بلندی پر بارہیلی کر رہا تھا۔  
 انجنیئر رابر اپنے کمرے سے بہت کم باہر نکلا ہے۔ آج بھی وہ اپنی عادت کے موافق بہت غیر وقت اپنے کمرے سے باہر نکل کر کشتی کے دنبال کی طرف ٹھٹھنے لگا۔ اور اپنے مسافر کو دوسرے ایک سلام کیا!

آج فریکوین بھی امید سے زیادہ اور غیر معمولی جرات و جسارت سے کام لیکر اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ مگر اس حالت میں کہ اس کی آنکھیں نہ سونے دے خوابی ایکوجہ سے سرخ ہو رہی تھیں، اس کی نظر بدحواسی کا پتہ دے رہی تھی۔ بانوں کا نپ رہے تھے۔ جیسے کوئی شخص کسی کمزور و غیر استوار چیز پر چھونک چھونک کر قدم کھتا ہے یا تنگ پل سے گزر کر رک کر جتنا ہے، اس طرح چل رہا تھا۔

پہلے پہل جب اس نے دیکھا کہ نیچے حسب معمول پھر رہے ہیں تو اسے کسی قدر اطمینان ہوا۔ اور ان شہروں، ان زمینوں کو دیکھنے کی آرزو ہوئی جن پر سے ایڈاس گزر رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ کٹھڑے کی طرف چلا۔ اور اندھون کی طرح ٹٹول کر کٹھڑے پکڑ لیا۔

سچ تو یہ ہے کہ فریکوین کی یہ جسارت بہت بڑی ہمت سمجھنا چاہیے شہر آشستر فریکوین! شہر آشستر!

پہلے اس نے اپنے گوتے کی طرف ہٹا کر کٹھڑے زور سے ہلایا تھا کہ یہ معلوم کرنے کے وہ مضبوط ہے یا نہیں۔ جب دیکھا کہ کٹھڑے مضبوط ہے تو وہ سر ہٹا کر اٹھ گیا



اور ہمت باندھ کر اپنا سر نیچے کیطرت جھکا یا مگر ہم یہ بنا سہ دیتے ہیں کہ فرکولن نے یہ سب کام آنکھیں بند کر کے کئے تھے۔ اب اسے اکیبارگی آنکھیں کھول کر نیچے کیطرت دیکھا دیکھتے ہی وہ بے تحاشا چلایا اور قہقہے چلا۔ اس نے اپنا سر دونوں کانڈھون میں اسطرح ڈال دیا کہ انسان کو اسکی یہ حرکت حیرت میں ڈالتی تھی؛ اگر اس کے بال گھونگھروالے نہوتے تو ضرور کھڑے ہو جاتے۔ وہ زور سے چلا اٹھا۔

پناہ بخدا، سمندر ہے! سمندر!!  
فرکولن کی یہ حالت جہاز کا خانسان دیکھ کر جھٹ دوڑ کر اسکے پاس پہنچا اور اگر وہ اس کی بغلوں کے نیچے ہاتھ نہ لے لیتا تو بیچارہ فرکولن بیٹھ کے بلی زور سے گر پڑتا۔ یہ خانسانان فریج ٹلک نامی ایک فرانسیسی ہے۔ ابیتر اس کے گردہ میں اسکا داخل ہونا بھی ایک معما اور راز ہے مگر یہ انگریزی زبان خوب بولتا ہے اسے فرکولن کی بغلوں میں ہاتھ دیکر اسے زور سے ہلایا اور کہا: سیدھے ہو۔ سیدھے کھڑے ہو، فرکولن نے ایسی کی نظر ابیتر اس کے پنکھوں کی طرف گڑوسے ہوئے کہا۔

دانی ہے مسٹر ایبج!

کیا کہتے ہو؟

کیا یہ بٹوٹ جائینگے۔

نہیں! لیکن ایک نہ ایک دن ضرور ٹوٹینگے۔

کیوں! کیوں؟

کیونکہ ہمارے ملک کی کمادت ہے کہ جو چیز چلتی ہے وہ ایک دن ضرور جھڑکتی

اور ٹوٹتی ہے

لیکن خدا کی پناہ! آپ نہیں دیکھتے کہ ہمارے نیچے سمندر ہے!  
اچھا تو ہے نہ، اگر گرو گے تو زخمی ہو گے!

لیکن ڈوب تو جاؤنگا؟

ان ڈوب جاؤ گے لیکن ریزہ ریزہ تو نہ ہو گے!

چند منٹ کے بعد فرکولین کے حواس درست ہوئے اور وہ اپنے کمرہ میں چلا آیا۔  
آج ۲۹ جون کو ہوائی جہاز معتدل رفتار سے سفر کر رہا ہے اور سطح سمندر سے  
ہمیشہ سو میٹر بلند رہتا ہے۔ اس وجہ سے سطح سمندر بہت اچھی طرح دکھائی دیتی ہے۔

پروڈیٹ نے کہا: یہاں برابر مچھلیوں کا شکار کھیلنا چاہے تو کچھ عجیب نہیں بلکہ  
میں دیکھتا ہوں اسکی جماعت مچھلیوں کے شکار کا سامان تیار ہی ہے۔

فیل ایوانس: لیکن سمندریں تو کوئی مچھلی دکھائی نہیں دیتی ضرور وہیل مچھلیاں ہیں  
مگر انکے شکار میں بیکانخون ریزی کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں۔

دونوں دوست باتیں کر رہے تھے کہ برابر سطح جہاز پر دکھائی دیا، ٹام مارنر بھی  
اسکے ساتھ تھا۔ ٹام مارنر کے اشارے پر البیڑ اس اور نیچا ہو کر سطح سمندر سے  
۵ فیٹ کی بلندی پر آٹھرا۔

نہ کوئی ساحل دکھائی دیتا ہے نہ کوئی کشتی صرف پانی کی بجائے بعض  
وہیل مچھلیوں کے دماغ سے نکل کر ہوا میں اٹھ رہی ہیں یا بعض نقطے سطح سمندر پر  
لے بہل بہت بڑی مچھل ہوتی ہے۔ اس کا وجود اگلے زمانہ میں جاپانیوں کیلئے بہت خطرناک  
تھا کیونکہ اسکی مکر سے اکثر جہاز غرق ہو جانے لگے۔ اسکے جسم سے چربی بہت نکلتی ہے اور  
صرف چربی اور مٹی کی تجارت کیلئے شکار کی جاتی ہے (مترجم اردو)

دکھائی دینے ہیں۔

ہام ٹاڑا زور اور دو انجن کے آدھن ہوائی جہاز کے سرے پر گئے، ان لوگوں کے ہاتھ میں ایک ایک کالیفورنیا کی بند و بن تھی، جو خاص طور پر وہیل کے نشان کے لئے بنائی جاتی ہے، اور اس کے کارتوس سے چپکن نامی ایک پروڈار تیر نکلتا ہے اس چپکن والے کارتوس میں ایک مضبوط دھڑی بندھی ہوئی تھی جو جہاز کی سطح پر خانہ دار چرخوں میں رکھی تھی۔ اتنے میں انجنیز رابرکشتی کے سرے پر دشمن کی جگہ پر آیا اور اپنے سیدھے ہاتھ پر ڈرائیور کو اور بائین ہاتھ پر سکاندار کو نشانہ کیا اور کمان دینے لگا۔ البتہ اس کس سرعت اور سہولت کے ساتھ ایک اشار کا تابع ہے جس کی تعریف نہیں ہو سکتی، گو یا یہ جہاز ایک جاندار وجود جو اور راہزاسکی بائیں اس عرصہ میں ہام ٹاڑا زور چلایا کہ :- بہت وہیل، یہ ہے، وہیل یہ ہے، وہیل واقعی ساٹھ ستر ستر آگے ایک بہت بڑی وہیل دکھائی دہی تھی۔ البتہ اس کو ایک دم وہیل کے طرف چلایا اور وہ وہیل کے سر پر پہونچ کر ٹھہر گیا۔ ہام ٹاڑا نے چپکن دار بند و بن نکال کر وہیل کے پیچھے کا نشانہ باندھا۔ اور بائیں بانے۔

چپکن بند و بن سے نکل کر وہیل کے پیچھے پر جا نکلا اور جرسی اس میں بندھی تھی وہ بھی اس کے ساتھ تھی جیسے ہی گولی وہیل کے پیچھے پر لگی تب وہ جیسے ہی چپکن بھی اس کے جسم میں گھس گیا۔ غریب جانور نے چپکن کے تباہی سے پریشان ہو کر اپنی دم پر زور سے بانی میں داری کہ بہت سا پانی اور چال کر جہاز میں آگرا۔ پھر وہ وہیل بہت تیزی کے ساتھ بانی میں غوطہ کھا گئی۔ جس چرخ پر چپکن کی دھڑی لپٹی ہوئی تھی وہ خود بخود اس زور سے گھومنے لگی کہ اس بینک ہگ لگ جانے کے خون سے اسے

پانچواں ڈالنا پڑا اب وہیل کی طاقت ملاحظہ فرمائیے کہ وہ اس رسی کی وجہ سے جو جہاز میں بندھی ہوئی ہے کس تیزی کے ساتھ جہاز کو اپنے پیچھے کھینچنے لگے جارہی ہے۔  
 نیچے رک گئے، مگر البیڑ اس ہر حالت میں وہیل کے پیچھے پیچھے چلنے پر مجبور تھا۔  
 ٹام ہارنر ہاتھ میں چیری لئے ہوئے تنظر کھڑا تھا کہ اگر پھلی سے جہاز کو کوئی نقصان  
 پہونچنے کا اندیشہ ہو تو وہ فوراً رسی کاٹ لے۔

آدھ گھنٹے تک البیڑ اس وہیل کے پیچھے پیچھے ۶ میل تک اس طرح پھرتا رہا اسکے  
 بعد پھلی کے قویٰ میں ضعف محسوس ہونے لگا۔ رابر نے اشارہ کیا، کناسے کے  
 نیچے گھومنے لگے اور البیڑ اس ۲۵ میٹر اونچا ہوا۔ عظیم الخفقت وہیل اپنی دم زدود  
 سے پانی پر راتی تھی، اور کبھی ٹپ ٹپ کر دریا میں تلاطم پیدا کر دیتی تھی۔ کیا بارگی  
 پھلی اوچھل اوچھل کر ایسا غوطہ لگایا کہ ٹام ہارنر بھی حیران رہ گیا کہ کیا کرے۔

آن واحد میں جہاز سمندر کی سطح تک جھک آیا۔ جہاں وہیل نے غوطہ کھایا  
 تھا وہاں بڑا بھنور پڑ گیا۔ موجیں اوچھل اوچھل کر البیڑ اس کی سطح پر گر رہی  
 تھیں۔ جہاز اور جہاز والے ایک عظیم الشان خطرہ سے دو چار تھے۔

لیکن نہرا شکر کہ ٹام ہارنر اس عرصہ میں رسی کاٹنے میں کامیاب ہو گیا اور خطرہ  
 جاتا رہا۔ البیڑ اس پھلی کی رسی سے رہائی پاتے ہی ایک م سطح سمندر سے اچھل کر  
 دو سو میٹر کی بلندی پر پہونچ گیا۔ رابر بہت ہستمال کے ساتھ اپنی موٹی جہاز  
 کو حالت اعتدال میں لے آیا تھا۔

چند منٹ کے بعد وہیل پھلی کی لاش البیڑ اس کے چپکن کی تکلیف سے کہ سطح  
 سمندر پر اوجھڑ آئی اور ہر طرف سے مردار خوار دریائی پرندے اس پر ٹوٹ پڑے

الطیر اس نے تھوڑی دیر تک یہ تماشا دیکھ کر اپنی راہ لی اور باد یہ سہجائی شروع کر دی  
دوسرے دن ۳۰ جون کو زمین دکھائی دی یہ خشکی جزیرہ نماے ایلاسکا کی تھی الطیر اس  
یہاں بھی نہ کو رہے بالا پھیلیوں کے خشکار کا تماشا دیکھتا ہوا چل دیا۔

دو ہزار کیلو میٹر کا فاصلہ جزائر الیوشن اور کچھکا کی چوٹی کے درمیان ہے شام تک  
طے ہو گیا۔ پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے اب تک بھل گئے کاموقع نہ پایا۔ خیال ہوتا ہے  
کہ شاید وہ اس سرزمین پر بھاگنا بھی مناسب نہیں جانتے۔

الطیر اس جزیرہ نماے کچھکا سے ایک جست میں گزر گیا۔ پٹر و پاؤ لووسک کی عمارتیں  
کلو شوکا آتش فشان پہاڑ یہ لوگ صرف ایک سینٹر دیکھ سکے۔ یکم جولائی ہوشمالی جان کی

۱۷ جزیرہ نماے ایلاسکا بڑا عظیم امریکہ کے گوشہ شمال و مغرب میں واقع ہے اسکو ساحل پر اسے  
ابتداء سے بزرگ جدائی کرتی ہے یہاں سردی کی شدت کی باعث تجارت بہت ہی کم ہو سکتی ہے۔  
یہاں کے لوگ ایوانس میں ساکن کچلی کو اور ساحل سے کچھ فاصلہ پر سوار دریا کی سمجھ دین کو  
پکڑتے ہیں اور ان کی تجارت سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔

علاوہ میں کچھ کو مالک متحدہ امریکہ نے روس سے خرید کر کے اپنے ملک میں شامل کر دیا اسکا دار السلطنت  
ٹسکے ہے (مترجم اردو) ۱۷ جزائر الیوشن بحر اسفک میں جزیرہ نماے ایلاسکا کے قریب چند چھوٹے  
جزیروں کا مجموعہ ہے جو مالک متحدہ امریکہ کے قبضہ میں (مترجم اردو)

۱۸ کچھکا مشرقی سائبریا میں ایک بڑا جزیرہ نما ہے۔ یہ پہاڑی ملک اور سلطنت روس کے قبضہ میں ہے  
اس کا سب سے بڑا شہر پٹر و پاؤ لووسک ہے (مترجم اردو)

۱۹ کچھکا - جاپان میں بڑے بڑے اور چھوٹے جزیروں کا مجموعہ یہ ایشیا کے مشرق میں ہے  
خاص خاص جزیرے - یزو - ہونڈو - شکوکو - کیوشو - اور خار موسا میں (مترجم اردو)

چڑیاں اور سنگھالین کے جزیرے نظر آنے کے بعد انبل لاپیروس میں پہنچے۔ جہاں  
جزائر کے درمیان واقع ہے اس انبل میں دریا سے آلود گراہو جلیں یا کاسک بڑا دریا ہے  
جب یہ مسافر انبل پر پہنچے تو انھیں بہت تاریک اور غلیظ بھاپ نظر آئی  
البرٹ اس اوچھا ہو کر اس بھاپ کی زد سے بچ گیا اب رابر اپنے مہمانوں کے سامنے  
آکھڑا ہوا۔ اور بے پروائی سے کہنے لگا!

دوستو! جب جہاز اور کشتیاں بخارات اور آندھی کو دیکھتے ہیں تو اپنے کو ایک  
عظیم الشان خطرہ میں سمجھ کر شیان بجانے ہوئے آہستہ آہستہ چلتے ہیں، تاکہ کسی  
دوسرے جہاز یا پہاڑ سے ٹکرائے جائیں مگر البرٹ اس کو آندھی کی کچھ پروا نہیں  
دم بھر میں آندھی کے اوپر جا کر بے پروائی کے ساتھ حسب معمول چل سکتا ہے۔  
رابر یہ کہہ کر ان کے سامنے سے چلتا ہوا۔ اور جو سگار وہ منہ میں دبائے تھا  
اسکے پیٹے میں مصروف ہو گیا۔

فیل ایوانس نے پروڈینٹ سے کہا:۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیرت انگیز البرٹ اس  
کسی چیز سے خوف و خطر نہیں رکھتا!

معلوم ہو گا کہ رکھتا ہے یا نہیں؟  
پروڈینٹ کی اس بات سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی غفی مگر خطرناک خیال  
اسکے دل میں جگہ کر پڑے ہوئے ہے۔

---

۱۱ جزیرہ سنگھالین بحر ہند میں سائیریا کے قریب اور جاپان کے اوپر واقع ہے جو جنگلی  
دیباچاں ہیں۔ جاپان نے سنگھالین کا نصف حصہ روس سے لے لیا (مترجم اردو)

۱۲ انبل لاپیروس جزیرہ سنگھالین اور جاپان کے درمیان واقع ہے (مترجم اردو)

اس روز تمام دن آندھی چلتی رہی۔ البتہ اس اس خیال سے کہ کہیں جاپان کے مشہور پہاڑ سے ٹکرا جائے بہت ہلکا ہو گیا۔ دوسرے دن جب آندھی فروغ ہوئی تو ایک خوبصورت شہر دکھائی دیا، جس کی عمارتیں چھوٹی چھوٹی روغنی لکڑی کی بہت دل کشی رکھتی تھیں۔ سڑکیں اور بازار صاف اور سیدھے تھے۔ باغ اور جنگل اور چاندیوں کے کھیت پوری طور پر نظر آتے تھے! فیملی ایرانس نے چونکہ اس کی حیثیت کبھی نہیں کی تھی اس وجہ سے وہ اس شہر کو نہ پہچان سکا۔  
اس عرصہ میں رابر نے سیاحوں کے قریب آکر کہا:-

دوستو! میں جانتا ہوں کہ آپ اس شہر کو نہیں پہچانتے۔ اس لئے میں بتاتا ہوں کہ اس کا نام یہ وہ ہے پروردے کوئی جواب دیا کہ وہ جب بخیر کے سامنے آتا تھا۔  
برحسب اس ہو جانا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اب بگڑا ہی چاہتا ہے۔

رابر نے پھر کہا: حقیقت میں شہر بدو کا منظر بہت خوشنما ہے لیکن تھوڑی دیر بعد آپ ملک چین کے دار السلطنت شہر پکن کا منظر دیکھنے کا تو اسے بھی بھول جائے گا۔  
سلطنت چین اب لویو کہتے ہیں جاپان کا دار السلطنت ہے۔ آئین بہت سی سرزمین سکانات اکثر بائبل کا قد کے بنے ہوئے ہیں اس قسم کے سکانات نے لڑکوں میں جان وال رکھا بہت کہ نقصان ہوتا ہے مگر آگ کثرت سے لگا کرتی ہے۔ یہاں پتیل اور روغنی چیزوں کا کام چھانتا ہے (شہر حم لود)  
میں کا دار السلطنت ہے اسے قدیم دار السلطنت ہونیکا آخر میں ہے شہر کے چاروں طرف فصیل پر جس میں نور دروازے بہت خوبصورت ہیں۔ یہ شہر دو حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک میں باجو تاتاریوں کے مکانات بادشاہی محل۔ کھربان وغیرہ ہیں۔ دوسرے حصہ میں چینی آباد ہیں۔  
چینیوں کے درمیان خانہ جنگیاں شروع ہوئیں ایک فرقہ نے منچوریا کے ایک تاتاری رئیس کو بلایا جو بغاوت فرو کر کے خود بادشاہ بن گیا۔ سلطان نے ان چو تاتاریوں کی حکومت چین میں رہی۔  
خوشنہ بدین چینیوں نے آخری باجو بادشاہ کو شکست دیا کہ وہ پوری حکومت قائم کر لی۔ دوسرے تاتاریوں

ایک گھنٹہ میں البطراس آبنائے کو ریاسے گزر گیا۔ اور جزیرہ نمائے کو ریاسے  
گذر کر بحیرہ زرد میں داخل ہوا۔

۷۔ جولائی کو چین کے پایۂ تخت پکین میں پہونچا۔ ہمارے دونوں سیاح کٹھرو  
سے ٹکے ہوئے باہر کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ حقیقت میں انھوں نے شہر کو دیکھا ہی  
پایا جیسا رابر نے بیان کیا تھا۔ اس بڑے شہر کو ایک دیوار نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جو  
ایک کو چین اور دوسرے کو مانچو کہتے ہیں۔ اسکے اطراف میں جو بارہ محلے ہیں وہ اور وسط  
شہر کے وسیع بازار۔ زرد و سبز رنگ کے بڑے بڑے مندر۔ امر کے مکان اور باغ۔ شہر  
کے زرد رنگ کے بڑے بڑے مندر اور باغ مصنوعی تالاب اور سبز و شاداب پہاڑ۔  
ایک ایک کر کے سب دیکھے۔ پنج شہر میں سرخ رنگ کا شاہی محل بھی نظر آیا جسے "شہر سرخ" کہتے ہیں  
اتنے میں البطراس رنگ برنگ کی ہزاروں تینگون کی جھڑ میں داخل ہوا۔  
جو ہوا میں اڑ رہی تھیں۔ چینیوں نے یہ تینگلیں مختلف شکلوں اور طرح طرح کے  
رنگوں کی بنائی تھیں اور چینی اوان کے بڑے شوقین ہیں۔ ان تینگون کی آواز سنو  
فضلے ہوا میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مختلف قسم کے باجے بچ رہے ہیں۔

رابر گویا ان آوازوں سے بہت خوش ہو رہا تھا کیونکہ وہ الگ الگ ہر تینگ کے

لہ کو ریاسے کا جزیرہ نمائے چین کی سلطنت میں شامل تھا اس لئے اس سے الگ ہو گیا اس لئے وہ سیاح  
بادشاہ سلطنت جاپان کا تخت ہے۔ یہ ملک بہت چھوٹی ہے جس میں سوا چاندی لوہا یا کوئلہ وغیرہ پائے جاتے  
ہیں۔ یہاں کوئٹہ پٹشائی پہاڑ بھی ہیں دار السلطنت سیدل ہے آبنائے کو ریاسے کا جزیرہ نمائے کو ریاسے  
جو انڈیا کے دھیان میں واقع ہے دس چار دو اعلیٰ بحیرہ زرد و جزیرہ نمائے کو ریاسے چین کے دھیان  
میں پھیلا ہوا ہے اس کے مشہور بندر گاہ پورٹ اور تھو اور کیاؤ چاؤ ہیں (دس چار دو)



پاس جا کر اس کی آواز سنتا تھا۔ لیکن چینی لوگ جو تنگنوں کی دوزخیں ہاتھ میں لئے ہوئے ڈھول، نقارے، اور تاشے بجا رہے تھے انھوں نے البتہ اس کو تنگنوں کے پاس رکھا تو اسے کوئی خوفناک پرندہ سمجھ کر دہشت کے مارے ایک دم ان میں سناٹا بھاگیا۔ سب نے خاموشی و ساکت ہو کر تنگنوں کی ڈوریں چھوڑ دیں اور بند دھول اور طینچوں کے غیر شروع کر دیے۔

بعض تنگیں فوراً اور بعض آہستہ آہستہ زمین پر گر پڑیں اور ٹھٹھکیں سمیٹ دھچپ آوازیں بھی بند ہو گئیں۔

اتنے میں تمام طائر کے بگل کی آواز فضا سے ہوا میں نہایت شدت کے ساتھ بلند ہوئی اور جہاز بہت تیزی کے ساتھ حدود پکن سے اُپر نکل گیا۔

البتہ اس ابھیان سے کدھر جائیگا ہو جانے میں کہ وہ برابر ہمیشہ جنوب و مشرق کی طرف چلتا رہا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاید ہندوستان کی طرف جانا چاہتا ہے۔

جہاز کے پکن سے چلنے کے، اگستہ بعد نعل ایوانس اور پرومپٹ نے نشن ہی کے اطراف میں ایک بڑی سی سڑ (دو بار) دیکھی اس کے بعد سرحد چین سے

سٹہ دیوار چین تقریباً چار ہزار فٹ بلندی میں سے تیس فٹ بلند اور چوڑی اتنی ہے کہ اسوار ایک نظر میں پہلو پہلو اسکے اوپر چل سکتے ہیں سو سوار کے حاملہ پر سب سے پہلے جان پہاڑ اور دریا آگئے ہیں ان پر چل باز نہ کر دیوار کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے سب سے سب سے دو سو چودہ برس قبل انگریزوں کے حملے کی روک کے لئے یہ دیوار بنائی گئی تھی (مترجم اردو)

گرد زرتشت کی طرٹ پٹے ۔

تبت کے ایک میدان میں جو نباتات سے بالکل خالی تھا ہر طرٹ برن سے ڈھکے ہوئے پہاڑ اور ٹیلے نظر آ رہے تھے بعض جے ہوئے برن کے مخروطی ستون ، اور آبشار جو جہی ہوئی برن سے ستون بن گئے تھے ، بعض جے ہوئے تالاب جن کے چاروں طرف سرسبز درخت تھے اور جو اس سرزمین کے مخصوص جنگل تھے ۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ یہ زمینوں پر ایک عالم سرا ۔ ایک شدید ترین سردی کا رفرما تھی ۔ اس وقت بارومیٹر ۵۰ میلومیٹر نچا ہو گیا تھا ۔ اور چارہزار میٹر بلندی کا نشان دہی رہا تھا ، باوجودیکہ گرمی کا موسم تھا لیکن حرارت درجہ صفر سے آگے نہیں بڑھتی تھی وہاں کی ہر درخت جہاز کی سرعت کے ساتھ بڑھ جانے کی وجہ سے ناقابل برداشت ہو گئی تھی ۔ اگرچہ سیاحوں نے گرم لباس پہن لیا تھا ۔ جو ابر کی طرف سے ان سب کے گردن میں فرسہ تھا ۔ پھر بھی انھیں اپنے گردن کے اندر چلا جانا ہی پسندیدہ و مناسب معلوم ہوا ۔

اگرچہ لائی کو پروڈینٹ اور فیل البرانس نے اپنے سامنے انتہائی افق پر ایک بلندی

تلہ تبت کی مغربی جنوبی سرحد پر ہالیہ کے پہاڑ کشمیر سے آسام تک پھیلے ہوئے ہیں ، شمال میں کیون لین اور الین تانگ کے پہاڑ اور خشرن میں چین کے پہاڑ واقع ہیں ۔ قزاقم کا سلسلہ کشمیر کے شمالی سرے پر چڑھ چکا ایک ایک حصہ ہے ۔ اس حدب کی زمین بہت پتھریلی ہے بعض برنستانی پہاڑ جو سند کے سطح سے ذیل اوچے ہیں اس حدب کی سطح سے صرف ٹیلے کی طرح معلوم ہوتی ہیں جھیلیں یہاں کثرت میں ہیں بعض کھاری اور بعض ٹھیک انداز کی پھیلے ہوئے پہاڑ بہت خوش نظر ہیں ۔ یہاں کے لوگوں کا مذہب دھرم ہے جو ہن کا گروڈلائی لاما یہاں کا حاکم ہے جو برہما چوپا کا تبت ہونٹوہ میں حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک فوج تبت میں گئی اور لاما کے ساتھ یہاں بچا کر براہ راست کسی قسم کا معاملہ غیر سلطنتوں سے نہ کیا جائے اور نہ ہرستان میں کیسے عام تجارت کی آزادی دیکھا ۔

حائل دیکھی۔ وہ لوگ اپنے کوہ کے آئینہ سے اس بلند دیوار کو بہت غور سے برابر دیکھتے رہے۔  
نیل اوانس نے کہا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ شاید کوہ ہمالیہ ہے۔

دوسرے دن ۱۱ جولائی کو جہاز ریاست نیپال کے اوپر اس بلند پہاڑ کے سامنے جا  
پہونچا جہاں زمین کی عجیب غریب سکلیں بن گئی ہیں۔ دوسو سے زیادہ پہاڑوں کی چوٹیاں  
دکھائی دے رہی تھیں۔ ان میں سے سترہ چوٹیوں کی بلندی جن کی پیمائش ہو چکی ہو۔  
۱۱۵ ہزار قدم ہے اس وقت البر اس کے سامنے اور سٹ پہاڑ کی چوٹی ہے۔ ۲۰۰ میٹر بلندی ہے۔  
اس سے پہلے کوہ دھولا گری کی چوٹی دکھائی دے رہی تھی جو ۲۰۰ میٹر بلندی ہے اور اس کے  
پہلے کوہ پنجن چنگا کی چوٹی نظر آئی تھی جس کی بلندی ۲۰۰ میٹر ہے مسلسل اور عظیم الشان  
پہاڑوں کا سلسلہ ریڑھ کی ہڈیوں کے مشابہ ایشیا میں واقع ہے جو ایشیا کو دو وسیع اور  
متضبی حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ اس کے مشرقی جانب چین اور وسطی ایشیا ہے اور مغرب  
کی طرف ہندوستان ہے۔

۱۱۵ ریاست نیپال ہندوستان کے شمال میں اور تبت کے جنوب میں واقع ہے۔ بالکل پہاڑی ملک ہے جہاں کا  
راجہ گورنٹ برطانیہ کے زیر حمایت ہے اس ریاست کا دارالسلطنت کاٹھمانڈو ہے جہاں ایک انگریزی رینٹ  
بھی رہتا ہے مترجم اردو ۱۱۵ اور سٹ ہمالیہ پہاڑ کی جگہ اونچی چوٹی ہے مصنف نے اس کی پیمائش ۲۰۰  
میٹر تحریر کی ہے جو تقریباً ۲۸۸۰ فٹ ہوتے ہیں لیکن اس کی صحیح پیمائش ۲۹۵۲ فٹ ہے (مترجم اردو)  
۱۱۵ دھولا گری ہمالیہ پہاڑ کی چوٹی ہے اس کی بلندی مصنف نے ۲۰۰ میٹر بیان کی ہے جو تقریباً ۳۶۶۹  
فٹ ہوتے ہیں مگر صحیح بلندی ۲۶۸۲۸ فٹ ہے (مترجم اردو)

۱۱۵ کچن چنگا کی بلندی مصنف نے ۵۰ میٹر لکھی ہے جو ۲۰۰۸ فٹ ہوتی ہے لیکن صحیح پیمائش ۲۸۱۵  
فٹ ہے۔ اور سٹ کے مشرق کی طرف پنجن چنگا اور مغرب کی طرف دھولا گری واقع ہیں (مترجم اردو)

البرٹ اس ان چوٹیوں سے بلند ہو کر گزرنے کی فکر میں نہ تھا۔ بیشک پہاڑوں کے اس سلسلہ میں بہت سے راستے اور دے بھی موجود ہیں جنہیں راہزنے دیکھا ہو اور وہ خوب جانتا ہو، شاید اسوقت وہ انہیں غلطی و خطرناک راستوں اور درون سرگز زنا چاہتا ہو واقعی راہزنے ایسا ہی کیا اور نادارہ روزگار ہوائی جہاز اسی نیز رقاری کے ساتھ درہ ایسی گاس میں داخل ہوا۔

جہاز والوں نے رات بہت پریشانی اور کلیف میں بسر کی۔ ہوا کی کسانس گھونٹے دیتی تھی۔ سردی کی شدت سے تمام بدن کانپ رہے تھے۔ راہ بہت گرم اور موٹے کپڑے پہنے ہوئے کشتی کے سرے پر اپنی کپتانی کی جگہ پر کھڑا ہوا بہت مہارت کے ساتھ جہاز چلانے کے متعلق احکام دے رہا تھا۔ ٹام مار نہ بہت ہوشیاری اور قابلیت کے ساتھ جہاز کے سکان کا انتظام کر رہا تھا۔ ڈرائیور ایک منٹ کے لئے بھی غافل نہ تھا۔ کچھ اپنی غیر معمولی تیزی کے ساتھ گھوم رہے تھے۔ اور ان سے عجیب غریب آوازیں پیدا ہوتی تھیں بار میٹر دوسو نوے سیلی نیچے اور آریا تھا جس سے سات ہزار میٹر کی بلندی پر ہونیکا پتہ چلتا تھا۔

لیکن کوہستان کا منظر بہت بھی نکل در دہشت ناک تھا۔ ہر طرف پہاڑوں کی سفید سفید چوٹیاں منور تھیں۔ ستون نما برت کی شکلیں دس دس ہزار قدم طولانی ہر ہر طرف نظر آتی تھیں۔ اس پہاڑی سلسلہ کے دامن میں بہت گھنے اور تیرہ ڈمار جنگل دکھائی دے رہے تھے۔

رات گزر گئی اور البرٹ اس نے نیچے اترا شروع کیا۔ دو مین گھنٹہ کے عرصہ میں درے کے دہانے سے باہر نکل آیا جسکی بلندی کے انتہائی مرکز پر وہ قطع مسافت کر رہا تھا

جس وقت وہ درے کے دہانے سے باہر نکلا ہے تو سیاحوں کو ایک بہت وسیع وادی جلوہ نما نظر آئی۔ راہرنے مسافروں کے پاس آکر مہذب انداز و آواز سے کہا:-  
دوستو! یہ ہے ہندوستان!

## دسواں باب

( خدمت گار فریکولن کمان دریا میں کئی ایک غوطے کھاتا ہے )  
انجینئر رابر کا یہ قصد نہ تھا کہ اپنا جہاز ہندوستان کے بہتر مقامات پر گھمائے  
نہیں بلکہ اس کا قصد واحد صرف یہ تھا کہ اپنی اڑانے والی مشین کا یہی طوطا پرکھیں  
ہونا اسکے انکار کرنے والوں پر ثابت کرے اور یہ کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے پہاڑ ہمالیہ  
کے خوفناک درون سے کس مہارت اور کس خوبی کیساتھ گزرتا ہے کیا البیڑ اس  
نے یہاں کوئی نقصان نہیں اٹھایا؟ یہ آخرین معلوم ہوگا!  
پروڈینٹ اور فیل ایوانس جس معجز نما آلہ پرواز پر سوار تھے اگرچہ اس کی  
کمال صناعتی اور فوق العادت مہارت کے دل سے معترف و ثنا خواں ہی نہ تھے  
بلکہ حیران اور متعجب تھے، لیکن دشمنی کی وجہ سے اس کی تعریف میں برائے نام ذرا بھی حصہ  
نہیں لیتے تھے بلکہ اپنا وقت بھاگ جانکی فکر و نین صرف کیا کرتے تھے۔  
کوہ ہمالیہ کے دامن میں ترالی نام ایک بڑا چمن زار ہے جو پتھر وغیرہ سے ہمیشہ  
بھرا ہوتا ہے اور اپنے اطراف کے باشندوں میں تپ و لرزہ بھیلادیتا ہو۔ لیکن  
اطمینان رکھیے کہ البیڑ اس کے سواروں کو اس راہ میں بھی کوئی نقصان نہیں  
پہنچ سکتا۔ البیڑ اس بہت لمبی ساسکے اوپر سے گزر کر اس وادی میں داخل ہوا

جو ترکستان اور چین کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔

۱۲ جولائی کو صبح کیوقت کشمیر کی لطیف و پرفضا وادی البطراس کے سامنے جلوہ طراز تھی۔ ہمالیہ کے چھوٹے بڑے سلسلوں کے بیچ میں کشمیر کی یہ وادی حقیقت بہت پر لطافت و دلکشا ہے۔ اس بے نظیر وادی کشمیر میں مذکورہ بالا پہاڑوں کی شاخیں مسلسل پھیلتی چلی گئی ہیں، اور اس پرفضا وادی کو نہایت خوشنما آبشار اور ہمد دلکشا نہر میں چاروں طرف سے اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہیں۔

صبح کیوقت جہاز کشمیر کے مشہور شہر سری نگر پر پہنچا جو ڈل نامی جھیل کے دہانوں ساحلوں پر آباد ہے۔ خوش منظر گائون، لکڑی کے بنے ہوئے نقش و نگار کے مکانات، پید کے درختوں کے سایہ میں لطافت پیدا کر رہے تھے جھیل کے ساحل جو درختوں اور پتوں سے ڈھکے ہوئے بہت ہی نظر فریب تھے۔

نیل الیوانس نے کہا:- اگر ہم یورپ میں ہوتے تو کہتے کہ شہر ویڈنگ میں ہیں۔ برڈوینٹ:- آہ! اگر ہم یورپ میں ہوتے تو بہت آسانی سے امریکہ کا راستہ پالیتے البطراس اس شہر پر زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور اس دریا کو جو ڈل میں گرتا ہے نیچے چھوڑنا ہوا آگے بڑھنا چلا گیا۔ آخر ایک غیر آباد مقام پر پہنچ کر دریا کی سطح سے کوئی ۱۰ میٹر کی بلندی پر ٹھہرا۔ اور اپنے رب کے نل دریا میں ڈال کر انکی طاقت سے جہاز کے حوض بھرنے لگا۔

۱۳ کشمیر ہندوستان کے شمال مغربی گوشہ میں ایک پہاڑی ریاست ہے جو لحاظ قیہ ہندوستان میں سب سے بڑی ہے لیکن مردم شماری اور معمول کے لحاظ سے کم ہے۔ یہ اپنی پرفضا وادیوں اور خوشنما مناظر کی بدولت خاص طور پر مشہور ہے خصوصاً جھیل ڈل اور شالامار باغ قابل دید ہیں جنکی تعریف میں کہا گیا اگر فردوس بر روی زمین است، زمین مست و زمین مست و زمین مست (مترجم اردو)

جہزت جہاز بانی لینے میں مشغول تھا تو فیل الیوانس اور پیرڈونٹ نے ایک مفہ خیر نظر سے ایک دوسرے کو دیکھا کہ دریا کی سطح سے دس میٹر اوپر چین رسا حل بھی قریب ہی، خصوصاً ایسی حالت میں کہ تیرنا بھی خوب جانتے ہیں بس ایک ہی جست میں رابر کی قید سے رہائی پانا یقینی ہے۔ پھر توقف کیوں ہے۔

آن واحد میں دو دن رفیق کٹہرہ کے کنارے پہنچ گئے اور تھوڑا سا چھپے ہوئے ہٹ کر زور سے اوجھلے، لیکن انوس ابھی پانوں اور کھٹے بھی نہ پاس تھے کہ کئی طاقتور ہاتھوں نے انھیں شکنجہ کی طرح مضبوط پکڑ لیا۔

معلوم ہوا کہ یہ ایسے سیلج ہر وقت نگرانی اور نظر بندی میں رکھے جاتے تھے۔ پیرڈونٹ اور فیل الیوانس نے جب قدر بھی ہو سکا لات گھوسنوں، اور ہاتھ پانوں سے مقابلہ کیا لیکن بیکار۔ کیونکہ البیر اس کی جماعت کے لوگ بہت طاقتور اور توندی تھے جن کے ہاتھ سے رہائی محال تھی۔

انجینر رابر نے مسخرانہ آواز میں سکر اتے ہوئے کہا۔

دوستو! آپ ایسے عقلمند آدمیوں کو البیر اس جیسے جہاز سے، اور بچھ ایسے خاکسار و عاجز کے جنگل سے۔ جسے آپ ہی نے فتح من۔ رابر کا خطاب دیا ہے بھاگ جانے کی ٹھان لینا ذیبا نہیں!

پیرڈونٹ نے بیہودہ بکنا شروع کیا، اور غصہ و جوش کے الفاظ ظاہر کئے لیکن فیل الیوانس اسے ایک طرف کھینچ کر دھپا کر نیکی کوشش کرتے لگا۔ البیر اس حسب ضرورت بانی لینے اور اپنے تلون کو اٹھانے کے بعد سیدھا مغرب کی طرف راہ پیا ہوا۔

آج اوسط درجہ کی سرعت رفتار سے ملک کابل کی خرمین پر گزرا اور تھمڈی دیر بعد

سب نے شہر کا بل غلو دیکھا۔ داوی چار وہی اور ہر کی سرسبز و شاداب کوستان بہت کچھ نظر فریبی و دلربائی کا سامان رکھتا تھا !

عصر کے وقت البیڑ اس نے مشہور شہر ہرات سے گزر کر زمین خیزہ اور ترکمان کو بہت تیزی کے ساتھ ملے کیا۔ جہاں طوفان اور بگولوں کی وجہ سے ریت ایک بے خیالی دنیا معلوم ہوتی تھی۔ اسوقت جو طولانی راستہ البیڑ اس نے اختیار کیا ہوا زمین کوئی ایسے بلند پہاڑ نہ تھے جن سے ٹکرا جانے کا خوف ہوتا صرف دماوند کے پہاڑوں کا۔ یہ کابل ہندوستان کے شمال و مغرب میں ایک ملک ہے جسے افغانستان بھی کہتے ہیں۔ اسکی سمت مالک منجھڑا آگرہ و اردو سے دو چند ہے لیکن یہ ملک پہاڑی ہے خشک اور بے درخت پہاڑوں کے سلسلہ۔ بسا اوقات اسے اونچی اونچی وادیاں اکثر واقع ہیں اسکے خاص طور پر تین حصے ہیں افغانستان کا وستان۔ افغانی ترکستان، اس تمام ملک کے فرائز و کوئٹہ کہتے ہیں۔ جن سے برطانیہ سے دوستانہ تعلقات ہیں لیکن ملائیم اکثر فرتے آتے اور ان کے قبیلہ کے سردار انگ میں امیر کو صرف محصول ادا کر دیتے ہیں (مترجم اردو)۔ ہرات ملک افغانستان کے ایک صوبہ کا صدر مقام ہے۔ ہرات کا صوبہ بہت بڑا ہے فاضلین پھر ارا اور ہندوستان کا پہلا چٹا ملک ہے۔ بصورتی طرح بیان کے بازا بھی بچے ہوئے ہیں اور یہاں کے صوبے اس ملک کے تمام حصوں سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں (مترجم اردو)۔

۱۔ خیزہ بھی مثل بخارا کے روس کا مکت ہے یہ دونوں روسی ترکستان کو حصہ میں شہر خیزہ خان خیزہ کا دارالسلطنت ہے۔ یہ افغانستان بہت ہی خوبصورت اور سرسبز و شاداب ہے درخت اس کثرت سے ہیں کہ کھانا ان میں بھیجے ہوئے ہیں۔ یہاں کے سرے بہت شیریں اور بڑے بڑے ہوتے ہیں (مترجم اردو)۔  
۲۔ ترکمان زیادہ تر اراؤں کی سرحد پر آباد ہیں یہ لوگ اپنے اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرتے ہیں اونٹنی گھوڑے بہت اچھے اور یہ لوگ بہت دیر اور جری ہوتے ہیں اکثر خزانہ پریشانی ہیں (مترجم اردو)۔  
۳۔ کوہ البرز کا سلسلہ ایران میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی سب سے اونچی اور بلند آتش فشاں چوٹی دماوند ہے۔ یہ ہزاروں برس سے بند ہے مگر اس میں سے کبھی کبھی دھواں نکلتا ہے۔ اسکے بعض مقام پر آدھی چند منٹ سے زیادہ نہیں بیٹھ سکتا اس کا دہانہ برف سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس کے کنارے گندھک ملتی ہے (مترجم اردو)۔



سلسلہ دس ہزار میٹر بلند ہے اور کوہ البرز ہے جس کے دامن میں شہر طبرستان واقع ہے۔ انھیں گیارہ ہزار میٹر کی بلندی سے شام کے وقت ابڑاس نے بجلی کی طرح طے کر لیا۔

دوسرے دن ابڑاس بحرِ خضر کی سطح کے قریب جا پہنچا جو بحرِ محیط کی سطح سے تین سو قدم بلند ہے۔ ظہر کے وقت جہاز بحرِ خضر سے سو میٹر کی بلندی پر بادِ سپائی کرنے لگا۔ ابڑاس سمندر کے وسط میں چل رہا تھا اور کسی طرف ساحل بھی نہ دکھائی دیتا تھا اسے اپنی رفتار میں بھی کمی کر دی تھی۔ آج صبح کی وقت تمام طائر زرد و فریخ طمانچہ خاندان اہم گفتگو کر رہے تھے تمام طائر نے کہا:-

ہاں کوئی ۸۰ گھنٹہ تک ہم بحرِ خضر پر چلیں گے۔

اگر یہ ہو تو کیا ہم بھلیوں کا شکار بھی کھیل سکیں گے؟

بیشک بیشک، اور اسی وجہ سے کپتان نے جہاز کی رفتار بھی بہت گھٹا دی ہے۔

تمام طائر زکا یہ جواب فیل ایوانس نے بھی سنا جو قریب ہی کھڑا تھا۔

فریکولن بھی فیل ایوانس کے پاس ہی تھا اور بہت عاجزی و زاری کے ساتھ فیل ایوانس سے کہہ رہا تھا کہ دعا سکے آقا اور جہاز کے مالک سے کہدے کہ اسے خشکی پر چھوڑ دیں۔

لہ طبران سلطنت ایران کا دارالسلطنت کوہ البرز کے دامن میں واقع ہے اس کے سامنے داؤد کی چوٹی کا منظر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ یہ تجارت کی سڑکیں ہر دوسرے درجہ اور،

لہ بحیرہ خضر کا سپین سی مغربی ترکستان میں واقع ہے کسی ایسے وسیع بحیرے کا جزو ہے جو قدیم زمانہ میں بحیرہ سود کو بحرِ خند شمال سے ملاتا تھا۔ اب بحیرہ خضر روز بروز خشک ہوتا جاتا ہے اور اسے دریائے واکا دلدل کر اسطرح بھر رہا ہے جس طرح دریائے ڈون بحیرہ انات کو پر کر رہا ہے جو آنا کسی زمانہ میں بحیرہ خضر کو بحیرہ سود ملاتی تھی اب اس کی جگہ نیچ کی وادی پر چٹانیں بیچ کٹے ہیں بحیرہ خضر کی گہرائی کم اور حد زیادہ کماری ہے دوسرے درجہ اور،

فیل ایوانس نے فرکولن کو کچھ جواب دیے بغیر پروڈینٹ کے پاس جا کر بہت احتیاط کے ساتھ جسے کوئی دوسرا نہ سن سکے ٹائم مارنر کی گفتگو اس سے بیان کی۔  
 پروڈینٹ نے کہا: کیا فائدہ! ہمارا کمینہ دشمن ہر وقت ہماری نگرانی رکھتا ہے۔  
 اور جب تک خود اسکا جی نہ چاہے ہمیں نہ چھوڑے گا۔

بیشک یہی بات ہے۔

جب یہ بات ہو تو ہمیں بھی ہر طرح ہاتھ پاؤں مار کر الیٹراس سے راہی کی کوشش کرنا چاہیے۔  
 لیکن الیٹراس بھی بہت مکمل چیز ہے، افوہ!  
 جو کچھ بھی ہو! لیکن میں آنا ضرور جانتا ہوں کہ وہ ایک کمینہ آدمی کا مال ہے جسے ہمیں ہمارے جائز حقوق آزادی سے محروم کر رکھا ہے۔ خصوصاً یہ ملعون جہاز ہمارے ساتھیوں کے خیالات اور مسلک میں ایک ہییب بلا ہے۔ لہذا ہمیں بھی کوشش کرنا چاہیے کہ اس آفت پر داز جہاز کو تباہ و برباد کریں، اور اسکا وجود دنیا سے ہمیشہ کیلئے مٹا دیں۔  
 پہلے ہمیں بھاگنے کی فکر کرنا چاہیے پھر اسکے تباہ کرنے کی تدبیر سوچیں گے۔  
 اچھا تو ہم ہمیشہ جاتے رہیں اور جب موقع ملے اس سے فائدہ اٹھائیں۔  
 لیکن ہم بھاگ کیونکر سکتے ہیں۔

شیے! کبھی کبھی الیٹراس نے زمین سے صرف چند سو قدم فاصلے پر ہوتا ہے۔ جہاز میں رسیاں بھی بہت ہیں، اگر ہم ایک بار ہمت کرنا چاہیں تو راہی پا سکتے ہیں۔  
 اگر کوئی اور صورت نہ نکلی تو ہمیں اس میں بھی کوئی تکلف نہ ہوگا۔

دوسرے یہ کہ ساتوں کو سکاندار کے سوا اور کوئی محافظ جہاز میں نہیں ہوتا۔  
 رسیاں کشتی کے ایک سرے پر موجود ہیں تو کوئی دیکھنے نہ پائے گا اور ہم اپنا کام کر جائیں گے۔

بہت خوب، بہت خوب! میں نہایت مسرت اور شکرگزاری کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ آپ کی طبیعت میں بہت کچھ قابل تعریف اطمینان پیدا ہو گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اپنا کام کھانے کے لئے سکون و اطمینان بہت مفید ہے۔ لیکن ہر وقت ہم بحرِ خضر پر ہیں۔ اشیائیں بھی نظر آ رہی ہیں۔ البتہ اس پھلیوں کا شکار کرنے کے لئے اوتریگا۔ کیا ہم اس موقع سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

نہیں۔ نہیں اٹھا سکتے! کیونکہ یہ لوگ ہمیشہ ہمیں نگرانی میں رکھتے ہیں۔ یہ بات ہی۔ تو پھر یہ کیونکر کہ رات کو چارسی نگرانی نہ کرتے ہونگے۔

جناب، جب کچھ بھی ہو میں نے تو یہ ٹھان لیا ہے کہ اس البتہ اس کے مالک ہی کا خاتمہ کر دوں۔ پس!

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ دونوں دوست خصوصاً انکل پر ڈونٹ ہسقد رنگ آگئے ہیں کہ البتہ اس کو تباہ کرنے کے لئے اپنی جان کی بھی قربانی نہیں کرتے اور اسکے ساتھ ہی خود بھی مٹ جانا پسند کرتے ہیں۔

آج ایک اور واقعہ ظہور میں آیا، جو برابر اور دونوں سیاہی میں مزید ننگواری پیدا ہو جانیکا سبب بن گیا۔ اسکا باعث فریکولن تھا۔

فریکولن نے جب دیکھا کہ وہ ایک عبق اور بے تھاہ سمندر کے اوپر اوڑھ رہا ہے تو اس پر اسقدر خوں و دہشت غالب ہوئی کہ اس نے رونا، چیخنا، اور چلانا۔ شروع کیا اور بار بار کہنے لگا:

میں نہیں ٹھہر دنگا! میں نہیں ٹھہر دنگا۔ مجھے باہر نکالو! خدا سے ڈرو۔ مجھے! ہر نکالو۔ مجھے خدا نے پرندوں کی طرح اڑنے کیلئے پیدا نہیں کیا ہے۔ لشکر

مجھے خشکی پر پہونچا دو خشکی پر پہونچا دو! میں کہتا ہوں نکالو! مجھے نکالو! .....  
 ہر ڈومینٹ نے فریکولن کو تشفی دینے کی پردا بھی نہ کی بلکہ اپنے خدمت گار کو  
 اور زیادہ جلانے، واویلا مچانے پر ابھارا یہاں تک نوبت پہونچی کہ برابر کو ضبط کی  
 تاب نہ رہی۔

الطیر اس اسوت پانچ چھ سو میٹر اونچا تھا، جہاز کے لوگ مچھلیوں کے سکاڑھین  
 مشغول تھے اور فریکولن کی چیخ بکار، غل اور شور انکے خیالات کو براگندہ کر کے لگا  
 تو رابرٹ نے حکم دیا کہ فریکولن کو ٹھہری میں بند کر دیا جائے مگر فریکولن کو ٹھہری میں بھیجیں  
 نہ بیٹھا بلکہ دیوار دن کو گھونسوں۔ مکوں سے پٹنے اور پیچنے جلانے لگا۔

سمندر کی سطح کشیتوں اور جہازوں سے خالی تھی۔ کیونکہ مچھلیوں کی کشتیاں جو وہاں تھیں  
 وہ الطیر اس کو دیکھتے ہی ڈر کے مارے بھاگ گئی تھیں۔ اتنے میں ڈام مارنے نے ایک بڑی  
 بھلی بوجھ میں بھلی کے قسم سے تھک رہی یہ بھلی تقریباً چار قدم لمبی تھی جسکے انڈوں کی  
 چٹنی بہت عمدہ بنتی ہو۔ اس لئے ہوائی جہاز کے آدمی بہت خوش ہوئے۔

لیکن اصلی خوشی اسوت حاصل ہوتی تھی جب آل سمندر سے کانٹے تھکے کیڑے مکہ جالوں میں  
 سیکو دن قسم کی سیکو دن مچھلیاں ہوتی تھیں اور الطیر اس لئے جوش مسرت اور خوشی  
 مارے تالیاں بجاتے تھے۔

جہاز اپنا جال سمندر میں ڈال کر خرید میل چلنے کے بعد کال لیتا تھا اور ہر لمبے سیکو دن  
 مچھلیاں شکار ہوتی تھیں چنانچہ گھنٹہ بھر میں ضرورت سے زیادہ مچھلیاں لٹھا گئے  
 اور جہاز اب شمال کی طرف روانہ ہوا۔

جب تک مچھلیوں کا شکار ہوتا رہا فریکولن نے بھی چین نہ ایا وہ براہر شور مچاتا۔

کمرہ کی دیواروں کو گھونسنوں سے زور زور سے پٹتارہا۔

رابر غصہ میں آکر کہنے لگا۔ انوہ!! یہ ملعون چپ نہیں رہتا!

فیل ایوانس۔ میرے خیال میں اس بجا پرے کو شکایت کا حق ہے۔

رابر تو کیا مجھے یہ حق نہیں کہ میں اسے چپ کر دوں؟ کیونکہ میرے سر میں دزد

ہونے لگا۔ میرے کان بھی زیادہ بگ بگ نہیں سننا چاہتے!

یہ کہہ کر اس نے مام ٹارنر کو اشارہ کیا، مام ٹارنر رابر کا مطلب سمجھ گیا۔ فریکوین کو

کمرہ سے باہر نکالا اور دو آدمی ایک بہت بڑی ٹوکر سی اٹھا لائے، فریکوین کو اسمین

ڈاکٹر ٹوکر سی مضبوط رسی سے باز بندھ دیا۔ بیچارہ فریکوین اس دوران میں آنا چنچا چلایا

کہ پرنسپل کا بھی دل دکھ گیا ہوگا، اب ڈلیا جلاز سے باہر ٹسکا دی گئی اور فریکوین جلاز

سے کئی سو قدم نیچے ہلکتا رہا۔ رابر نے کہا:۔

اب تیرا جہد رچی چاہے غل بجھا!

یہ دیکھا۔ پروڈیٹ بہت زور سے جھپٹ کر رابر کی طرف بڑھا۔ رابر بھی اوسکی

طرف پلکا۔ سامنے آکر دونوں ایک دوسرے کو بہت غصہ کی نظر سے گھور گھور کر

دیکھنے لگے۔ پروڈیٹ نے کہا۔

یہ کیا بے ایمانی ہے! یہ کیا کمینہ بن ہے!

کیا آپ رنج کتے ہیں؟

ابنی طاقت اور قوت کو بجا صحت کر کے آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ آپ کے

ساتھ بھی دوسری طرح کا برتاؤ کر دیں!

کیجئے!

یہ سمجھ لیجئے کہ بدلہ لوں گا! جناب انجیر صاحب!

یعنی جناب صدر صاحب!

آپ سے بھی، اور آپ کے ساتھیوں سے بھی!

کھڑے کیوں ہیں! لیجئے نہ!

خاطر جمع رکھئے! ایسا انتقام لوں گا کہ آپ بھی خیران رہ جائیگا۔

بس بس! بہت نہ کہئے ورنہ رسی بھی بہت ہو اور ڈلیا بھی! اب کو بھی اپنے ملازم

کے پاس پہنچا دوں گا!

پروڈینٹ چپ ہو گیا مگر خون سے نہیں بلکہ سید غصہ سے فیل ایوانس بر دی

کوشش سے پروڈینٹ کو اسکے کمرہ میں لاسکا!

ایک گھنٹہ گزر رہا ہو گا کہ ہوا کی حالت میں بہت کچھ تغیر ہو گیا ہو اکثرک ہوا میں

اس قدر بڑھ گئی ہے کہ حد و حساب سے باہر ایئر اس کے آلات سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ

سخت طوفان آیا ہوا ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد بہت سخت آندھی کا طوفان آیا کر کتنی بوٹی جلیان اور گر جے

ہوئے بادل آ پہنچے! پانی ہوائے بڑی شدت سے فضا سے عالم میں اپنا سکہ چلا دیا۔

اس دوران میں جبکہ ایئر اس سطح سمندر سے ایک ہزار میٹر بلند تھا، ناگمان ایک

جلی فرکولن کی ٹوکر کی قریب ہی ٹوک کر سطح سمندر پر گری اور سمندر کے پانی میں

سمت پھل ڈال دی۔ مومین فرکولن کی ٹوکر تک پہنچنے لگیں۔

قارئین کرام اندازہ کریں کہ اسوقت فرکولن کے خون و دہشت کا کیا عالم ہو!

کسی کو بچا رہ فرکولن کی فکر نہ تھی سب ایئر اس کی مشینوں میں لگے ہوئے تھے اور طوفانی حصہ

نکلنے کے لئے کبھی اسے اوپر کبھی نیچے۔ کبھی دائیں کبھی بائیں چلاتے تھے۔ اسوقت فیل ایوانس نے باہر آ کر جاکہ فریکوئن کو جہاز پر لے آئے لے رہے درخواست کرے، لیکن اس نے دیکھا کہ لوگ اسے اوپر کھینچنے میں خود ہی مشغول ہیں۔ چند سیکنڈ کے بعد فریکوئن اوپر آ گیا لیکن وہ سر سے پاؤں تک تر ہو گیا تھا اور خوف و دہشت کے مارے سکتے دالے کی سی حالت ہو گئی تھی۔ وہ بہت تیزی کیساتھ باؤ چنچا۔ کے برابر دالے کو زمین گھس کر ایسا چپ بیٹھا کہ سانس بھی۔ مٹا تھا۔ اس عرصہ میں بجلی کی چمک میں اتنی روشنی بڑھ گئی کہ سمندر کی سطح بادلوں کے گھٹا توپ اندھیرے میں آئینہ کی طرح چمکنے لگی۔ دفعتاً عمودی بکھرنے کے چکر میں آہستہ آہستہ رابر نے ڈرائور سے مخاطب ہو کر کہا:۔

بڑھاؤ! بڑھاؤ! قبل اسکے کہ طوفان تیز ہو جائے اور چلا جا۔ چاہئے۔

لیکن یہ ممکن نہیں!

کیون!

اسلئے کہ برقی طاقت میں تنور آ گیا ہے۔

دراصل یہی بات تھی! کیونکہ جسطرح طوفان اور آندھی کے دقت تار گھردلی برقی طاقت میں خرابی آ جاتی ہے اسی طرح اسوقت الیٹراس کی مشین میں بھی تنور پیدا ہو گیا تھا۔ گونا گھردن میں یہ حادثہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا لیکن الیٹراس کیلئے یہی حد نہایت خطرہ کا باعث ہو کہ کہیں زمین پر گرنے پڑے!

رابر نے چلا کر کہا:۔ چھوڑو جہاز کو نیچے اترنے دو تاکہ طوفان کے دائرہ سے بچ جائے خود انجینئر کنپان کی جگہ پر آ گیا اور سب لوگ پڑے خوش سے کام کرنے لگے۔

الطیر اس اگر پہ کئی سو قدم نیچے اتر آیا تھا مگر اب بھی کھلی دالے بادلوں ہی میں تھا۔  
 پنکھے اور زیادہ تر بھاری ہو رہے تھے۔ ہر خطہ خطرناک طہر پر گرنے کا اندیشہ نمودار ہو رہا تھا۔ یہاں تک کہ چند ہی منٹ میں جہاز کے سطح سمندر سے ٹک جائیکا یقین ہو گیا  
 اگر جہاز ایک بار بھی سمندر میں غوطہ کھا جائے تو پھر کسی طاقت سے اسکی رہائی ناممکن!  
 اس عرصہ میں کھلی کی روشنی الٹیر اس کے داہنے جانب نکل گئی، الٹیر اس بجاس ساٹھ  
 قدم ابھی سطح سمندر سے اونچا تھا۔ اگر چند سکنڈ اور نیچا ہوتا رہتا تو بالکل ہاتھ سے نکل گیا تھا  
 اسلئے رابر نے طوفان کے جنوب جانب گزرنے سے فائدہ اٹھا کر اپنے مشینوں کی  
 برقی طاقت کو طوفان سے بچا لیا۔ اسی وقت تکھون میں اپنا پہلا سا طاقت دوزور  
 پیدا ہو گیا۔ جہاز گرنے کے خطرے سے بھل گیا اور آہستہ آہستہ اوپر اٹھ کر فضا سے  
 میں بلند ہو کر چلنے لگا۔

دوسرے روز جولا کی کی، اتر ایچ کڈ الٹیر اس بحر خضہ کے شمالی حدود سے نکل گیا۔

## گیارھواں باب

(پرڈوینٹ کا تھر و فضب کمان رنٹہ رنٹہ حد سے بڑھ جاتا ہے!)

رابر نے بحر خضہ کی سیر کے بعد یورپ کی راہ لی اور سیدھا شمال کی طرف روانہ ہوا لیکن  
 کس قدر تیز! فوق العادہ حیرت ناگ تیزی سے! ایسی تیزی جس نے پرڈوینٹ  
 اور فیل ایوانس کے بھاگ جانے کی تدبیریں پر پانی پھیر دیا! شاید رابر بھی یورپ  
 میں انکے بھاگ جانے کے خیال سے واقف ہو گیا تھا، اسی لئے اسنے یورپ میں اپنا  
 جہاز اتنی تیزی کے ساتھ چلا شروع کیا۔



چل دیور سے جب سے ہمارے سیاح البڑ اس میں سفر کر رہے ہیں ہوا بھی ہمیشہ موافق چلتی رہتی تھی۔ یعنی جد ہر جہاز چلتا تھا اور ہڑی ہوا کا رخ ہوتا تھا لیکن ایک ایسا لگی ہوا کا رخ بدل گیا اور اس قدر تیز چلنے لگی کہ ہوائی جہاز کی سطح پر کھڑا ہونا دشوار ہو گیا جیسا اس سبب سے کہ البڑ اس کی تیزی نے بھی اوس میں بل کر ٹھہرنا تو کیا سانس لینا بھی مشکل کر دیا تھا۔ پروڈنیٹ اور فیل ایوانس جو جہاز کی سطح پر اس سرعت سے بے خبر تھے۔ دفعتاً اس قدر تیز ہوا سے دوچار ہو گئے کہ اگر وہ لوگ کھڑے کی سطح سے نہ جھپٹ جاتے تو جہاز کی سطح سے ہوا پڑا جاتے۔ لیکن ہزار شکریہ کہ سکاندار نے اپنے آئینہ دار کو اسے ایک خطرناک و مہلک حالت دیکھی اور برقی ٹھنڈی سے جہاز کے نوکر دن کو انکی رہائی کے لئے بلایا۔

چار آدمی جہاز کے اوپر آکر بڑی مشکل سے جہاز کے سرے پر پہنچے تو گئے لیکن بیان ہوا اور رفتار کی شدت کا یہ عالم تھا کہ اس بلا سے کسی کو چھوڑانا تو کیا سانس لینا ک دشوار تھا۔ مجبوراً راہ رے اپنے جہاز کی رفتار کسی قدر کم کی تاکہ سیاح نجات پاسکیں رفتار کم ہونے پر دونوں سیاح بہت تیزی سے اپنے گروہ میں اتر آ سکے۔

یہاں البڑ اس کی مصبوطی و استواری کا اندازہ کرنا چاہئے کہ وہ کس بلا کا مضبوط و استوار ہے!! جہاز کے سرور و ردیال کے ٹیکھوں کا چکر اپنی تیزی کی وجہ سے دکھائی نہیں دیتا تھا۔

سیاحوں نے سب سے آخر میں شہر جہاز پر سے دیکھا تھا وہ استرخان تھا

لہ استرخان یورپی روس میں دریائے دالگا کے دہانے پر بحیرہ خضریٰ کی بندرگاہ ہے یہاں سڑکیں بھلی کاٹکاری بہت ہوتا ہے (مترجم اردو)

یہ شہر بحر خضر کے بالکل سرے پر واقع ہے۔

بڑے بڑے گرجے اور زبردست قلعے، خصوصاً اس قدیم وزیر دست شہر کا پانچ  
قیون والا آبی رنگ کا بہت بڑا گرجا جسے روسی شاعر جنگل کا ستارہ کہتے ہیں نظر  
سے گذرا اور بجلی کی طرح ہنسن بلکہ بجلی سے زیادہ تیزی کے ساتھ ادھل ہو گیا۔  
استرخان سے جو دو سو کیلو میٹر لمبے دریائے وانگاکے کنارے واقع ہے  
ایطیر اس نے گزر کر فوق العادہ تیزی اختیار کر لی۔

استرخان کے بعد پورے آل پہاڑ کو بہت سرعت کے ساتھ طے کیا اور شام کا  
وقت تھا جب آسکو سے بھی گزر گیا، یعنی دس گھنٹہ میں دو ہزار کیلو میٹر کا فاصلہ طے کر لیا  
جو استرخان اور ماسکو کے درمیان میں ہے۔

آدھی رات کو پیرس برگ میں پہنچے، چونکہ ماہ جون کی دہائی میں شہر پیرس برگ میں  
بہت تاریک ہوتی ہیں اسلئے شہر کا عام منظر نہ دیکھ سکے۔

لہ وانگا یورپی روس کا دریا ہے جو بحیرہ خضر میں گرتا ہے اسلئے کنارے شہر استرخان کا زمان  
اور ساراٹف میں دستر جم اردو لکھ کوہ یورپ کے مشرق میں یورپ و ڈیشیا کے درمیان بھٹا ہوا ہے۔

یہ پہاڑ بہت کم بلند ہے اور تہہ کی ڈھلوان جوتا چلا گیا ہے ماسی پہاڑ کے مشرق میں ایشیائے روس اور مغرب میں  
یورپی روس واقع ہیں دستر جم اردو لکھ ماسکو یورپی روس میں دریائے وانگاکے معاون اول کا پر واقع ہے

اعداد یو کے کا بڑا بھاری مرکز ہے۔ آبادی تقریباً لاکھ اور کھنڈ کی آبادیوں کے مجموعے کے برابر ہے دستر جم اردو  
لکھ سینٹ پیٹرس برگ جبکہ اب پیٹرس برگ کہتے ہیں روس کا دار السلطنت اور دریائے نیوا پر واقع ہے اس کو

ایک شہر ان اسٹٹ کے قلعہ سے ملاتی ہے۔ یہاں سے جنگلات کی پیداوار (شلا شہتیر، غلہ، ریشے) اور  
ماسکو کی معدنیات غیر ملکوں کو جاتی ہیں۔ آبادی کلکتہ اور بمبئی کے مجموعہ کے برابر ہے دستر جم اردو

اسکے بعد خلیج فلینڈ - جزیرہ ہائے الینڈ، بحر بالٹک - ممالک سوئیڈن، نیدرلینڈ، ملک ناروے، شہر کپٹنیا دکھائی دے۔ یہ بھی دو سو اکیلو میٹر کا لمبا سفر تھا جو دس گھنٹہ میں طے ہو گیا مگر اب جہاز نے بھی ناروے کے مشہور آبشار ریچوکن پر غلبت کیسا ٹھہرنا غم سفر جنوب کی طرف پھیرا اور اپنی پہلی سی تیز رفتاری اختیار کر لی۔

اچھا اس خوفناک ہوائی سفر میں فریکولن کیا کر رہا ہے؟ فریکولن اپنے کمرہ میں بالکل سلاخ خلیج فلینڈ بحر بالٹک میں ہے۔ اور یورپی روس کی شمالی مغربی حصہ فلینڈ میں واقع ہونے کی وجہ سے اسے خلیج فلینڈ کہتے ہیں (مترجم اردو)

اس جزیرہ ہائے الینڈ بحر بالٹک میں چند جزیروں کا مجموعہ ہے جو سلطنت روس کے قبضہ میں ہیں (مترجم اردو)۔ بحر بالٹک یورپی روس میں واقع ہے۔ یہ بحیرہ کم گہرا ہے اور اس میں عمدہ بندرگاہیں بہت کم ہیں اس کے مغرب میں جزیرہ نمائے سکین ڈی نیویا کے پہاڑ کھڑے ہیں گہرے شرق میں کوئی آڑ نہیں۔ روس کے میدان میں چلنے والی سرد ہوائیں بے روک ٹوک آتی ہیں اور سکین ڈی نیویا کے پہاڑوں کے باعث جنوب و مغربی گرم ہوائیں بحر بالٹک تک پہنچ نہیں سکتیں، بلکہ انھیں پہاڑوں پر برس پڑتی ہیں اس بارش سے کئی دریا جاری ہوتے ہیں جو بہکے بحیرہ بالٹک میں گرتے ہیں اور اسکے پانی کو میٹھا کرتے ہیں جب جاڑے کا موسم آتا ہے اور سرد ہوائیں زور شور سے چلتی ہیں تو پانی جم جاتا ہے سطح بحیرہ سال میں چار مہینے تک جم رہتا ہے (مترجم اردو)

اس سوئیڈن اور ناروے جزیرہ نمائے سکین ڈی نیویا میں واقع ہیں ان کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے شہر اسٹاک ہولم سوئیڈن کا دار السلطنت ہے۔ یہ بندرگاہ سال میں مہینے تک جمی رہتی ہے آبادی لاہور سے ڈھونڈھی ہے (مترجم اردو)

اس کپٹنیا نامی دار السلطنت اور تجارت کا مرکز ہے سانسے و سندر کو بہت مال جاتا ہے آبادی ملی سوزوہ ہے

خاموش دم سارھے بیٹھا رہتا ہے اور کھانے کے سوا اپنا تمام وقت سولے سین صرت کرتا ہے اسکا ہمسایہ فریج ٹیچ جو کبھی کبھی خراج پرسی کو آ جاتا ہوا سنے فرکولین سے کہا:-  
 کون بچے اب کیسے ہوا میں دیکھتا ہوں کہ بالکل خاموش ہو گئے ہو۔ چہنچے چلاتے نہیں  
 خفا ہو، چیخو چلاؤ! کیا ہو گا؟ پھر وہ ایک گھنٹے لٹکے رہے، لیکن اگر سچ پوچھتے ہو تو یہ  
 تیر رفتار لٹکنے والے آدمی کو سخت نزلہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔

مستر ٹیچ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔  
 ہو جائے! مگر خاطر جمع رکھو ہم اس قدر تیز چل رہے ہیں کہ اگر جہاز ٹکڑے ٹکڑے  
 ہو جائے تب بھی ہم زمین پر نہ گر نیکے! کیا میان یہ غنیمت نہیں ہے۔

سچ بتاؤ! مسٹر ٹیچ! تمہیں خدا کی قسم! یہ ہماری اور ان کتبک قائم رہیگی؟  
 اطمینان رکھو! بہت نہیں! آخر عمر تک!

یہ سنکر فرکولین نے پھر رونا چلانا شروع کیا ٹیچ نے کہا:-  
 فرکولین اپنے کو سنبھالو! اگر انجینئر تھاری آواز سن لیا تو اسی وقت تمھارا  
 پالنا اگوارہ موجود ہے! ہاؤ! ہاؤ!

بیچارہ فرکولین ڈر کے مارے دو چار نوالے بٹے بٹے مار کر اس وقت چپ ہو رہا۔  
 اس عرصہ میں پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے بھی ایک بات طے کر لی تھی وہ یہ  
 کہ جب ہم زمین پر نہیں ہو رہے سکتے ہیں تو یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ زمین والوں کو اپنی اطلاع  
 دیدیں۔ چنانچہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے چاہا کہ اپنے اس ارادہ کو عملی طور پر  
 پروڈینٹ کو ناس کی عادت تھی۔ ناس کی ڈبیہ اسکے ساتھ تھی مگر جہاز میں  
 داخل ہونیکے وقت خالی ہو چکی تھی۔ لہذا اسی ڈبیہ کو خیر رسائی کا آلہ قرار دیا گیا۔

کاغذ کے ایک ٹکڑے پر چن مختصر لفظیں لکھیں کہ ہم فلاں فلاں ولڈن کلب کے صدر  
وسکرٹری ہین جرابر کے جنگل میں پھنسکر اس کے ہوائی جہاز البیڑ اس نامی من قید  
ہیں پھر اپنے دھن کا نام لکھ کر ڈبیہ کے پائے والہن سے التجا کی تھی کہ ان کے دوستوں  
کو ان کے حالات کی اطلاع پہنچا دیں۔

پروڈینٹ نے اپنا لکھا ہوا کاغذ ڈبیہ میں رکھا اور اس خیال سے کہ ڈبیہ کھلنے  
اور ٹوٹنے نہ پائے اس پر ایک منہ کا ٹکڑا سی دیا اور دت کا منتظر رہا۔ کیونکہ جب تک  
کوئی اچھا موقعہ ہاتھ نہ آئے ڈبیہ کا پھسکدینا بیکار تھا ممکن ہے کہ کسی تالاب  
یا دریا میں گر کر ڈوب جائے۔

تھوڑے دنوں کے بعد موقعہ مل گیا کیونکہ البیڑ اس ناروے کی سرزمین سے  
گزر کر سیدھا جنوب کی طرف متوجہ ہوا اور دائر نصف النہار کے نقطہ صفر یعنی  
سیدھے شہر میں جا نیکا ارادہ کیا یہ تو معلوم ہے کہ یہ خط بحر شمالی پر سے گزرتا ہے۔  
اس سمندر میں البیڑ اس بہت سے ہما زون۔ اگنیوٹون کو جو وہاں سیر و سفر کر رہے

۱۷۰۰ قبل مسیح تک خط استوا کو قطع کرتے ہوئے ۲۰ خط عرض کو گئے ہیں جنہیں خطوط طول السید کہتے ہیں  
نمار کے لئے اہل انگلستان اس خط کو صفر فرض کرتے ہیں جو گری نوچ کی رصدگاہ سے گزرتا ہے اور اسکے شرق و مغرب  
میں ۱۸۰ خط شمار کرتے ہیں اس سطح اہل فرانس اس خط کو نقطہ صفر سمجھتے ہیں جو پیرس سے گزرتا ہے و مترجم اردو  
۱۸۰ بحر شمالی یورپ اور جزائر برطانیہ کو درمیان میں لاتے ہیں بحیرہ کمرگاز اور یہاں پھیلیاں بہت بڑی جاتی ہیں۔  
س بحیرہ میں کوڈون کے ٹیلے جہازوں کیلئے خطرناک ہیں۔ آٹھ سو برس گزرنے کے ایک سیر کرڈون  
نای تھا اسے اپنی زمینیں اسہون کے پسر و کر دین لیکن سمندر کو روکنے کیلئے جو دیوار بنی ہوئی تھی وہ  
اسکی مرمت نہ کر سکے آخر سمندر اندھا چلا آیا اور یہ ٹیلے پیدا ہو گئے و مترجم اردو

اپنی جھلک دکھاتا اور اُن کو حیرت و تعجب میں ڈالتا ہوا چل دیا۔

رات کے دس بجے البیڑ اس ڈنگرنگ کی سرحد کے برابر سے سڑوین فرانس میں داخل ہوا اگرچہ رات بہت تاریک تھی تاہم ساحل انگلستان پر ڈوور کے گھومنے والے چراغ نظر آئے جہاز کی رفتار میں ابھی تک اعتدال پیدا نہیں ہوا تھا وہ شہرون اور قصبوں پر سے ہندو کی گولی کی طرح گزرتا ہوا اسی خط دائرہ نصف النہار پر چلا جاتا تھا یہاں تک کہ ممالک اے منسٹر اور سینٹ ڈینیس کو طے کرتا ہوا آدھی رات کو شہر پیرس پر پہنچ گیا۔ انجینئر رابر اس خوبصورت و دلپذیر شہر پر پکھڑا۔ زیادہ حیرت یہ ہے کہ البیڑ اس اتنا بچا ہوا تھا کہ شہر سے صرف چند سو میٹر کا فاصلہ رکھتا تھا اب ابرجہاز کی سطح پر آیا پھر اور جہاز کے لوگ بھی ہوائی کے لئے جہاز کی سطح پر نکل آئے۔ پروڈینٹ اور فیل ایو اس نے بھی اس عمدہ موقع کو فراموش نہ کیا وہ بھی اپنے کمرے سے نکلے اور ایک طرف کپڑے کے پاس دوسروں کی نظر سے چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ سب سے زیادہ ضروری یہ تھا کہ ان کے کام کو کوئی نہ دیکھنے پائے۔

البیڑ اس نے ایک بڑے پرنڈ کی طرح آہستہ آہستہ پیرس پر اڑنا اور بازاروں اور سڑکوں کی جو برقی روشنی سے منور ہو رہی تھیں سیر کرنا شروع کیا گاڑیوں اور موٹروں کی آوازیں۔ ریلوں کی سیٹیاں البیڑ اس واہن کے کان میں آ رہی تھیں یہاں تک کہ وہ پیرس کی بلند عمارتوں کے سرے تک اثر کرانٹیل کی چوٹی پر پہنچ کر گرنے سے لے ملک فرانس کا بندرگاہ ہے (مترجم اردو)

۱۳ ڈوور بھلینڈ کا بندرگاہ ہے اور فرانس سے بہت قریب یعنی صرف ۲۱ میل (مترجم اردو)  
۱۴ اے منسٹر ملک فرانس کے سو نامی ضلع میں اور سینٹ ڈینیس نامی ضلع میں واقع ہیں (مترجم اردو)

روکنے والی سلاح کی نوک کے برابر جو تین سو میٹر بلند ہو ٹھہر کر تماشہ دیکھنے لگا بجلی کی تیز روشنی سے جو ابھل کی چوٹی سے نور پاشی کر رہی تھی تمام شہر جگمگا رہا تھا۔

الطیر اس تقریباً گھنٹہ بھر تک شہر سرس پر اسی طرح گھومتا پھرتا اور سیڑ تفریح کرتا رہا اور جب وہ پیرس کے شاندار بازار پر پہنچا تو اس نے چاہا کہ پیرس کو کو کچھ اپنی کمرات دکھائے، اس نے اپنی تمام بڑے بڑے برقی ہنڈے روشن کر دیے۔ تیز برقی روشنی کے دو آتشی دریا الطیر اس جہاز کے دونوں پہلوؤں سے نکل کر شہر سرس کے بازاروں عمارتوں اور باغوں پر ضیاء گستری و برق پاشی کرنے لگے۔ ٹائم مار کے بجھلنے بھی بلند آواز سے فرانس کے قومی گیت کا ترانہ نہایت سریلے اور دلکش انداز سے بجا نا شروع کر دیا۔

پیرس کی حیرت زدہ لوگوں کی ہرے ہرے اور تالیان بجانیک آوازیں الطیر اس والوں کے کانون میں پہنچیں۔ اسی دوران میں پروڈینٹ نے کٹھڑے سے ٹک کر اپنی انگلیاں کھولیں اور منہ میں لپٹی ہوئی ناس کی ڈبیہ نیچے گر کر نظر سے غائب ہو گئی۔ الطیر اس بھی ہوا کے گھوڑے پر چڑھ گیا اور یکبارگی اس نے اپنے برقی چراغ بجھائے۔ الطیر اس کے چار دن طر پھر ایک سناٹا اندھیرا پھیل گیا اور وہ دو سو میٹر نی گھنٹہ رفتار سے چل پڑا۔ اسلئے پیرس والے صرف اتنا ہی دیکھ سکے۔

صبح کو چار بجے الطیر اس فرانس کی تمام زمین کو ایک رخ طے کرتے ہوئے قطع مسافت کرنے لگا یہ اسلئے تھا کہ اسے الیپس اور سیریمی نیز ہاؤن پر گزرنے میں اپنا وقت ملے کہ الیپس یورپ کے پہاڑوں کا زبردست سلسلہ جو اٹلی کے شمال اور فرانس کے مغرب میں واقع ہے اس کے کئی متوازی سلسلہ ہیں جن کے بیچ میں پہاڑی ندیاں بہتی ہیں اور خوبصورت جھیلیں واقع ہیں الیپس کا سلسلہ اپنے مغربی انجام پر مڑ کر بحیرہ روم کی طرف مہمیتا ہے اور اٹلی کے تمام لبنان میں گزرتا ہے۔

صنایع نہ کرنا پڑے۔

نوبتے جیادری لوگ روم کے مشہور سینٹ پیرگر جا کے قبوں کے چار دن طرٹ کھڑے تھے اس ہوائی جہاز نے انکی حیرت و تعجب کی نگاہوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا :

دو گھنٹہ کے بعد خلیج نیپلس سے لگے بڑھ کر چین سکند تک لیسو و گیس کوہ آتش نشان کے دھوئیں میں اڑتا رہا۔ پھر بحر روم سے ذرا تر چھا ہو کر نکل گیا۔ نظر کے ایک گھنٹہ بعد اسی نامور جہاز کو اہل ٹیونس نے دیکھا جو شمالی افریقہ کے ساحل پر واقع ہے، اس عجیب و غریب جہاز نے ۲۳ دن کی قلیل مدت میں امریکہ ایشیا، اور یورپ کو طے کر ڈالا یعنی ۳۰ ہزار کیلو میٹر

دبقیہ خاشیہ مفرگد شہر اٹلی میں اس سلسلہ کا نام اپنی ٹائٹل ہے۔ الپس کی سب سے اونچی چوٹی، ایٹل بینکس، (مترجم اردو) ۱۵ کوہ پیری نیز کے سلسلہ فرانس و اسپین کے درمیان میں پھیلے ہوئے ہیں (مترجم اردو) لہ خلیج نیپلس اٹلی کے شہر کے قریب واقع ہے (مترجم اردو)

۱۵ دیویس اٹلی کا آتش نشان پہاڑ ہے جہاں نیپلس کے قریب واقع ہے اس پہاڑ سے اکثر آتش نشانی ہوتی رہتی ہے جس سے گندہل درکنی چیزیں نکلتی ہیں ان سب کی اٹلی میں تجارت ہوتی ہے (مترجم اردو)

۱۵ بحر روم دنیا میں سب سے بڑا اندرونی بحیرہ ہے اس کو بحر اوقیانوس سے تنگ بنے جبرالٹر ملاتی ہے۔ بحر روم میں تین بحیرہ ہیں۔ ایک بحیرہ ٹریس میں دو سرا اڈر یا ملک تیسرا بحیرہ ایکسین۔ بحیرہ ایکسین کو بحیرہ مامور سے انبا سے ڈاڈنر دریا نال ملاتی ہے۔ بحر روم میں کئی مشہور جزیرے ہیں یہ بحیرہ چاروں طرف سے خشکی سے محصور ہے اور اس میں جزیرہ مدیدانہیں ہوتا۔ یہ بہت گہرا اور بچھا کھاری ہے (مترجم اردو)

۱۵ ملک ٹیونس افریقہ میں بحر روم کے ساحل پر ایک ملک ہے جس کے شمال و مشرق میں بحر روم جزیرہ شرق میں طرابلس جزیرہ میں بحر روم مغرب میں الجزائر واقع ہیں کل رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار کیلو میٹر مربع اور آبادی ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ باشندوں میں ۴۰ ہزار یہودی ۴۰ ہزار یورپین اور باقی مسیحی



سفر طے کر کے اس وقت امریکہ کے معلوم و نامعلوم حصوں میں چلا جا رہا ہے۔

ناظرین اس فکر و تردد میں ہونگے کہ پریڈیٹ کی ڈبیر کیا ہوئی؟ اگرچہ ہم ابھی تک اپنے ہوائی جہاز پر سوار عالم مجاہدین مصر و فلسطین اور ہندوستان میں پر نہیں ہو سکتے ہیں

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) بولنے والے مسلمان ہیں۔ بعض بری قبائل بھی ہیں مگر عربی و وہ بھی جانتے ہیں۔

علوم و صنعت سے یہاں کے لوگ ناواقف ہیں نئے مدارس میں صرف ایک بڑا مدرسہ بپا در یون کی طرف سے

کھولا گیا ہے اور چند مدرسے فرانس و اطالیہ کے ہیں ایک مطبع بھی ہے جس میں ایک مقررہ اور چند غیر مقررہ

اخبار اور بعض عام کتابیں طبع ہوتی ہیں اور السلطنت شہر ٹیونس میں ہے جسکی مردم شماری ایک لاکھ پچاس ہزار

ٹیونس کی سالانہ درآمد ۱۳۲۰ء پر آمد ۲۱ ملین فرانک پانچ چھ ہزار جہاز ہر سال ٹیونس کے بندرگاہوں پر

آتے جاتے ہیں۔ ریلوے لائن پانچ سو کیلومیٹر تک کچھ چکی ہے اور برابر ترقی کر رہی ہے بحری ٹیلیگراف

کا سلسلہ سار وینیہ بسلی، مارسیلز، اور الٹا ہوتا ہے اور یورپ تک چلا گیا ہے بندرگاہوں کا مالک اور مالک ملک

میں بھی ٹیلیگراف کا جال بچھا ہوا تھا پوسٹ آفس اور ٹیلیگراف کے مرکز تیس سے زیادہ ہیں یہاں کی سالانہ

آمد ۲۹ ملین اور صرف ۲۱ ملین فرانک ہے عام قرضہ ۱۴۲ ملین اور ۱۶ فرانک ہے اس قرض کو سلطنت

فرانس نے بھی تسلیم کر کے ادائیگی کا اقرار کیا ہے ٹیونس کے اصلی رہنے والے بربرین مگر ان کے تاریخی حالات بالکل

تاریکی میں ہیں۔ صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ولادت مسیح سے چند صدی قبل یفقیون کی ایک جماعت

ترک وطن کر کے ٹیونس میں آئی اور شہر کارٹیج یا قرطاجنہ اور اسکے اطراف کے شہر اور تصبون کو آباد کر کے

ایک جمہوری حکومت قائم کی سسلی اور دوسرے خیرین کو ملک ہسپانیہ سے لے لیا سلطنت برما کو عروج

زمانہ میں روسیوں نے اسپر حملہ کر کے تارک کو وطن یفقیون کو مغلوب کیا اور اس طرح یہ سلطنت برباد ہو گئی

سلسلہ قبل مسیح میں پوری طرح ٹیونس پر روسیوں کا قبضہ ہو گیا۔ جب تیسری صدی مسیح میں مذہبی

خانہ جنگیوں نے روم کو کمزور کر کے مسیح سلطنت کو مشرق و مغرب دو حصوں میں تقسیم کر دیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

کہ ڈوبیہ کا کچھ حال معلوم کر سکتے۔ پھر بھی اپنے مغز ناظرین کی پریشانی دور کرنے کیلئے  
جائے دیتے ہیں کہ وہ ڈوبیہ رپولی اسٹریٹ پر مکان نمبر ۲ کے پاس گری تھی افسوس  
یہاں بالکل تنہائی تھی۔

دقیقہ نوٹ صفحہ گذشتہ، نو د اڈال نوم ۹۰ ہزار آدمیوں کی جمعیت لیکر مہا سانیہ سے نکلی اور دیا کو عبور  
کر کے سلسلہ میں ٹیونس و قضا جہ پر قابض ہو گئی۔ مگر طینر اٹھنشاہ روم نے ۵۳۵ء میں انھیں مغلوب کر کے  
سلطنت و اڈال کا خاتمہ کر دیا اور ملک ٹیونس و دباہہ روہا کے قبوضات میں شمار ہونے لگا۔ آخر کار حضرت  
عثمان کے زمانہ خلافت میں سردار عبداللہ ابن رح کی کوششوں کی سے ملک ٹیونس انوارالسلام سے منسوب  
اسکے بعد ترتیب دار سلاطین اقلبیہ، فہماجیہ، مرابطیہ، موحدہ، حفصیہ نے اس پر حکومت کی سلسلہ میں  
سلطنت عثمانیہ کے زیر اقتدار ہو گیا۔ خاندان حفصی کو آخری فرمان روا حفصی کو عثمانی لشکر کے ہزارستان پانے  
قید کر کے سلفطینیہ بھیجا یا سلطان سلیم نے استنبول کے قید خانہ میں اسکو قید کر دیا اور وہیں اسنے ذات پائی۔

ستان پاشا نے چار ہزار آدمیوں کا ترکی لشکر ٹیونس میں چھوڑ دیا اور ہر سو آدمیوں پر ایک سربراہ  
کر کے اس کا نام دائی رکھا ان جدید فوجی افسروں کی ایک مجلس دیوان کے نام سے قائم کی گئی ترکی  
گورنر جو باب عالی کی طرف سے مال و خراج کی وصولی کیلئے دیے گئے خطاب سے معین ہوتا تھا وہ اس  
مجلس سے مشورہ لینے پر مجبور تھا۔ آہستہ آہستہ دائی اپنا اثر بڑھانے لگے اور اقتدار حاصل کر کے  
گورنروں کے طرز حکومت میں مداخلت کرنے لگے۔

۱۹۹۹ء میں سخت قحط سالی کی وجہ سے یہ لشکر باغی ہو کر دایوں کے پاس جمع ہوا اور ایکٹائی کو  
اپنا مرکز بنایا اسکے بعد دوسرے کربا تک کہ حسین بے کے انتخاب کی نوبت پہنچی جو موجودہ حکومت  
حسینیہ کا بانی ہوا۔ اس خاندان میں چودہ بے زیر سیادت سلطنت عثمانیہ و فرانس اب تک حکومت  
کر چکے ہیں۔ اور موجودہ ویدی محمد خضر بے پندرہواں حکمران ہے۔ محمد صادق بے کے زمانہ ۱۸۸۵ء میں

دوسرے دن صبح کی وقت ایک نیکبخت بھنگن کو جھاڑو دیتے میں ملی۔ وہ اسے سیدھی دفتر پولیس میں لے آئی پولیس آفس نے پہلے تو اسے ہم کی قسم سے سمجھا اسلئے اس کا منہ بہت احتیاط کے ساتھ کھول کر ڈبیہ نکالی اور بہت آہستہ سے اس کا منہ کھولا۔ ڈبیہ کا منہ کھلتے ہی لوگوں میں گر بڑ پیدا ہو گئی! لیکن یہ خیال دیکھ کر یہ انٹائیٹ کے پھٹنے۔ یا اور کسی آتش گیر مادے کی وجہ سے تھی! نہیں نہیں، بلکہ لوگوں کی متواتر چھینکوں سے کیونکہ ناس کی تیزی ایک دم انکے دماغوں میں پہونچ گئی تھی!

ڈبیہ سے ایک کاغذ برآمد ہوا بہت حیرت کیسا تھا یہ چن سطرین پڑھی گئیں:-

فلپ ریفا میں جو ولڈن کلب، اسکے صدر دیکر ٹیری رابر کے بنائے ہوئے ایٹرس نامی ہوائی جہاز پر موجود ہیں۔ مہربانی فرما کر ان کے دوستوں اور عزیزوں کو مطلع کر دیجئے۔

نیا ز مندر

بروڈوینٹ فیل الونس

اس کاغذ کی بدولت وہ مسئلہ حل ہو گیا جسے تمام روسے زمین کے باشندے دیکھیں

دقیقہ نوٹ صفحہ گذشتہ سلطنت فرانس نے الجزائر پر قبضہ کرنے کے بعد فرانسیسیوں کی حمایت اور عربوں کی بغاوت فرو کرنے کے بہانہ سے ٹیونس میں اپنی فوجیں داخل کیں۔ یہ مصداق بے نی بھی مجبوراً سلطنت فرانس کی سیادت تسلیم کی۔ اس وقت سے آج تک کل انتظامات سلطنت فرانس کے ہاتھ میں ہیں اور بے بڑے نام حکمران ہوتا ہے اگرچہ آج کل بھی 'بے' اندر دنی انتظامات اور ملکی اعتبار سے خود مختار کہلاتا ہے مگر وہ ملایضاً سندی گورنر فرانس کچھ نہیں کر سکتا۔

سلطنت عثمانیہ کی سیادت بھی برائے نام ٹیونس پر باقی ہے اور الجزائر کی طرح اگرچہ فرانس کی سیادت کو باب عالی نے تسلیم نہیں کیا ہے مگر دول یورپ نے ٹیونس پر فرانس کی سیادت تسلیم کر لی ہے (مسترح اردو)

ہل چل پچار کھی تھی جوار باب تحقیق تمام دنیا کے رصد خانوں میں بصورت تحقیقات تھے وہ بھی اس تحقیق سے مطلع ہو کر خاموشی پر مجبور ہو گئے۔

## بارہواں باب

(دراثر انسانی ہمدردی کیلئے ایک ایک گولی کمان چلاتا ہے؟)

جو حضرات ہمارے اس فسانہ کو پڑھ رہے ہیں وہ ان سوالات پر مجبور ہوتے ہونگے کہ آخر یہ ابر جس کا نام ہم اب تک بار بار سنتے رہے ہیں۔ کون اور کمان کا باشندہ ہے؟ کیا یہ اپنی تمام عمر اسی طرح فضا ہے ہوا میں بسر کرتا ہے؟ آخر اس کا جہاز کیا کبھی آرام نہیں لیتا؟ کیا کسی نامعلوم مقام پر اس کی کوئی خاص قیام گاہ ہوگی؟ تمام تیز پرواز اور بڑے بڑے پرندے بھی اپنے لئے ایک آشیانہ یا منزل آشنائش رکھتے ہیں اس لئے الطیر اس کی بھی کوئی آرام گاہ ضرور موجودگی! اچھا مگر بارہواں اپنے ان دو سیاحوں کے ساتھ کیا بڑا ڈگر گیا؟ کیا وہ انہیں ہمیشہ اپنی رفاقت میں گھمانا چاہتا ہے؟ ہاں! یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب ہم اس وقت نہیں دے سکتے سلسلہ بیان میں اب جو واقعات آئینگے وہ خود ہمیں سب کچھ بتا دینگے!

ہم صرف اتنا بتائے دیتے ہیں کہ رابر جو پرندوں سے کچھ فرق نہیں رکھتا اس کا اگر کوئی رحمت کرہ یا آشیانہ ہوگا بھی تو وہ دنیا کے ان ٹینوں حصوں یعنی امریکہ، ایشیا، اور یورپ میں تو نہیں ہے کیونکہ وہ انہیں سے کہیں بھی نہ ٹھہرا بلکہ دم تک نہیں لیا! جس سے کچھ تپہ چلتا! شاید افریقہ میں؟ اب ہم دیکھتے ہیں! آج کے باقی حصہ میں ٹیونس الجزائر کی اراضی کو طے کر کے تابان کی چوٹی کو کاٹیج کی چوٹی تک

لے ملک الجزائر، الجیریا، افریقہ میں بحرہم کے کنارے واقع ہے اسکے شمال میں بحرہم مغرب میں مراکش شرق میں ٹیونس جنوب میں بحرہم کے بحرہم۔ رقبہ ۱۰۰ کلو میٹر اور آبادی ۴۰ لاکھ (۴۰ لاکھ) سے زیادہ ہے۔

کبھی تیز اور کبھی آہستہ چلتا رہا تھوڑی دیر کے بعد اندرون ملک کی طرف بولیا۔ ہمارے ساتھ  
نے دیکھا کہ ٹیلیگراف کے کھمبون اور تاروں پر نہر اردن پر بند بیٹھے ہوئے ہیں گویا تاروں پر  
جانے والی خبروں کو سننا چاہتے ہیں۔

(بقیہ) حبشہ سے ایک لاکھ تیس ہزار فریچ، ایک لاکھ پندرہ ہزار یورپین، ایک لاکھ پچیس ہزار دان کے  
قدیم یہودی، باقی سب عرب اور بربر ہیں، جو کچھ مسلمان ہیں اور عربی بولتے ہیں۔ اگرچہ بعض بربری قبیلے  
اپنی زبان میں بھی گفتگو کرتے ہیں لیکن عربی سب جانتے ہیں دارالسلطنت ملک ہننام شہر دار ہے جس کی  
مردم شماری ۹۶۵۴۰ ہے سالانہ تجارت ۳ سو ملین فرانک سے زیادہ ہے جس کا نصف درآمد ہے اور نصف برآمد  
اس رقم کے باوجود حصہ کی تجارت صرف ملک فرانس سے ہے باقی کی دوسرے یورپین ممالک سے سالانہ آمدنی  
۵۳ ملین اور صرف ۴۳ ملین فرانک ہے ۲ ہزار پانچ سو کلو میٹر سے زیادہ ریلوے لائن اور سو ایل اندرون  
ملک میں فرانس نیز دیگر یورپین سلطنتوں کے ٹیلیگرافوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ دو حاکم ایک ملکی و مرا فوجی حکومت  
فرانس کی طرف سے مقرر ہیں ان میں سے ایک بری و جبری گورنر دوسرا کمانڈر انچیف کے خدمات انجام  
دیتا ہے جو یورپین دہان آ کر آباد ہوئے ہیں ان پر زمین کا حاصل معاف ہے البتہ اہل اسلام سے عشر میلوں  
کا دسواں حصہ لیا جاتا ہے۔ اور مصارف کے بعد جو رقم پس انداز ہوتی ہے وہ سلطنت فرانس کے حوالے  
کر دی جاتی ہے۔ مسلمان اپنے فاضل خود انتخاب کرتے ہیں اور وہ حکومت فرانس کے غیر متفرکے جاتے ہیں  
جو مقدمے اسکے آپس میں ہوں ان میں انھیں اختیار ہوتا ہے کہ خواہ عدالت فرانس کی طرف رجوع کریں  
یا اپنے قاضیوں سے فیصلہ کرائیں سلطنت فرانس نے جزائر قسطنطنیہ، ایران کے نام سے ملک الجزائر میں  
حصوں میں تقسیم کر کے جزائر قسطنطنیہ میں دو بڑے مدرسے کھولے ہیں جن میں فریچ و عربی میں جدید علوم  
وفنون کی تعلیم دیا جاتی ہے۔ ان کے علاوہ تینوں جھوڑے مردوں اور عورتوں کے ابتدائی مدارس اور  
جزائر میں ایک حساب و ایک طب مدرسہ مع دو علمی انجمنوں کے قائم کیا گیا ہے ایک انجمن علمی قدیم آثار کی

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) تحقیقات کے لئے ہے۔ اور دوسری طبعی تاریخ کی تمدن کیلئے ایک علمی جماعت آثار قدیمہ کی تحقیق کیلئے قسطنطنیہ میں بھی ہے۔

الجزائر کی تاریخ بہت تاریک ہے۔ صرف اسی قدر معلوم ہے کہ یہاں پہلے بربر کے لوگ رہتے تھے۔ خیال ہوتا ہے کہ الجزائر کے رہنے والے فلسطین میں اور تمام مشرقی اطراف سے وہاں ہجرت کر کے آئے ہوں گے شاہ فیفیر کی بیوی قبل مسیح میں ترک وطن کر کے یونیس آئی اور وہاں کارٹیج کی جہنوی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ افسوس کہ اس جہنوی حکومت کا بڑا حصہ کارٹیج کی حکومت کا ماتحت ہو گیا۔ پھر ایک مدت تک یہاں کے زیر اقتدار رہا اور ایک عرصہ کنڈال کے قبضہ میں جب پوسٹا بوس شہنشاہ روم سفر ہوا اس کے نامہ حکمرانی میں نوادہ اسلام مشرق ہو مغرب تک پھیلنا شروع ہوئے غازیان نے مجاہدین اسلام نے صرف الجزائر پر فتح نہیں کیا بلکہ افریقہ کے تمام شمالی ساحل ان کے قبضہ میں آ گئے، اور بحر اٹلانک کے مغربی ساحلوں پر بھی پرچم اسلام لہرانے لگا۔ یہاں تک کہ ہمارے ہیروز مجاہدین بہتہ لمواریں ہاتھ میں لئے ہوئے بحر اٹلانک میں گھس گئے جب پانی گھوٹوں کے سینہ تک پہنچ گیا تو بہ آواز بلند یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے۔

افسوس کہ اس بجز ذخار نے ہمارے ہی راہ رو دکدی اور اب ہمارے سامنے خشکی اور ملک نہیں ہے۔

ہم ان ہم بزرگوار شہید داخل ہوں اور اعلیٰ کے کلمہ اللہ کریں۔

اس وقت سے یہ ملک سلاطین اسلام کے زیر نگین رہا اور حنبلی خاندانوں نے ترتیباً اس پر حکومت کی اعلیٰ بیہ متناہیہ اطالیہ، موحیدیہ، زبانیہ، یہاں تک کہ سلطنت عثمانیہ کی نوبت پہنچی سلطان سلیم خان کی عہد میں بابا اور درج اور اسکے بھائی بابا خیر الدین باربر دس عثمانی جنگی بیڑے کیساتھ اس پر حملہ کیا اور ایک زبردست قتل و خون کے بعد جس میں بابا اور درج بھی کام آئے الجزائر پر عثمانی جھنڈا بلند ہو گیا۔ ۱۵۱۸ء میں سلطنت فرانس نے کافی قوت کے ساتھ اس پر حملہ کیا کہ جو جہاز یہاں سے گزرتے ہیں ان پر بیان کے رہنے والے ہوا کہ ڈالنے ہیں اور تین سال کے عرصہ میں چند ساحلی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

شام کے بعد ایٹر اس حد درجہ اس کو کی طرف متوجہ ہوا اور غوطہ خوری دیر کے بعد مراکشی پہنچے رہ گیا۔ یہاں کے لوگ بھی ہوائی جہاز کو دیکھ کر سخت حیرت اور اچھٹے میں پڑ گئے

دبقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) مقامات اور بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا۔ ورنہ ان میں امیر عبدالقادر مجاہدین کا ایک گروہ جمع کر کے فرانس کی مدافعت پر تیار ہوئے اور کئی لڑائیوں کے بعد فرانسیسیوں کو مغلوب کیا آخر سلطنت فرانس نے مجبور ہو کر انھیں امیر تسلیم کیا اور انھوں نے مقام بلسان والی سلطنت قرار دیا۔ مگر جب سلطنت فرانس کو اپنا اقتدار و استحکامات بڑھاتے ہوئے دیکھا تو چھڑا پڑا۔ لیکن فرانس کی طاقت مجبور ہو کر ملک مراکش میں چلے گئے اور مدافعت کیلئے امیر مراکش سے تنفیض ہوئے لیکن امیر مراکش غلیہ سلطنت فرانس سے مل گیا اور بیچارہ امیر عبدالقادر کو تنہا چھوڑ دیا، مجبوراً انھیں فرانس کا اقتدار تسلیم کرنا پڑا جبکہ پہلے نام سلطنت عثمانیہ کی سیادت اسپرانی تھی اسلئے سلطنت عثمانیہ نے فرانس کا اقتدار اچھا اور پسند نہیں کیا مگر مسئلہ ۱۳۲۰ھ میں ناچار سلطنت عثمانیہ نے بھی تصدیق کر دی کہ یہ ملک فرانس کا ہو اور صریح دوسرے ممالک ہمارے ہاتھ سے چلے گئے ہیں اسی طرح یہ بھی جاتا رہا (مترجم اردو)

۱۴۰۰ھ کو یار مراکش شمالی و مغربی افریقہ میں ایک مستقل اسلامی سلطنت تھی جو اپنے اندرون و بیرون کی وجہ سے فرانس کے قبضہ میں چلی گئی اسلامی خلیفہ و افواج میں یہ خطہ مغرب الاقصیٰ کے نام سے مشہور ہو مراکش کے جنوب میں صحرائے کبیر ہے اور شمال کی طرف بحر ابيض، مشرق کی طرف البحر اڑبے اور مغرب میں بحر اٹلانٹک اس کا کل رقبہ ۶ ہزار کیلو میٹر مربع ہے، مردم شماری ۸ ملین ۸۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ منجملہ ان کے دو لاکھ یہودی ایک لاکھ سچاس ہزار اہل یورپ باقی سب ملکی مذہب مسلمان ہیں انکی روزمرہ اور ادبی زبان عربی ہے بعض بربری قبائل آپس میں بربری زبان بھی بولتے ہیں لیکن وہ عربی زبان جانتے ہیں۔ دارالسلطنت وہ ہیں بادشاہ کبھی خاص (فیض) میں رہتا ہے جس کی مردم شماری ایک لاکھ سچاس ہزار ہے اور کبھی مراکش میں جس کی مردم شماری سچاس ہزار ہے۔ باشندے علوم و صنعت سے

رات کو جہاز جزائر کنیری سے بھی گزر گیا۔ ماہ کی تاسیخ کو الطیر اس صحرائے کبیر کی راضی پر چربانی دکھا رہا تھا۔ جبوقت جہاز اس سرزمین پر سے گزر رہا تھا ایک تیز و تند آندھی نے فطیل کی ریت کو

دھیرے دھیرے، درسون کی تعلیم صرف علوم دینیہ اور ادبیہ تک محدود کر اگرچہ چاہے خانے پائنتو برس سے ایجاد ہو چکے ہیں لیکن ان ایک طبقہ بھی نہیں ہے جو ہتھیار بھی قدیم، تلوار نیزہ و تیر و کمان وغیرہ ہیں۔ اگر رائد ترقی کرنے میں تو توطہ دار بند و ق استعمال کرتے ہیں۔ صرف بہت محدود اخصائے قسم کی بند و قوں سے مسلح ہے۔ جب کوئی اہم معاملہ پیش ہوتا ہے تو امراء، علماء، جنگی افسران و دیگر کارکنان خاص کی ایک مجلس منعقد ہوتی ہے اس مجلس کا نام آئہ الایسین ہے اعلیٰ حکام مل موجود اسی دونوں کام انجام دیتے ہیں۔ سولے قانون شرعی کے اور کوئی قانون وہاں رائج نہیں نہ سولے قاضی کے اور کوئی منصف۔ قاضی القضاۃ فاس میں رہتا ہے۔ زمانہ قدیم میں ملک الجزائر میں اس کے برابر ہی قابل رہتے تھے یہاں تک کہ فیقیہوں نے شہر کا بیچ آباد کیا۔ کارٹیج والوں نے اگرچہ راکش کے ساحلی مقامات پر قبضہ کیا مگر اندرون ملک میں نہ پہنچ سکے حضرت عیسیٰ کے پیالسیل بعد اسپر و میون نے قبضہ کیا۔ پانچویں صدی مسیحی میں واندال کی جشی قومیں ہسپانیہ سے افریقہ کی طرف آئیں اور اس ملک کی تصرف ہوئی اس کے بعد راکش ہمشاہدہم والی سلطنت کی ماتحتی میں چلا گیا یہاں تک کہ میر معاویہ کے زمانہ میں عرب العاص والی مصر نے عقبہ ابن نافع کی ماتحتی میں فوج روانہ کی اور غازیان اسلام سے فتح کر کے اسپر قابض ہوئے اسوقت سے ۳۲۲ھ تک خطہ آفتاب قوحید کی پرورش و شاعون سے سنور ہا اور حسب ذیل اسلامی خاندانوں نے اسپر حکومت کی اور یہ اول کناسیہ اور یسٹرنائی، مغراویہ، ارنیہ، و طاسیہ اسیدیہ۔ فیلالیہ آخری حکومت فیلالیہ تھی جو مولیٰ محمد کی بہت اور فیر کے قائم ہوئی۔ اور مولیٰ اعظم کی سست غفری اہل و انس کے قبضہ میں چلی گئی مولیٰ اعظم خاندان فیلالیہ کا اٹھا و دان تاجدار و مہر و ملوہ حکومت و انس نے اپنی طرف سے مولیٰ یوسف کو جو اس کے حلقہ اثر میں ہو تخت پر بٹھا دیا جو سلطنت ہسپانیہ نے بھی فیلالیہ و رتبہ نامی و دس اٹھ تیر دن پر قبضہ کر رکھا ہے و دس تیرم اردو و اٹھ حاشیہ پر صفحہ آئندہ ۱



ہوا میں اس قدر مخلوط کر دیا تھا کہ البتہ اس نے اور زیادہ بلند ہو کر ہوائی طبقوں میں پہنچ جانا ہی کچھ مناسب سمجھا۔

(نوٹ صفحہ گذشتہ) سہ جزائر کیزی و قنارہ، بحر اٹلانٹک میں افریقہ کے مغربی ساحل کے مقابل جنوبی جزیرہ بحرہ ہے جو کل سلطنت اسپین کے مقبوضات میں شامل ہے۔ یہ جزائر قدیم رومیوں میں فور تونا، اور اہل عرب میں جزائر خالرات کے نام سے مشہور تھے۔ اسلامی دور میں ان جزائر میں علم نجوم بہت ترقی پر تھا اور حکما طول البلد کا شمار اسپین سے کرتے تھے۔ سات بڑے جزیرے آباد ہیں اور چھ چھوٹے جزیرے ویران کل جزائر کا مجموعی رقبہ ۲۰۴۳ کیلو میٹر اور آبادی ۵۶۴،۸۵۱ نفوس ہے۔ ان جزیرہ کی زمین آتش نشان پر اکثر بلند مقامات اور ٹیلے منتقل ہو جاتے ہیں بلکہ کبھی کبھی آتش فشاں بھی کرنے لگتے ہیں۔

بندرہ عوین صدی سبھی میں اہل ہسپانیہ ان جزیرہ وں پر قابض ہو گئے اور یہ ان کے یوب باشندے چونکہ ان کے مظالم اور تصعبانہ برتاؤ کے تحمل نہ ہو سکے اسلئے تھوڑے ہی عرصہ میں ترک سکونت کر کے چلے گئے جو باقی رہے وہ خون جان سے فاتح قوم میں مخلوط ہو کر اس جزیرہ سے نہیں تو ہم سے چلے گئے اور اس سطح یہاں کی سر زمین میں اسلام ہمیشہ کے لئے دبا دیا گیا (مترجم اردو)

سہ صحرائے کبیر شمالی افریقہ کے وسط میں، مشرق کی طرف مصر مغرب کی طرف طلس (اٹلانٹک) شمال کی طرف بلاد مغرب یا بربر شمالاً، الجزائر، ٹیونس، طرابلس، برقاہ، اور جنوب کی طرف مغربی و وسطی، سوڈان تک پھیلا ہوا ہے اس قبیل نے قریباً افریقہ کا تہائی حصہ گھیر رکھا ہے اس کے حدود اور بعد میں اختلاف ہے، خصوصاً شمالی اور جنوبی نقطہ کا تعین بہت مشکل ہے۔ بعض جغرافیہ دانوں نے زمین کی طبعی حالت پر نظر کر کے ممالک بربر کا ایک حصہ خصوصاً فیض طرابلس کو صحرائے کبیر میں شامل کیا ہے اور مشرق کی طرف بحر احمر (بحر قلزم) تک اس کی لمبائی خیال کی گئی ہے۔ اس صورت میں صحرائے کبیر یورپ سے برطانیہ اور افریقہ کی ایک تہائی سے زیادہ ہو جاتا ہے جبکہ قریباً اٹلانٹک کی طرف

اسکے بعد چیکا کے کالے طیلے دکھائی دئے۔ شام کے وقت ایک ہموار زمین پر گزر  
 ہوا جو ریت کے ٹیلوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد دارگلا کا خطہ نظر آیا جو  
 ایک نخلستانی جنگل میں واقع ہے۔ اسکے حوالی میں آرتازین کے کنوین کھدے ہیں۔

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) ہوتا ہے۔ اور اگر مصرطہ المیس کو خارج کر دیا جائے تو ۱۰ ملین ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار کیلو میٹر  
 رہ جاتا ہے۔ اور اگر صحرائے کبیر کی مشابہ زمینیں مثلاً سوڈان و ممالک بربر کو بھی خارج سمجھا جائے تو پھر رقبہ  
 ۱۲ لاکھ مربع میل رہ جاتا ہے جس کی مردم شماری باوجود اس قدر وسعت کے ۴ ملین ۴۰ لاکھ ہے  
 یہاں کے رہنے والے سب مسلمان اور عربی بولتے ہیں مگر بالکل رشتہ و جہالت میں ہیں۔

جب ہوا تیز چلتی ہے تو یہاں کی ریت نو دو دن کی صورت فضا میں بلند ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی  
 قافلے کے قافلے اس ریت میں دب کر ضایع ہو جاتے ہیں یہ ریت کے نو دس سو میٹر سے دو سو میٹر تک  
 بلند دیکھے گئے ہیں جنگل کا درمیانی حصہ گرمیوں میں انتہا درجہ کا گرم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات  
 درجہ حرارت ۵۰ درجہ تک پہنچ جاتا ہے اس طرح جاڑوں میں انتہائی درجہ کی سردی پڑتی ہے۔

باوجود اسکے کہ یہ قبیلہ کا ایک مستقل سردار ہے لیکن الجرائز و ٹیونس سنیکال، البجیر یا اوزکیر و چاؤ تک جو  
 جو صحرائے نصف حصہ زیادہ ہے۔ فرانس کے قبضہ میں ہے اور مراکش و الجزائر کا کچھ حصہ مراکش کے قبضہ میں تھا جو مراکو  
 کیساتھ فرانس کے ماتحت بن چکا تھا۔ حکومت سپانیز بھی بحر اٹلانٹک کے ساحل پر جاوڑ و ارس میں کئی سیانی حصہ پر قبضہ کر  
 فیضان بھی اسی صحرائے اٹل ہے جو طرابلس کا ایک حصہ اور اس صحرائے شرفی حصہ میں جو مصر کے قریب ہے  
 جو اس وقت اٹل خط میں صرف بلاد نمبوتی اور بنو خود مختار ہیں۔ اس جنگل کے باشندوں میں تین قبیلے مشہور ہیں۔

ایک مغاربہ جو اس جنگل کے مغرب میں رہتا ہے دوسرا نورا کہ جسکی تعداد ۵۰ ہزار نفوس ہے۔ یہ لوگ سطح صحرائے  
 رہتے ہیں۔ تیسرا قبیلہ تبو ہے جو مشرق میں رہتا ہے اور نصف کیلو میٹر زمین پر قابض ہے حالانکہ اسکی مردم

شماری صرف ۲۸ ہزار ہے (مترجم اردو)

جن سے ہمیشہ پانی بہتا رہتا ہے البیڑ اس نے اپنے ربر کے لمون اور طافور پھونکے ذریعہ سے ان کنوؤں سے پانی بھریا۔

دار گلا کے آدمی جہاز کو کوئی بہت بڑا اور خوفناک پرندہ خیال کر کے تیر ذین اور بندو تین سے اس کا استقبال کرنے لگے لیکن تیر اور گویا ان البیڑ اس تک پہنچیں بلکہ اپٹ کر زمین ہی پر گر پڑیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جہاز مدار سرطان سے گزر کر منطقہ حارہ یعنی حدود خط استوا میں داخل ہو گیا شمالی افریقہ کے حدود سے لیکر بہان تک سنسے کیلنار کیلو میٹر سفر طے کیا ہے۔ ہاں ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ افریقہ کے حصہ میں برابر بہت لمبائی سے سفر کر رہا ہے اور اسکی ہر ہر چیز کو غیر کی نظر سے دیکھتا جاتا ہے خیال ہوتا ہے کہ شاید وہ بہان کا ایک مکمل نقشہ لینا چاہتا ہے۔

آج رات کو ٹیلیوین کا ایک ذریعہ دست سیلاب البیڑ اس کی سطح پر آگیا۔ ایسوقت جہان تک ممکن ہوا جہتی گیسوں کی سوڈیوں کو نتائج خانہ مان نے جمع کر کے ایک بہت خوش فائدہ کھانا تیار کیا فریکو لن اسکے ساتھ اپنے ہاتھ تک کھا لینا چاہتا تھا۔

دوسرے دن نھر کے بعد ایک دریا کے کنارے ایک شہر نظر آیا۔ یہ دریا

---

لے خط استوا فرضی خط ہے جس پر آفتاب کا مدار گردش ہے۔ اس کے دونوں جانب سمت گرمی پڑتی ہے۔ اسلئے اسکو منطقہ حارہ کہتے ہیں منطقہ حارہ کی انتہا پر خط سرطان فرض کیا گیا ہے۔ جو منطقہ حارہ کو منطقہ معتدل سے جدا کرتا ہے۔ یہ دو فرضی خطوط استوا کے متوازی شمال اور جنوب میں فرض کئے گئے ہیں اسی طرح منطقہ معتدل منطقہ بارودہ سے جو فرضی خطوط جدا کرنے ہیں انھیں خطوط جدی کہتے ہیں (مترجم اردو)

دریائے نائیجرا اور شہر ٹمبکٹو تھا اس شہر کو یورپ کے چند لوگوں نے اور امریکہ والوں میں سے  
 پردوینٹ اور نیل افرانس نے دکھایا یہ شہر پانچ سو چھ سو کیاویٹر و سچ اور شہنشاہی شکل کا ہے  
 شہر کے لوگوں کا شہد و نعل ہمارے سیاحوں کے کانوں تک پہنچ رہا تھا۔ یہ آوازیں  
 ان کے حیرت و تعجب اور دفع ہلاکے لئے دعاؤں کی آوازیں تھیں جو البیٹر اس کو  
 دیکھ کر اور اسے کوئی بلائے آسمانی خیال کر کے چیخ چلا رہے تھے۔

راہے نہ چاہا کہ اسکے مہمان اس شہر سے ناواقف رہیں اسلئے اس نے  
 سیاحوں کے پاس آکر کہا:-

دوستو یہ شہر ٹمبکٹو ہے جسے ہر شخص نہیں دیکھ سکتا۔ یہ ٹھارہ درجہ عرض البلد شمالی  
 اور ۵۶ دقیقہ ۵۶ ثانیہ طول البلد غربی پر واقع ہے۔ ۱۲ ہزار کی آبادی ہے۔ اگر بیان کے  
 باشندے دخی نہوتے تو اسے بہت اہمیت حاصل ہوتی۔

۱۔ دریائے نائیجرا ذیقہ کا سب سے بڑا دریا ہے جو کوئنگ کے پہاڑوں (جبل داؤد) سے نکل کر بحر طلس (اتقیا نوس) پہنچتا ہے  
 میں گرتا ہے اس کا طول ۱۸۰۰ کیلومیٹر ہے مگر اس دریا سے صرف ۲ لاکھ ۵۰ ہزار کیلومیٹر زمین سیراب ہوتی ہے (مترجم اردو)  
 ۲۔ شہر ٹمبکٹو حکومت اسلامی ماسینا کا دارالسلطنت ہے جو وسطی سوان میں واقع ہے۔ ٹمبکٹو کی آبادی آجکل ۲۰ ہزار  
 اور شہر شاہ کا محیط ۵ کیلومیٹر ہے۔ یہ تجارت کی سب سے بڑی منڈی ہے کاسٹکینا اور ٹمبکٹو تک ریلوے لائن  
 جاری ہے حکومت ماسینا کے ذریعہ سب سے بڑی حکومت اسلامی ماسینا نامی واقع ہے جس کا دارالسلطنت شہر سیگو  
 سیگو کی آبادی ۳۰ ہزار ہے۔ چونکہ علم جزائریہ کے محققان حکایت ماسینا اور باسبارہ کا رقبہ اور آبادی وغیرہ  
 کبجائی تحریر کیا ہے۔ اسلئے اوس کی متابعت میں کبجائی بیان کیا جاتا ہے۔ رقبہ ۸ لاکھ ۸ ہزار ۸۰۰ کیلومیٹر اور  
 مربع آبادی ۱۱ لاکھ ۸۰ ہزار ہے۔ مادی ۸۵۲۵۰ ہے اور صرف یہی اسی قدر ہوتا ہے۔ عام طور پر

تجارت میں ۲۱۲۰۰۰ روپے آمد اور ۶۹۵۰۰ روپے (مستقیم اردو)

یہ کہہ کر پھر مضحکہ کے طور پر کہنے لگا :-

تو کیا آپ لوگ اس شہر میں کچھ روز ٹھہرنا چلتے ہیں، اگر یہ خواہش ہے تو بے تکلف فرمائیے! پروڈینٹ اور نیل ایوانس نے اپنے شانے ہلائے اور کچھ جواب دیا رابر نے پھر مذاق کے لہجہ میں کہا:

لیکن دو امریکینوں کا افریقہ کے وحشیوں میں گھومنا اصول احتیاط کے خلاف ہوگا

حضورؐ ایسی حالت میں کہ وہ فضا سے ہوا سے آئے ہوں!

نیل ایوانس نے بھی اسی تسخر کے انداز میں آگے بڑھ کر کہا:-

جناب! اگر ہم آپ کے ہاتھ سے چھوٹنے میں کامیاب ہو سکیں اور وحشیوں کے دست ستم میں پڑ جائیں تو اپنے کو بہت خوش قسمت سمجھیں گے کیونکہ یہی ناکہ ایک قید خانہ سے نکل کر دوسرے قید خانہ میں پھنس جائیگا لیکن ٹمبلٹو اور اسکے وحشی ہمارے لئے آپ کے البرٹ اس سے بہت بہتر ہیں۔

طبیعتیں مختلف ہیں! بہر حال میں آپ کو میری اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ

آپ ایسے مغز مہاذون کی زندگی میرے لئے بہت ضروری ہیں۔

اب پروڈینٹ صبر نہ کر سکا اور بولا۔

جناب! اخیر صاحب! کیا آپ کے لئے ہمارا اس قید خانہ میں رہنا کافی نہیں ہے۔

کہ اب آپ ہماری توہین بھی کرنے لگے ہیں۔ انیسویں!

رابر۔ ہرگز نہیں! میں توہین نہیں کرتا، مذاق کرتا ہوں!

پروڈینٹ! کیا آپ کے جہاز میں کچھ ہتھیار نہیں ہیں؟

رابر۔ کیوں نہیں، کیوں نہیں، بہت ہیں!

پروڈیٹ: اگر دو پیچہ لانے کے حکم دہریچے ایک آپ کے اور ایک میرے لئے  
تو کافی ہو گا!

رابر: بالکل نہیں! شاید آپ ڈوئل کرنا چاہتے ہیں۔  
پروڈیٹ: بیشک!

رابر: نہیں نہیں صاحب! آپ کو زہرہ دکھنا ہی بہتر ہے!  
پروڈیٹ: نہیں، بلکہ زہرہ رہنا ہی غنیمت اور بہتر سمجھئے عقلندی کی بات  
میں یہی ہے!

رابر: عقلندی ہو یا بیوقوفی! جو کچھ میرا دل چاہتا ہے کرتا ہوں آپ بھی جہاں  
اور جس لئے چاہیں شکایت کریں!

فیل ایوانس: انجینئر صاحب! واضح ہو کہ ہم شکایت کر چکے ہیں!  
رابر: کیا آپ سچ کہتے ہیں۔

فیل ایوانس: ہاں، جب ہم بورچے گزر رہے تھے اسوقت ایک شکایت نامہ  
زمین پر گرا دینا کچھ مشکل کام نہ تھا!

رابر: کیا یہ کام آپ نے کیا؟

پروڈیٹ: اگر ہم نے یہ کام کیا ہو گا تو آپ کیا بنا لیتے۔

رابر: میں یہ کر سکتا ہوں کہ.....

فیل ایوانس: کیا؟

رابر: (غصہ میں) یہ کہ اپنا شکایت نامہ اٹھا لائیکے لئے پانچ ہزار میٹر کی بلندی

سے آپ کو نیچے گرا دوں!

پر ڈینٹ - یہی تو ضرور بھیک دیجئے! ذرا بھی توقف نہ کیجئے! کیونکہ ہم نے یہ کام ضرور کیا ہے -

رابر کو غصہ آیا کہ اس کی آنکھوں سے جوش و غصہ کے ارے شعلے جھڑکنے لگے وہ اپنے ہاتھ ملتا ہوا سیاحوں کے سامنے آبا اور اسکا اشارہ پانے ہی ٹام مار رہی تھی چار آدمیوں کے پاس آگیا لیکن اس نے فوراً اپنے کو سنبھالا اور خود داری وضاحت سے کام لیکر بہت جلد اپنے کمرہ میں چلا گیا -

فیل الیو اس نے کہا: بہت اچھا ہوا!

پر ڈینٹ نے کہا: جس کام کی وجوہات نہ کر سکا اسے میں انجام دے گا! بیشک میں ضرور کر دینگا!

اس وقت ٹمبکٹو کے آدمی کو ٹھوں پر چڑھ چڑھ کر اپنے نجات کی دعا میں لگے ہوئے تھے شام کو وقت البیڑ اس نے کھنے جنگلوں میں آڑا شروع کیا اور جنگلی گایوں کی آوازیں جو اس سرزمین میں کثرت ہوتی ہیں سیاحوں کے کان تک پہنچتی رہتی ہیں - گو صبح کے وقت البیڑ اس شمالی گنی کے پہاڑوں سے گزر گیا۔ یہ پہاڑیں سرسبز ہیں

یہ براعظم افریقہ کے مغرب میں طلوع گئی واقع ہے جو ملائیک کا حصہ جو اسکے ساحلی مقامات کو گنی کہتے ہیں دسٹرجم اردو!

یہ سوڈان وسط افریقہ میں ایک وسیع خطہ ہے اسکے حدود اربعہ میں اختلاف ہے یہ ملک شمال کی طرف بالاتفاق صحرائے کبیر سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن جنوبی حد بعض کمزور خطہ استوائی ہے بعض وسطی افریقہ یعنی کوگو اور بالائی گنی تک خیال کرتے ہیں اور بعض اسی جنوبی افریقہ تک سمجھتے ہیں یعنی کوگو بھی سوڈان میں شامل کرتے ہیں اور اسکا نام جنوبی سوڈان رکھا ہے۔ - شرعی کی طرف

اور خلیج گنی کے درمیان میں واقع ہیں۔ ان پر کونگ کے پہاڑ بھی دھندلے دھندلے دکھائی دیتے تھے۔ ان پہاڑوں کے دامن میں فرمانروائے دامہوی کی حکومت ہے۔ جب سے ٹمبکٹو سے چلے ہیں۔ پرووینٹ اوفیل یوانس برابر دیکھ رہے ہیں کہ ابٹر اس سیداجوب کی طرف چلا جاتا ہو اس لئے انھوں نے سمجھ لیا کہ اگر برابر سیدھے یون ہی چلے گئے تو تھوڑی دیر کے بعد خط استوا سے گزر جائیں گے دیکھیں برابر اب افریقہ کو چھوڑ کر کہاں جاتا ہے چونکہ آگے بحر محیط پھیلا ہوا ہے جہاں سے ہمارے سیاحوں کی آرزوؤں پر پانی پھر جائیگا اور بھاگتا اسکے لئے ناممکن ہوگا اس خیال نے ان دنوں بیکس سیاحوں کو فکر و تردد میں مبتلا کر دیا اور ان کے غیض و غضب کو اور بڑھا دیا۔ لیکن ابٹر اس سرزمین افریقہ پر کچھ ایسی آہستہ خدائی سے چل رہا ہے کہ گویا وہ اس خطے سے نکلنا ہی نہیں چاہتا۔

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) بعض نے نو بکوسو ڈان میں شامل کر کے اسے ساحل بحر احمر تک پھیلا ہے۔ اور بعض نے دریائے نیل تک محدود کر دیا ہے۔ مغرب کی طرف بھی بعض نے نی نی گالی کو اس میں شامل سمجھ کر بحر اٹلانٹک تک وسعت دی ہے اور بعض نے حدود سن گیبیا تک ختم کر دیا ہے۔ بہر حال یہ سب ملک تین حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے (۱) مشرقی سوڈان مصر کے جنوب سے دریائے نیل کے منبع تک۔ (خط استوا کے قریب تک) اور بحر احمر سے دریائے نیل کے درمیانی سوڈان کا ملک (۲) پھیلا ہوا ہے اس میں حسبِ بل ملک شامل ہیں۔ ماکسدیکرات۔ وجر الجلیل۔ وجر الغزال۔ وجر الابض، ملک کردان، دارفور، ملک بحر رزق، بلاو نو بہ (۲) وسطی سوڈان مشرق کی طرف دارفور جنوب کی طرف دریائے کوگو شمال کی طرف مصر کے مغرب کی طرف دریائے نیل سے بحر احمر سے بحر روم سے مردم شماری میں ملین ہے۔ باشندے عام طور پر مسلمان ہیں اور ملک نیل کی چار حصوں پر تقسیم ہے۔ (۱) بورنو (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)



ظہر کے قریب قریب لاطیر اس داہوی کی سر زمین پر پہنچ گیا۔ معلوم ہو کر داہوی مغربی اریقہ کی بڑی حکومت ہے جو سات اٹھ لاکھ آدمیوں کی مالک ہے۔ اپنے مخصوص (دیکھ گزشتہ) اولوہ (۳) مغربی سوڈان وسطی سوڈان سے بحر اٹلانٹک اگلیا لگتی تک پھیلا ہوا ہے اور ایسٹ کی طرف حکومت کے علاوہ مغربی سوڈان میں کوئی مستقل حکومت نہیں ہے۔ سبیل یورپ کے مقبوضات میں (مترجم اردو) ۱۷۰۰ کوہ کوئنگ خلیج گئی کے شمالی ساحل کے متوازی پھیلا ہوا ہے (مترجم اردو)

۱۷ داہوی مغربی اریقہ کے جنوبی ساحل پر شمالی گنی میں ایک ملک ہو یہ مغرب میں انٹاشی اور ساحل الذہب کے دریا سے لٹا کر ذریعہ ستاد مشرق میں یورپ سے ہزار پارہ کے ذریعہ سے جوا ہوتا ہے اس کا رقبہ گرجہ بعضوں نے ۱۱۹۵۰۰ بیان کیا ہے لیکن چونکہ یہ ملک ہمسایہ سلطنتوں سے لڑائی جھگڑوں میں مصروف رہتا ہے اسلئے بیان کے امر کی غالب غلطیہ کہ سلطنتوں پر قبضہ بھی کم بیش ہوا کرتا ہے اسلئے رقبہ کا تعین نہیں ہو سکتا اور اسی وجہ سے بیان کی مردم شماری میں بھی اختلاف ہے بعض بیان ۹ لاکھ بعض نے ۱۰ لاکھ اور بعض نے ۵۰ لاکھ ہزار بیان کی ہے مگر اب رقبہ ۲ لاکھ ۹۶ ہزار اور آبادی ۲۰ لاکھ تخمینہ کی گئی ہے۔ اس کی سلطنت کی آمدنی ۹۶۸۰۰ مقدار ۹۶۸۰۰ تجارت کی درآمد ۵۱۶۵۴۱ اور برآمد ۶۰۱۹۰۶۰ پونڈ عثمانی ہے۔ مسیلمان کی رعیت ۲۶۵۲ کیلو میٹر اور بحری قوت ۳ ہزار ہے دار السلطنت ابوی جو جس کی مردم شماری ۳۱ ہزار سے ۶۰ ہزار تک بیان کی جاتی ہے۔ عام طور پر داہوی میں ایک مستقل فرمانروا اور ہر حصہ میں ایک رئیس رہتا ہے۔ فرمانروا کے مخصوص لشکر میں کئی ہزار یا کمرہ سوار ہیں جو اس کے ساتھ میدان جنگ میں آتی ہیں۔ ساحل کی طرف اس ملک کو ساحل امریکہ سے بن کر کوئنگ غلاموں کو فروخت کر کے لوبان سے امریکہ لیا جاتا ہے پہلے برٹش حکومت نے غلاموں کی تجارت بند کرانے کیلئے فرمانروا سے داہوی پر حملہ کیا پھر سلطنت فرانس سے لڑائی ہوئی آخر کار فرانس نے یہ ملک اس کے زیر حمایت ہو گیا۔

باشندگان داہوی کی جہالت اور ان کے دھیان نہ رسم و رواج جو صنعت نے بیان کئے ہیں کسی زمانہ میں ہوں گے اب یہ حالت نہیں ہے (مترجم اردو)

دشت کی حالت میں ایک آزاد حکومت ہے اور اپنی ہمسایہ حکومت شائشی ہے۔  
مقابلہ کرنے کی پوری طاقت رکھتی ہے۔

اگرچہ فرمان رواں داہومی کی حکومت بڑی نہیں لیکن اپنے مظالم اور خزیروں  
کی وجہ سے بہت مشہور ہے جو سال میں ایک تہہ خاص جشن کے موقع پر کی جاتی ہیں۔  
اور نئے فرمانروا کی تخت نشینی کی وقت قیدیوں کے قتل کی جو بیدردی وستم انگیزی  
ان سے عمل میں آتی ہے اسکی وجہ سے یہ حکومت بہت ہی قابل نفرت سمجھی جاتی ہے۔  
دشت و خوشخواری بیان تک بڑھی ہوئی ہے کہ جب کوئی نیامہان یا ملک کوئی مغز  
رکن فرمانروا کے پاس آتا ہے تو تہذیب یا مہمان نوازی کے لوازم میں ایک بچہ بھی ہر  
کہ فوراً اس مہمان کے سامنے دس پندرہ آدمیوں کے سرکاٹ کر پیش کئے جاتے ہیں  
یہ خوشخوارانہ خدمت وزیر حکومت ادا کرتا ہے جسے انگیکن کہتے ہیں۔

لہ اشانگی مغربی افریقہ میں داہومی کے مغرب کی طرف ایک ملک ہے جو جان کرہٹے والے تمام افریقہ میں  
سب سے زیادہ جتنی ہیں اس ملک کے رقبہ آبادی میں بہت اختلاف ہے بعض نے رقبہ ۲۳۰۰ کیلومیٹر اور  
آبادی ۱۰ لاکھ بیان کی ہے بعض رقبہ کے متعلق خاموش ہیں اور آبادی ۱۰ لاکھ بیان کرتے ہیں بعض نے نسب تو  
ایکڑا کیلومیٹر اور آبادی ۳۰ لاکھ کہتے ہیں اور اس تعداد میں ۲۰ لاکھ غیر مسلم اور ۱۰ لاکھ مسلمان تخمینہ کرتے ہیں  
والا سلطنت تو ایسے جہاں کی ہر شہر آبادی ایک لاکھ ہے حکومت ہندوئی اور پرنس حارث میں ہے۔ فوجی طاقت  
اوقات صلح میں ایک لاکھ اور زمانہ جنگ میں ۱۰ لاکھ ہے ۲۰۰۰ آدمی ۵ لاکھ ۶۳ ہزار دو سو صاف ۵ لاکھ ۵۰ ہزار ۳۳ سو  
۱۳ لاکھ ۹۱ ہزار ۲ سو تجارت کی درآمد ۲ لاکھ ۲۲ ہزار ۶۰ لاکھ ۱۰ ہزار سو پونڈ زعفران میں پیلیگران کی  
دست ایکڑ ۲ سو زامی اور پلوے لائن کا طول ۴۵ کیلومیٹر ہے۔

ایک مجلس شوری انتظامات خارجی کیلئے اور ایک فوجی مجلس امور فوجی کیلئے قائم ہے (مترجم اردو)

جس وقت البیڑ اس سرزمین داہومی پر پہنچا ہے اسوقت نئے فرمانروا کے صدر نشینی کی نوبت پیش تھی۔ باہا ڈو نامی ستونی حکمران کے بجائے کوئی دوسرا سردار نشین ہو رہا تھا اور باہا ڈو نے ادسی روز انتقال کیا تھا۔

انجینر ابرنے نے فرمانروا سے داہومی کی تقریب صدر نشینی کو بغیر دیکھے چھوڑ دینا مناسب خیال کیا بلکہ اسنے چاہا کہ البیڑ اس والون کو بھی یہ تماشا دکھائے۔

ملک داہومی کے کبشرت آدمی جوق و جوق دارالسلطنت ایومی کی طرف ان سیدی اور عمدہ سڑکوں پر چلے آ رہے تھے جو خرے۔ جز، اور کیلے کے جنگلوں میں بنی ہوئی تھیں۔ نارنگی، لیمو، ترنج کے خوشگوار درختوں کی خوشبو البیڑ اس والون کے دماغوں کو معطر کر رہی تھی۔ اور نہراون رنگ برنگ کی چڑیا درختوں کی شاخوں پر اڑ رہی تھیں جبکہ البیڑ اس جنگل پر اڑتا رہا اسوقت تک داہومی والون کی نظروں سے پوشیدہ رہا۔

انہجے شہر ایومی نظر آیا، اوہرا دھر سے آنے والے لوگ شاہی محل کے سامنے ایک وسیع میدان میں جمع ہو رہے تھے شاہی محل کے سامنے ایک بڑا صاف شفاف میدان تھا جسپر خرے اور کیلے کے درختوں کی شاخوں کا ایک چتر بنایا گیا تھا۔

اسی محل شاہی کے ایک جانب تقریباً چار نہرا کا فوجی دستہ صف بستہ کھڑا تھا لیکن یہ سب عورتیں تھیں، ان میں سے بعض عورتیں آبی در دیاں پہنے اور سرخ فلکبان کمر سے باندھے تھیں بانس کی بڑی بڑی کمانیں ان کے شانوں پر، اور تیروں سے بھرے ہوئے ترکش کمر میں ٹھک رہے تھے بعض عورتیں اسکے برعکس در دیاں پہنے توڑے دار بند وقون اور قرابینوں سے مسلح تھیں بعض عورتیں سفیدی پہنے اور خرے کے پتون کی سنگیان باندھے، چھوٹے چھوٹے ہتھیار اور فچیریاں لیے تھیں۔

ایک فوج نابالغ لڑکیوں کی تھی جھین تو پچی کہنا چاہئے۔ یہ سر سے بانوں تک سرخ بڑیاں پہنے ہوئے تھیں اس زمانہ فوج پر پانچ چھ ہزار مردوں کا لشکر اور اضافہ کیجئے، جو درجن کے بیٹوں کی ایک ایک انگلی کمر سے زانو تک باندھے اور باقی برہنہ تھے۔ اب سمجھ لیجئے کہ فرما زرداے داہوی کا کل لشکر آپ کے پیش نظر ہے۔

آج شہر داہوی کے کل مکانات اور سڑکیں بالکل خالی پڑی تھیں تمام شہر کے آدمی اسی میدان وسیع میں جمع تھے۔ ان سب کی مجموعی تعداد جو شہر اور اسکے اطراف سے آکر جمع ہوئے تھے پچاس ساٹھ ہزار ہو گئی۔

اس میدان میں نئے حکمران کے تخت نشینی کی رسم ادا ہونے والی تھی اسلئے ہزاروں قیدی جو آخری لڑائی میں گرفتار ہوئے تھے فریبانی کی بکریوں کی طرح ہاتھ بانوں بندھے ہوئے فرما زردا کے چبوترے کے ایک طرف پڑے تھے۔ تاکہ شہر کے باشندے اس مبارک دن میں ان کا کام تمام کر نیکاشن حاصل کریں۔

جس وقت البٹیر اس میدان کے اوپر پہنچا ہوا دوسو ت دوپہر میں دو گھنٹہ باقی تھے۔ البٹیر اس نے ان بادلوں کے نیچے اثرنا شروع کیا جن کی آواز البٹیر اس کو داہوی کے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کئے تھی۔

نیا حکمران جو تخت نشین ہونیوالا ہے یہ بونادی نام کا ایک سالہ نوجوان ہے۔ جو ایک درختوں کی تنائوں اور بیٹوں سے بنے ہوئے سائبان کے سایہ میں بیٹھا ہے رئیس کے چبوترے کے سامنے پچاس جتنی لوگ باجے بجانے والے موجود تھے، جو ایک بے تکے پن سے ہاتھی دانت کی بانسریاں۔ بانس کی لکڑیاں تاشے۔ تقارے بجا بجا کر جھونڈے بھونڈے راگ الاپ رہے تھے اور کبھی کبھی توپوں اور بند و قونکے

غیر بھی ہوتے تھے جن کے ساتھ ہزاروں جیشیوں کی آوازیں مل جل کر ایک عجیب صیب  
سمان پیدا کر دیتی تھیں۔ میدان کے ایک طرف وہ قیدی بندھے پڑے تھے۔ جو  
متوفی حکمران کے اعزاء میں فوج کیے جانے والے تھے۔ چونکہ متوفی حکمران نے اپنے جلوبس کے  
وقت ۳۰ ہزار سرکٹوں کے لئے سو جودہ رئیس بھی لئے ہی انسان قربان  
کرنے پر مجبور تھا۔

ایک گھنٹہ تک سچ پڑ ہی گئی، گانا اور غل و شور شروع ہوا، پھر ناچ بھی  
ہونے لگا۔ عورتوں کی تمام فوج اس ناچ میں شریک ہوئی۔

اب خونریزی کا وقت آیا۔ چونکہ رابر بیان والوں کی اس خبیث عادت سے  
واقف تھا۔ وہ قیدیوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ مینگن حاکم عدالت نہایت غلٹ د  
تمکنت کیساتھ رئیس کے سامنے کھڑا ہوا تھا اب اس نے اپنی چھوٹی سی نیز تلوار کو  
حرکت دی جو ہاتھ میں لئے تھا۔

چونکہ آج ماسے جانے والے قیدی بہت تھے اسلئے دو تین سو چابکدست  
اور ماہر جلا د بھی مینگن کے پیچھے اپنی اپنی خوفناک تلواریں نو لے کھڑے تھے۔  
دفنہاً وحشیوں نے البیڑ اس کے فر فر کی آواز جو دو تین سو میٹر کی بلندی سے  
میدان کے اوپر آرہی تھی سن کر اپنے سر اوپر اٹھائے اور اس عجیب غریب ہوائی جہاز  
جانور کو دیکھا انھوں نے خیال کیا کہ اُن کا کوئی معبود نئے فرما نروا کی مبارکباد  
برکت دینے کو آیا ہے۔

ہر طرف سے سجدے، سلام، اور عجیب عجیب تعظیمی حرکتیں ہونے لگیں اتنے میں  
ایک قیدی کا سر مینگن کی تلوار سے اڑا اور دوسرے جلا د بھی اپنا کام شروع کرنے

ہی کو تھے کہ اوپر سے ایک بندوق کی گولی ٹینگن کے جگم پر آ کر پڑی اور وہ اس وقت ٹھنڈا ہو گیا۔ رابر نے کہا۔

شاباش ٹام خوب نشانہ لگایا!

ہاں! کبھی کبھی ایسے کارآمد نشانے لگا سکتا ہوں!

اب تو آدمیوں کے غول میں ایک شور و غل پیدا ہوا کیونکہ اب وہ سمجھے کہ یہ ہوائی جانور مبارکبادی نہیں بلکہ حملہ کئے آیا ہے۔ اور جب ٹھون نے ٹینگن کی حجامن نش زمین پر پڑی دیکھی تو ان کے غضب و غضب کی آواز میں بلند ہوتے لگیں، اور انھوں نے بندوق میں اور تیرالٹیر اس پر چلانا شروع کر دیا۔

پروڈینٹ اور فیل ایوانس اگرچہ رابر کے ساتھ ایک جذبہ عداوت رکھتے تھے مگر اس کی اس انسانی ہمدردی میں شرکت کرنے سے پہلو تہی نہ کر سکے اور کہنے لگے:-

ہاں، ہاں! آپ نے بہت اچھا کیا۔ بیشک ہمیں ان قیدیوں کو چھوڑنا چاہیے رابر۔ بیشک یہی میرا بھی خیال ہے!

بھارت کے سب آدمی مسلح ہو کر چھت پر آگئے اور بہت تیز فر کرنے والی دو بندوقیں دونوں ساحوں کو دیدین، اور سب نے آگ برسانا شروع کر دی بلکہ جاز کی چھوٹی توپ کا رخ بھی نیچے کی طرف کر کے کئی گولے برسائے۔ وحشی بھی برابر جواب دیتے رہے، مگر اکثر لوگ دہشت زدہ ہو کر بھاگ کھڑے۔

قیدی اس ناگہانی امداد سے بہت متحیر ہوئے اور اپنے ہاتھ پاؤں کھولنے میں عجلت کرنے لگے وحشی حریف بھائیوں کرنے سے باز نہیں آتے تھے آخر ایک گولی

البرٹس کے بچکے پر لگی جس نے بچکے کو بچا ڈالا۔

تمام مارنر بچہ غصہ میں آکر اسلحہ خانہ میں گیا اور دس بارہ ڈائنامیٹ لیکر باہر نکلا اور دس نے چند ڈائنامیٹ دھنیوں پر پھینکے وہاں جا کر وہ بہت شدت کے ساتھ پھٹے اور بہ کثرت جانوں کے بچہ نقصان کا سبب ہوئے۔ اب مقابلہ کی تاب نہ رہی اور سب بہت تیزی کے ساتھ بھاگ کھڑے۔ قیدی بھی رہا ہو گئے تھے اور کوئی ان کا تعاقب نہیں کر سکتا تھا۔

اس طرح رابر نے البرٹس کا ایک زبردست مفید و کارآمد ہونا پر ڈوئیٹ اور فیل ایوانس پر ثابت کیا کہ وہ اسطرح کی انسانی مہر و دی کے کاموں کے لئے کس قدر کارآمد مفید ہے۔

اس کے بعد البرٹس اطمینان کے ساتھ فضا سے ہوا میں بلند ہوا۔ اور بہت تیزی کے ساتھ براعظم افریقہ کو طے کر کے بحر محیط اٹلانٹک پر بادپائی کرنے لگا۔

## باب تیسروں

پر ڈوئیٹ اور فیل ایوانس سر کے چکر وان میں مبتلا ہوئے بغیر کبہ نگر بحر محیط سے گزرتے ہیں؟

جس بات سے دونوں رفیق ڈرتے تھے وہی پیش آئی۔ بیشک البرٹس بحر محیط پر آگیا۔ آخر البرٹس جا کمان رہا ہے؟ جہاز نشینوں میں کسی قسم کے خون و ہوس کا اثر نمایاں نہیں! انکے سامنے مشکل اور تری دونوں کسان ہیں

ہر شخص اپنے اپنے کمرہ میں آرام و اطمینان کے ساتھ مزے کی نیند سوتا ہے۔  
اور کبھی پریشان خواب بھی نہیں دیکھتا۔

لیکن یہ سیاحت کہیں نہ کہیں ضرور ایک دن ختم ہوگی، کیونکہ اگر کوئی  
صدر مقام نہ ہو تو یہ اپنے جہاز کی ضروری چیزیں کہاں سے مہیا کرنا ہوگا؟ اور  
یہ بھی قدرتی بات ہو کہ وہ صدر مقام نفا سے ہوا پر نہیں بلکہ زمین پر ہوگا۔

واقعی! جب ایسے مقام کا ہونا ضروری و لازمی ہو تو پھر آخر یہ صدر مقام کہاں ہوگا  
یہ سوال تھا جو برابر پروفیٹ اور فیل ایوانس اپنے جی من کر رہے ہیں، مگر اسٹوس  
کوئی جواب دینے والا نہیں پاتے! اب ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ اس قسم کی ہخیل  
باتیں ہمارے دونوں آتش مزاج امریکنوں کو کس قدر برا فروختہ کر دیتی ہوں گی۔  
اگر وہ پریشان ہو کر کوئی مجنونانہ حرکت کر بیٹھیں تو کیا عجب ہے؟

جو کچھ بھی ہو، ان معاملات کو چھوڑ کر اب ہمیں دیکھنا چاہیے کہ جہاز  
کس حال میں ہے۔

جہاز بحر محیطا طلس پر کمال عظمت سے مصروف پرواز تھا  
دوسرے دن جب آفتاب آسمان و سمندر کے نقطۂ اتصال سے بلند ہوا تو  
اگرچہ البیڑ اس کے بلندی کی وجہ سے حد نظر کا دائرہ بہت وسیع تھا پھر بھی کسی  
طرف کچھ خشک دکھائی نہ دیتی تھی۔

بیچارے فری کو لن نے اپنے کمرہ سے باہر آ کر جب اپنے نیچے ایک بجز ذخار  
کو دیکھا تو اس خوف سے کہ کہیں پھر نہ ٹسکا دیا جائے چپ چاپ اٹلے پاؤں  
کاغیا ہوا اپنے کمرہ میں واپس جا کر دبک گیا!



کل کرہ زمین کی تین سو چوہتر ملین ستاون ہزار نو سو بارہ میٹر مربع سطح کو سمندر کا پانی گھیرے ہوئے ہے اس سطح کی چوتھائی پر صرف بحر محیط اٹلانٹک پھیلا ہوا ہے۔ اس سے اس کی وسعت کا اندازہ کرنا چاہیے۔

اس طرف کرہ زمین پر جسے بین المہارین کہتے ہیں ہر وقت ہوا چلتی رہتی ہے جس کا رخ افریقہ کے صحرائے کبیر سے خلیج مکسیکو کی طرف ہوتا ہے۔ مگر سامی گرمیوں بھر ہوا کبھی پورب سے پچھم کی طرف اور کبھی پچھم سے پورب کے جانب چلتی رہتی ہے۔

البتہ اس متوسط رفتار سے اوڑ رہا تھا لیکن یہ رفتار بھی اور جاذب کی رفتار سے بدرجہا زیادہ تھی۔

جہاز کو خط استوا سے گزرا۔ اس کی اطلاع راہبر کی طرف سے سیاحوں کو دی گئی پروڈینیٹ نصف کرہ شمالی سے گزر کر نصف کرہ جنوبی میں داخل ہونے سے بہت غصہ میں تھا۔

تمام جنگی اور تجارتی جہاز جب خط استوا سے گزرتے ہیں تو اظہار خوشی و مسرت کی کچھ رسمیں ادا کرتے ہیں مگر البتہ اس نے یہ کچھ رسمیں ادا نہ کیں

لے مکسیکو برعظم امریکہ کے شمالی حصین، ممالک متحدہ امریکہ کے جنوب میں ایک ملک ہے جو دست بین تقریباً ہندستان سے نصف ہوا کے ساحلی میدان گرم اور مضر صحت ہیں۔ پہاڑوں کی داریاں معتدل ہیں اور اندرونی حصہ کی سطح مرتفع سرد اور صحت افزا ہے زمین زرخیز ہے۔ معدنیات کی بھی افراط ہے۔ آبادی ڈیڑھ کروڑ ہے لوگوں کے طے پیشے زراعت، مویشی پالنا، اور کان کنی ہیں حکومت جمہوری ہے لیکن حالت اور کاہلی باشندوں کی سدا رہ ہے۔ مکسیکو صدر مقام ہے۔ جسکی آبادی دہلی سے دو چند ہے خطیہ مکسیکو ممالک متحدہ امریکہ کے مغرب میں واقع ہے (مترجم ارژو)

صرت فریج طایع نے ٹھنڈے پانی کا ایک پیالہ چپکے سے فرکولین کے سر پر ڈال دیا۔  
 کہ وہ بچارہ بے تحاشہ چیخیں مارنے لگا مگر پھر اسکے بدلے اعلیٰ درجہ کی شراب  
 کے کئی ساغزادے پلائے لہذا فرکولین خطا ستواسے گزرنے کی اس رسم پر  
 بہت خوش اور شکر گزار ہوا۔

کو صبح کے وقت الیٹراس سینٹس اور سینٹ لہینا کے جزیرہ میں سے  
 گزرا۔ جزیرہ سینٹ لہینا سے قریب تر ہو کر وہاں کے سرسبز و شاداب پہاڑوں کا  
 نظارہ کیا۔

اگر انجیئر رابر کا یہ نامور جہاز اس زمانہ میں ہوتا جب پولینو بونا پارٹ اس  
 جزیرہ میں قید تھا تو باوجود ان تمام تدبیروں کے جو پولینو بونا پارٹ کی حفاظت  
 و نگرانی کے لئے عمل میں لائی جاتی تھیں، اس کا چھوڑا لینا بہت آسان تھا۔

لے پولینو بونا پارٹ ۱۸۷۷ء میں جزیرہ کارسیکا میں پیدا ہوا پہلے اس نے طبی مدرسہ میں  
 تعلیم پائی ۱۵ سال کی عمر میں فن سپاہی گری سیکھنے کے لئے فوجی اسکول میں داخل ہوا اور  
 ایک سال میں سند حاصل کر کے فوج میں ملازم ہو گیا ۱۸۷۷ء کی ملکی بغاوت میں یہ بھی شریک  
 تھا جس کے بعد کارسیکا بھاگ گیا پھر فوج میں لفٹنٹ کرنل مقرر ہوا اور ٹولون کا قلعہ فتح کرنے  
 پر بریگیڈر جنرل بنایا گیا ۱۸۷۹ء میں دارالخلافہ کے لشکر کا کمانڈر مقرر ہوا اور ایک سال  
 بعد اٹلی کی فوج کا کمانڈر انچیف بنایا گیا۔ اس نے ۳۶ ہزار فوج سے آسٹریا کی ۵۰ ہزار فوج کو  
 شکست دی تمام ملک اٹلی و سارڈینیا فتح کیا پھر آسٹریا والوں نے تین مرتبہ ترتیب وار ۶۰ ہزار  
 ۳۰ ہزار ۵۰ ہزار فوج لے کر حملہ کیا اور برابر شکست کھائی پانچویں مرتبہ پولینو نے آسٹریا  
 کی دارالسلطنت کا محاصرہ کیا اور سیندرلینڈ و لمبارڈی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

قیام کو آفتاب جہان آرا کے غروب کے وقت ایک عجیب و نادرنچل نظر آگیا کہ اگر لوگ قطب جنوبی کے قریب ہوتے تو یہ خیال کرتے کہ یہ شمالی صبح کا نقشہ ہوگا کیونکہ جس وقت آفتاب غروب ہوئے کو تھا اس وقت رنگ برنگ کی مختلف اور بہ کثرت روشنیوں کا کنارہ آسمان پر جلوہ پذیر تھیں۔ جو شمالی صبح سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھیں۔

ابن بطوطہ نے ۱۳۰۵ء میں مصر پر حملہ کیا اور فتح کر لیا۔ شام کے متعلق ذکر کرتے ہیں کہ فرانس میں فساد ہو جانے کی وجہ سے پلٹ آیا۔ اور پھر وہی سلطان کوثر بادشاہ بن ٹیچا سلطنت میں اہل فرانس نے اسے تاحیات مستقل کا عمل مقرر کر دیا۔ سلطنت میں اس نے شہنشاہی کا لقب اختیار کیا اور جرمنی پر حملہ کر کے ۳۰ ہزار مسلمان قیدیوں کو شام میں پروشیا بھیج کر لیا۔ شہنشاہ روس کو شکست دی، پھر پرتگال اور اس کے بعد اسپین بھی فتح کر لیا۔ انگریزوں سے بھی کئی لڑائیاں ہوئیں۔ سلطان عبدالمین روس کے شہر مسکو پر حملہ کیا اور اسے جلا کر تباہ کر ڈالا، واپسی میں روس کی قلت اور موسم کی خرابی نے سخت نقصان پہنچایا۔ اس وقت روس، آسٹریا، پروشیا، اور انگلستان کی فوجوں نے مل کر اسے شکست دی اس شہنشاہ پر صلح ہوئی کہ پولینڈ تخت سے دست بردار ہو اور وظیفہ لیکر جزیرہ البانی میں رہے۔ مگر ایک سال بعد اسے پھر فرانس واپس آکر ایک زبردست لشکر مرتب کیا۔ سلطان عبدالمین انگلستان، جرمنی، اور روس کی فوجوں نے مل کر محاصرہ کیا، آخر کار دباؤ کو کی مشہور لڑائی میں اسے شکست ہوئی اور جزیرہ سینٹ ہینا میں قید کیا گیا۔

جہان السلطنت میں مریا (منجم اردو)

اس کے علاوہ اور متعدد فطری مناظر بھی کبھی کبھی جلوہ گر ہو جاتے تھے کہ جن کو، دلورعبی دیکھ دیکھ کر انسان حیرت میں رہ جاتے۔ اسی مہینہ کی اٹھارہویں شب کو گوجا ند اپنی پوری بہار دکھا رہا تھا، ایک توس قزح کا ایسا بہت بڑا اور تعجب خیز عالمِ نودار تھا کہ انسان کا اسے دیکھ کر قدرت کی بوقلمونی پر حیران ہونا بالکل کاہر کمین نچل عجیب غریب مناظر کسی خوفناک طوفان کی علامت تو نہیں؟ واقعی یہی ہوا بھی، دریا میں ایک ہشت ناک طوفان بپا تھا۔ کو البر اس خط جدی سے گزرا، دوسرے دن ایک اور عجیب حادثہ پیش آیا کہ جس سے دریائی جہاز ران بہت ڈرتے رہتے ہیں۔

دریا کی سطح پر کثرت سے شعلہ خیز موجیں آپس میں اس قدر جلد جلد مکراتی ہوئی گزر رہی تھیں جن کی سرعت رفتار فی گھنٹہ ۶۰ میل سے زیادہ نظر آتی تھی۔ ادھر ان موجوں سے بہت سی روشن اور طولانی شعا عین میدان میں پھیل رہی تھیں۔ چونکہ رات کا وقت تھا۔ موجوں کی زیر روشنی البر اس تک پہنچتی تھی۔

عجیب و غریب شہر جو سطح دریا پر جلوہ پذیر تھا۔ اس کا سبب صرف الکلرک دہکائی، انھی اس الکلرک دہکائی نے ہوا میں بہت کچھ ناہمواری پیدا کر دی تھی اسوجہ اگر کوئی جہاز یا آئینوٹ ان برقی موجوں میں پھنس جاتا ہے تو اس کے ڈوب جانے میں کوئی کسر نہیں رہتی لیکن البر اس کے ان موجوں کی بھی کوئی پروا نہ تھی۔

اس عرصہ میں عرض البلد کا سینا لیسوان دائرہ بھی گزر گیا۔ ان مقامات میں دن سات آٹھ گھنٹہ سے زیادہ بڑا نہیں ہوتا۔

طرے کے ایک گھنٹہ بعد البر اس اپنے سفر کیلئے مناسب استہ پیدا کرنے کو مہند کی

سطح سے سو قدم کی لمبائی پر آتا تھا کہ یکایک دریا ئی خرطوم کی گردش میں پھنس گیا۔ علم طبعیات کے ماہر جانتے ہیں کہ یہ خرطوم ایک خطرناک قدرتی بلا ہوتی ہے۔ یہ خرطوم دراصل بادل اور سمندر کے پانی کا ایک گہونہ ہوتا ہے جس میں سمندر کا پانی اور بارشیں میں ملا کراتے ہیں۔ سمندر کا پانی ایک شدید ترین گردش کیساتھ اوپر کے بادلوں کے ذریعہ کھینچتا ہے۔ جو جہاز اس خرطوم یعنی ایر و آب کے گہونہ میں پھنس جاتے ہیں انکی رہائی بہت دشوار ہو جاتی۔ اس وقت نہایت تیز رفتار بادلوں کی قریباً بیس سو ٹن میں سطح سمندر پر ٹٹکی ہوئی تھیں اور سمندر کے پانی کو غیر معمولی شدت و تیزی کیساتھ شعلہ آواز کی طرح چکر دیتی ہوئی اوپر کھینچ رہی تھیں کہ البتہ اس بھی انہیں پھنس گیا۔ مگر ہزار شکر ہے کہ ان سو ٹنوں کا چکر البتہ اس کے عمودی نچھوکی گردش کو برعکس تھا ورنہ نیکھے حرکت کرنے سے معذور ہو جاتے اور یہ ہوائی جہاز بیکار و مہمل ہو کر گرد آب مصیبت میں پڑ کر ہمیشہ کیلئے غوطہ کھا جاتا۔

انجینر نے اس خطرہ کی اہمیت اور عظمت کو محسوس کیا کیونکہ نیکھے کچھ کام نہیں دیتے تھے اور البتہ اس اس خرطوم ابر سے رہائی نہیں پاتا تھا۔ ہوائی مسافر شدت گردش سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے، انھوں نے ہزار خرابی اور دشواری سے اپنے کو کٹھڑے سے جکڑ لیا تھا۔

انجینر زار نے پکار کر کہا:- بھائیو! صبر و استقلال کی ضرورت ہے۔ بیشک انھیں دو چیزوں کی بہت ضرورت تھی۔ پروٹو ٹینٹ اور فیل پوٹس دروازوں کے کٹھڑے بہت مضبوط پکڑے تھے۔ اور قریب تھا کہ وہ اس سونڈ کی گردش سے چمکے کما کر بیہوش ہو جائیں اور سمند میں گر کر اس البتہ اس کی امید

ویاس آگین زندگی سے ہمیشہ کے لئے نجات پا جائیں۔

صرف ہمارا نام مارنہ انجینر کے اشیاء پر ایک چیز سے دوسری چیز پر ہاتھ مارتا ہوا اور پکڑتا ہوا اہواز کی توپ تک اپنے کو پہنچا سکا۔

میشک اس بلا سے خرطوم سے نجات کا ذریعہ صرف توپ کا چلانا ہی ہے۔  
 نام مارنہ نے بت پھرتی کے ساتھ توپ میں کار توں بھر کر آگ دی۔ اس وقت توپ کی آواز سے ہوا میں جو درد پراگندگی پیدا ہو گیا تھا اس سے بادل کی دھند میں درہم برہم ہو گئیں اور جن بادلوں سے یہ دھندیں وجود میں آئی تھیں وہ پانی ہو ہو کر اس طرح گرنے اور گر کر رہنے لگے۔ جس طرح برنالوں سے پانی گر رہا ہے۔

الطیر اس بھی سوئندوں کی بلا سے چھٹتے ہی سو بیڑ بلند ہو گیا۔

انجینر نے پوچھا کہ: ہماز کو کچھ نہ کچھ نقصان تو ضرور پہنچا ہو گا۔  
 نام مارنہ نہیں، لیکن یہ ایک تسکین خیز حادثہ تھا، اگر دوبارہ پھر پیش آیا تو اور زیادہ برا ہو گا۔

میشک یہ حادثہ خرطوم بہت پر دہشت تھا اور اگر الطیر اس کی مضبوطی و ہتھوڑی غیر معمولی و مافوق العادۃ نہ ہوتی تو وہ اس وقت پاش پاش ہو جاتا اور اس کا پتہ نشان بھی نہ ملتا۔

بحر محیط کا دشوار گزار موائی سفران غیر معمولی اور حیرت انگیز حوادث کیساتھ جاری رہا۔ دن روز بروز چھوٹا ہوتا جاتا تھا اور ہوا میں بھی روزمرہ طبری ہی پر دھند اور فیل ایوانس بھی دن پر دن اور زیادہ تنگ ہوتے چلے جاتے تھے۔  
 انجینر کو بھی بہت کمزور ہو سکتے تھے اگر اوقات وہ اپنے کمروں میں ہی بیٹھا اور الطیر اس کی

خط سفر میں کرنے میں بسر کرتا اور نقشہ میں راستوں کے نشانات بناتا جاتا تھا۔  
 بارومیٹر، تھرمائیٹر اور دوسرے تمام رصدی و ہوائی آلے جو کچھ تغیرات کا پتہ دیتے تھے  
 انکو بھی الگ الگ لکھتا، اور اس ہوائی جہاز کے اٹانے سفر میں جس وقت جوئے  
 جاری تھے پیش آتے انھیں بھی اپنے سفر نامہ میں درج کر لیتا تھا۔

ہمارے سیاح بھی جہاز کی چھت پر کٹرہ کے کنارے ٹکے ہوئے، اور اپنے ناک  
 کان گلوبن سے خوب پلٹے ہوئے (جوان کے کمرہ میں موسم سرما کے استعمال کے لئے  
 موجود تھے)، صرف نظارہ تھے اور اپنی سنجس نظروں سے خشکی کو ڈھونڈتے  
 رہتے تھے۔

ایک طرف فرکولین کو مقرر کر رکھا تھا کہ فریسی خاشا مان سے معلومات  
 حاصل کر کے خبر دے کہ رابرکون ہے اور کہاں جا رہا ہے۔ حالانکہ موسیو فریخ  
 طابوچ جیسا زبردست دماغ کا آدمی فرکولین جیسے پوچ دماغ کو کیونکر صحیح دلائل  
 بنا سکتا تھا؟

جب کبھی فرکولین اس سے پوچھتا تھا تو وہ رابرک کو کبھی امریکہ کا سابق پریٹینٹ  
 کبھی جاپان کا ایک جنرل، کبھی ہندوستان کا نواب، اور کبھی ترکستان کا خان  
 بتاتا تھا۔ اور جب کبھی وہ منزل سفر کو پوچھتا تو وہ کہتا تھا کہ:۔ ہمارا آقا کرہ فر  
 میں جا رہا ہے۔ وہاں کوئی رہنے کے قابل جگہ ملے گی تو پھر وہیں رہ جائیگا، کہو بی فرکولین  
 تم بھی ہمارے ساتھ چلو گے؟ فرکولین نے اسے سمجھ کر سختی کے ساتھ کہا:۔

نہیں نہیں، خدا نخواستہ ہم گز نہیں جاؤں گے۔  
 طابوچ۔ کیوں؟ کیوں؟ کرہ فر کی رہنے والی ایک دوشیزہ کے ساتھ تھاری

شادی کر دیں گے ہرج ہی کیا ہے۔ وہاں بھی ایک حبشی خاندان پیدا کر دینا!  
فرک لین جب اس قسم کی خبریں اپنے آقا تک پہنچاتا تو پروڈینٹ  
سمجھ جاتا کہ رابر کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہو سکتا اسوجہ سے جو ش انتقام اور زیادہ  
ذمی ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک ن اسنے رفیق سے کہا۔

کیا آپ نے صبر کر لیا کہ اس منحوس جواز سے بھاگنا ممکن نہیں ہے؟  
فیل ایوانس۔ بیشک، پروڈینٹ! بالکل ممکن نہیں۔

پروڈینٹ۔ لیکن انسان ہر وقت اپنی زندگی کا مالک و مختار ہے۔ اگر وہ  
زندگی قید میں گزرے تو اسے قرآن کر دینا چاہیئے۔

آپ بہت سچ کہتے ہیں! جان خدا اگر لازمی ہے تو کچھ دیر نہ کرنا چاہیئے۔  
بیشک بھائی! بالکل توقف نہ چاہئے! عنقریب لبطر اس سجر اٹلانٹک سے  
گزر جائیگا، اس کے بعد پھر خدا جانے بحر محیط کبیر کی طرف بڑھے گا یا قطب جنوبی  
کی طرف؟ غرض کہ عمر بھر اس بیطوح فضا سے ہوا میں بس کرنا پڑے گی، ایسی زندگی ہمارے  
کس کام کی۔ اس لئے ہم کو انتقام لینا چاہئے اور جہاز کو پہلاز ولون سمیت تباہ و برباد  
کر دینا چاہیئے!

ہاں ہاں! خود کو بھی اسکے ساتھ ہلاک کر دینا چاہئے، اور دنیا کو ان دشمنوں  
کے جنگل سے بچانا چاہیئے۔

یہ دونوں رفیق شدت غصہ سے اس حد کو پہنچ گئے ہیں کہ جو ش انتقام  
میں اپنی جان تک مینے پر تیار ہیں۔ لبطر اس کو برباد کر دینے کا منصوبہ تہ  
کچھ بھی دشوار نہیں سمجھتے کیونکہ کسی بہانہ صرف اسلحہ خانہ تک پہنچ جانا اور وہاں



ڈائنامیٹ وہاں سے نکال لانا اس کام کیلئے بہت کافی نظر آتا ہے۔

نیلن خا کا ہزار شکر ہے کہ فری کو لین اس منصوبہ سے واقف نہیں ہو ورنہ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ اپنے آقا کو کھینسا دیتا !

کو جنوب و مغرب کی طرف زمین نظر آئی بیشکی آبنائے میجیلین تھی جو جنوبی امریکہ کی انتہائی سرزمین ہے اس موسم میں یہاں (جو ۵۰ درجہ عرض البلد سے مٹی ہوئی ہے) اٹھارہ گھنٹہ کی رات ہو جاتی ہے گرمی بھی صفر کے درجہ سے ۶ درجہ نیچے گھٹ جاتی ہے۔ اگر یہاں چھ مہینہ پہلے ہوتے تو سولہ سترہ گھنٹہ کا دن نظر آتا۔ اور زمینیں بھی بہت سرسبز و شاداب دکھائی دیتیں۔

آج غروب آفتاب کے وقت البیڑ اس کے راستہ میں ایک بہت خوشنما جھیل پڑی جو چار دن طرٹ جنگلون سے گھری ہوئی تھی اور اسکے ہر طرف رنگ برنگ کے ہزاروں پرندے جھنڈ کے جھنڈ اور ڈرہے تھے۔ البیڑ اس نے اپنے برقی چراغ روشن کر دیے اور ہزاروں مزیدار آبی پرندوں کو اپنے ہوائی جہاز کی سطح پر گرا لیا اس طرح بہت زیادہ شکار البیڑ ان لوگوں کے ہاتھ آگیا، اور فرخ ٹانج کو ایک عرصہ تک کئے لئے عمدہ عمدہ قسم قسم کے اور مزیدار کھانے پکانے کا موقع مل گیا۔

آبنائے میجیلین کو طے کر کے البیڑ اس نے جنوب کی طرف آگے بڑھنا شروع کیا اوسکے بعد جزیرہ ڈیورس سے بھی گزر گیا غرض کہ ساحل داہری سے یہاں تک

۱۔ آبنائے میجیلین جنوبی امریکہ کے جنوب میں واقع ہے و متوجہ رہو  
۲۔ جزیرہ ڈیورس جنوبی امریکہ کے جنوب میں جو اسکو جنوبی امریکہ سے آبنائے میجیلین کے آگے ہے اور متوجہ رہو

سات ہزار پانچ سو کیلو میٹر مسافت طے کر کے تمام بحالین کے جزیروں سے بھل گیا اور بارٹن کی مشہور اس سے گزرتا ہوا سیدھا جنوب کی طرف باد پھانی میں مصروف ہو گیا۔

## چودھواں باب

انجنیر رابرکمان پر انسانی ہمدردی کا کام کرتا ہے ؟  
کل ۔ کو الیٹر اس عرض البلد کے چو نوین دائرہ سے آگے نکل چکا تھا۔  
یہ دائرہ نصف کرہ شمالی کے اوس دائرہ کے مقابل واقع ہے جو اسکا ٹیلیٹوین  
اڈیمبرگ پر سے گزرتا ہے اس لئے تھری میٹر درجہ حرارت صفر سے نیچے بتا رہا تھا۔  
رابرکمان ہوا کہ اپنے جہاز کے کمرے برقی قوت سے گرم رکھے۔ جہاز چونکہ برابر  
جنوب کی طرف چل رہا ہے اس لئے دن بھی چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ روشنی کم اور تاریکی  
بڑھتی جاتی ہے۔ جہاز میں ٹرادل کے کپڑے جو قطب جنوبی کی سیاحت میں کام  
آ سکیں بہت اعلیٰ درجہ کے موجود تھے کہ دونوں رفتی خوب اور سٹے پٹے ہر دور  
جہاز کی چھت پر آتے نیز بھانستے کہ تدریجاً در انتظام کے ذرائع ہم پر بچانے کی

---

۱۵ ماس ہارن جنوبی امریکہ کا انتہائی جنوبی حصہ ہے (مترجم اردو)  
۱۶ شراڈیمبرگ اسکا ٹیلیٹوین کا دارالسلطنت اور تھیمپس عرض البلد شمالی پر  
واقع ہوا (مترجم اردو)

فکرین کرتے رہتے تھے۔

اب برابر کا ذکر سنئے ٹمبلٹو مین پروڈیٹس سے جو گفتگو رابر نے کی تھی اسکے بعد سے وہ بہت کم اوس سے ملتا اور اس سے نظر آتا ہے اور نہ اس سے کوئی بات چیت کرتا ہے۔ ہمیشہ ٹام ٹارنر سے کچھ لمبی چوڑی گفتگو کرتا رہتا ہے اور دونوں بارومیٹر کو بہت غور کے ساتھ دیکھتے رہتے ہیں انکے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ روشنی کے بعض نشانات تلاش کر رہے ہیں۔

اس وقت البیڑ اس کے نیچے وہ عظیم الشان سمندر ہو جوایشیا اور امریکہ کے درمیان میں واقع ہے۔ البیڑ اس کمان جا رہا ہے اسکی طرز رفتار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قطب جنوبی کی طرٹ جا رہا ہے اب آیا اس جاٹے کے موسم میں ہے اور بے پایان راتوں کی تاریکیوں میں قطب کی سیر کیا ضرورت ہے! حالانکہ جہاز میں ایسے کام بھی۔ رابر اوٹام ٹارنر کے پیش نظر ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ واپسی کی فکرین ہے!

گو میزبان الوداد ایک عرصہ سے بہت بلند تھا مگر آج ایک دم نیچے اتر آیا ہے اور بارومیٹر کا اس طرح گر جانا اگرچہ دریا ئی جہازوں کے لئے ایک خطرناک دھمکے خیز مسئلہ ہے لیکن البیڑ اس سکی بھی کچھ پروا نہیں رکھتا کیونکہ بارومیٹر کا یہ تنزل بحر محیط کی سطح پر ایک نہایت خوفناک طوفان کی علامت ہے، لیکن رابر کے ہوائی جہاز کو اس کا کیا خوف!

مگر کہ ایک گھنٹہ گزرا ہو گا کہ ٹام ٹارنر نے انجینئر کے پاس آکر کہا۔  
مطر رابر آگناہ آسمان (یعنی) کے اسطرت سمندر کی سطح پر ملاحظہ فرمائیے

ایک سیاہ نقطہ معلوم ہوتا ہے! یہ کیا چیز ہوگی؟  
 رابر اپنی دوہرین اسطرن پھیر کر غور سے دیکھنے لگا۔ پروڈینٹ اور  
 نیل ایوانس بھی جو کشتی کے سرے پر کھڑے تھے اودھر دیکھنے لگے۔ رابر نے کہا:

یہ نقطہ کوئی کشتی ہے! بلکہ اسمین آدمی بھی ہیں!  
 ٹام ٹارنہ یقیناً مصیبت زدہ و اجل رسیدہ ہونگے۔  
 رابر۔ بیشک ان کی وضع سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ آفت کے مارے ہیں  
 بلکہ بھوک پیاس سے قریب مرگ ہیں۔

ٹام ٹارنہ۔ تو پھر ہمارا البیڑ اس ادن کی مدد کیلئے کیوں نہیں لپکتا؟  
 رابر نے اسی وقت ڈو راپور دشمنین میں اکو اشارہ کیا اور ہوائی جہاز  
 آہستہ آہستہ اترنے لگا اور سمندر کی سطح سے سو میٹر کے فاصلہ پر پہونچ کر سیدھا  
 اوس کشتی کی طرف جھپٹا جو دور سے دکھائی دے رہی تھی۔

البیڑ اس جب اسکے قریب پہونچا ہے تو ان لوگوں نے دیکھا کہ کشتی میں پانچ  
 آدمی بے حس و حرکت پڑے ہیں مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہلاک ہو چکے ہیں یا بھوک  
 پیاس کے مارے بیہوش ہیں۔

البیڑ اس جب بالکل کشتی پر پہونچ گیا تو وہ ادنیجے اترا اور کشتی کو غور سے  
 دیکھا کشتی کے پیچھے اوس جہاز کا نام اور پتہ لکھا تھا جس کی کشتی بھی خوب غور سے  
 دیکھنے پر نظر آیا کہ جہاز کا نام جنیٹ ہے جو فرانس کے نانٹ نامی بندرگاہ کے  
 جہازوں میں سے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ مصیبت زدہ بھی فرانسیسی ہیں  
 ٹام ٹارنہ نے بلند آواز سے کہا کہ ”کمر آواز دی گر کشتی والو نکوڑا بھی جنبش نہ ہوئی“

راہ پر نے کہا:-

ابھی نہیں سنا ابندوق چلاؤ!

بندوق چلائی گئی، اوس کی آواز دیر تک دریا کی سطح پر گونجتی رہی کشتی والوں میں سے ایک شخص بندوق کی آواز سے ذرا چونکا، جو ضعف کے مارے خود بے حال ہو رہا تھا اور بدشوارسی اپنا سر اٹھا کر اپنی مدہوش نظروں سے ادھر ادھر دھردیکھنے لگا۔

ٹام ہارن نے پھر ہے "کافرو لگایا!

بیچارے مصیبت کے مارے نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اپنے سر پر البطراس کو معاذ اللہ دیکھا اور دیکھتے ہی خوف زدہ ہو گیا۔ راہ پر نے فریج زبان میں کہا:

اے نہیں، ہم آپ کی مدد کو آئے ہیں۔ یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں اور آپ پر کیا اقدار پڑی ہے؟

ہم جینٹ نامی جہاز کے لوگ ہیں اور میں اس جہاز کا دوسرے درجہ کا کپتان ہوں ہمارا جہاز ڈوب گیا۔ صرف ہم ایچ آدمی اس کشتی کے بدولت اپنے کو اب تک بچا سکتے ہیں پندرہ دن سے سمندر کی موجوں میں ٹکرانے بھر رہے ہیں، نہ کھانا ہی نہ پانی، اب بالکل ہلاکت کو پہنچ گئے ہیں!

اس عرصہ میں اور باتیں چار دن تغنا کے مارے بھی کچھ امید زندگی پا کر اپنی جگہ اٹھے لیکن وہ اس قدر ضعیف اور خستہ حال ہو رہے تھے کہ مرد دن سے کچھ فرق نہیں رکھتے تھے۔ سب نے ایک انداز میں یوسی کے ساتھ ہاتھ اور پراٹھائے۔

راہ پر کے اشارے پر ایک چمڑے کا مشکیزہ پانی سے بھر کر رسی کے ذریعہ سے

کشتی پر ٹکایا سب کے سب بیچارے کچھ اس بدحواسی کے ساتھ اداس مشکیزہ سے  
پیش پڑے کہ انسان کے دل کو یہ نظارہ دکھانے کے لئے دیتا تھا۔ پھر پانی  
پنی کر روئی! روئی! کی صدائیں بلند کیں۔ اسی وقت روٹیاں، گوشت،  
ایک شراب کا شیشہ، تھوڑا تھوڑا اور کچھ مٹھائی ایک ٹوکری میں رکھ کر ٹکائی  
بیچارے مصیبت کے ماروں کی حالت زار قابلِ رحم تھی! کچھ اس طرح ڈلیا  
پر گرے اور کھاپی گئے کہ موت و حیات کی تصویرا لبدیٹر اس والوں کی  
آنکھوں میں بھر گئی۔

جب کچھ جان میں جان آئی تو انھوں نے پوچھا:

ہم کہاں ہیں؟

چلی کے ساحلوں اور چوٹاٹس کے جزیروں سے بیچاس میل کے فاصلہ

پر ہو!

ہم ممنون ہیں، لیکن بیچاس میل کی مسافت ہم کیونکر طے کر سکیں گے؟  
ہوا بھی نہیں ہے، اور ہمارا بادبان بھی پرزے پرزے ہو گیا ہو کشتی کھینے کی طاقت

---

لے چلی جنوبی امریکہ کا ایک ساحلی ملک ہوا اس رقبہ ۲۹۲۰۰۰ مربع میل ہوا اس ملک میں مغربی

کہ انڈینز کی ادیان ہیں بحرِ مینیک کے ساحل کی طرف مختصر میدان ہو لیکن ملک کا اکثر حصہ ریگستانی ہے

یہاں کی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہے لیکن زلزلہ اکثر آتے رہتے ہیں آبادی ۳۰ لاکھ

۲ ہزار ۵ سو ہے تانبہ، چاندی، چمڑہ، گھون وغیرہ یہاں سے باہر بھیجے جاتے ہیں۔

حکومت جمہوری ہے (مختصر جیم اردو)

نہ جزو ہوا اس جنوبی امریکہ میں ملک چلی کے قریب بحرِ مینیک کے اندر چند جزیروں کا مجموعہ ہو (مترجم اردو)

بھی ہم نہیں رکھتے؛  
ہم تھیں کھینچ لے چکے۔  
آپ لوگ کون ہیں !

ہم وہ لوگ ہیں جو آپ لوگوں کی - اپنی کسے آئے ہیں اور اسے اپنی  
خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور جیل کے کشتی والے اب اور کسی بحال کی جرأت نہ کر سکے لیکن  
وہ سخت حیرت میں تھے کہ کیا جڑا ہے ! انجیر رابر کے اشارے پر سو قدم لمبی  
ایک رسی کشتی پر لٹکانی کئی کشتی والوں نے رسی کو اپنی کشتی میں باندھ لیا، البتہ اس  
سیدھا مشرق کی طرف چلا اور کشتی کو کھینچنا ہوا لے گیا۔

مارنہجے کے وقت خشکی نظر آنی یعنی ساحل کے گھومنے والے چراغ دکھائی  
دیے۔ جب البتہ اس بیچاروں کو جہاز چوٹاس میں داخل ہونے والے رستہ  
پر لے آیا تو ٹاٹ مارنہجے پکار کر کہا: -  
رسی کھول دو!

بیچارے آفت زدوں نے بیدار ہو کر یہ ادا کر کے رسی کھول دی، اور اس  
واقعہ کو وہ غیبی آسمانی مدد سمجھے البتہ اس نے چہرہ اپنا راستہ لیا۔ پروڈیٹ اور  
فیل الیونس باوجودیکہ البتہ اس اور رابر سے شدید ترین عداوت رکھتے تھے پھر بھی  
وہ اس مسئلہ میں یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے کہ اس قسم کی انسانی ہمدردی کے  
کام البتہ اس کے سوا اور دوسرے غبارے ہرگز نہیں کر سکتے۔

دریا اور ہوا میں دم پر دم ایک سخت و شدید طوفانی علامتیں نمودار ہونے لگیں  
بارمیٹر جو کچھ تاربا تھا اوس سے کوئی شبہ نہیں رہا تھا کہ ایک خوفناک درپہول

طوفان ظہور میں آنے والا ہے۔ آدھی رات سے ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ ایک دہشت  
 نما ہوا انہایت زور و شدت کے ساتھ چلنے لگی۔ رابر انجنیر کا ہوائی جہاز بہت دور سے  
 ہوا پیمانی کر رہا تھا۔ اور منبک پانچ چھ میل فی گھنٹہ سفر کر سکتا تھا مگر اس سے تیز رفتاری  
 دائرہ احتیاط سے خارج تھی۔ طوفان رفتہ رفتہ زور پکڑتا جاتا تھا اور بخوبی معلوم ہو گیا  
 کہ یہ بگولن کا وہی زبردست طوفان ہے جو کبھی کبھی نمودار ہو کر خشکی و تری میں بڑے بڑے  
 نقصانات پہنچا دیتا ہے۔ ان بگولن کو بحر محیط اٹلانٹک میں (ہواکان) اور بحر چین  
 (ٹائفون) اور صحرائے کبیر میں (سیمون) کہتے ہیں۔ یہ بگولے ایک دو امی خطرناک گردش  
 اور ایک مہیب طوفان کا باعث ہوتے ہیں۔ چنانچہ رابر ان ہوناک بگولن سے  
 بخوبی واقف ہے اس لئے وہ ہوا کے بلند ترین طبقوں پر آکر اس تہلکہ سے اپنے کو  
 محفوظ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کام میں بہت عجلت چاہئے کیونکہ اب وقت بالکل  
 نہیں رہا ہے مگر ہوا کی تیزی نقطہ نقطہ شدید ہوتی جاتی ہے۔ اور یہ بگولہ چکر کھاتا ہوا  
 سیدھا قطب جنوبی کی طرف جارہا اگر البیڑ اس ایک بار بھی اس کی گردش میں پھنس  
 جائے تو یقیناً بگولہ قطب جنوبی میں لے جائیگا۔ بشرطیکہ جہاز اس کی زد سے صحیح  
 و سالم بچ جائے۔

اس وجہ سے مقررہ بارنے ان مسائل پر غور کر کے نام مارنر کو اور پرنسٹن کا حکم دیا  
 البیڑ اس اپنے کمانڈر کے چٹکھون کو پوری طاقت کے ساتھ گردش دیکر ترجہا ہوتا  
 ہوا اچھلا۔ لیکن ابھی صرف دو سو میٹر بلند ہوا ہوگا کہ کیبارگی ٹھہر گیا اس توقف  
 کی وجہ یہ تھی کہ اس شدید ترین رفتار میں اس ہوا کا مقابلہ اس کی طاقت کے باہر تھا  
 جو بڑی تیزی کے ساتھ سیدھی اوپر سے نیچے آ رہی تھی۔ آخر وہ اپنی رفتار برقرار



رکنے کی طاقت نہ پا کر ٹھہرنے پر مجبور ہو گیا۔

جہاز بہت تیز بہنے والے دریاؤں میں چلتے ہیں جب ان کے پنکھوں کی چرخوں میں پانی غیر معمولی تیزی کے ساتھ گزرتا ہے تو اون پنکھوں کے پکڑیں ٹھہرنے کی طاقت نہیں رہتی اور چرخیں سست ہوتے ہوتے بیکار ہو جاتی ہیں البتہ اس بھی اسی مصیبت میں گرفتار ہے۔

لیکن رابر کو اب بھی اپنا مغلوب ہو جانا گوارا نہ تھا، اس نے ایک دم اپنے سب کے سب چوتھر عمودی پنکھوں میں انتہائی طاقت بھر دی لیکن نہایت افسوس ہو کہ ان سخت بگولوں سے جو درخون کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے، اور دیوار و نگو بنیاد سے گرا دیئے، اور جہازوں کو بندر سے ساحل پر بھجک دیتے ہیں، طاقتور البتہ اس بھی مقابلہ کی طاقت نہ پا کر مجبوراً ہوا کے رخ چلنے لگا۔ اور رابر نے سمجھ لیا کہ جس سمت کو اسے چلنا ہے اودھر نہیں چل سکتا اس لیے جدھر ہوا کا رخ تھا وہیں کو اس نے پنکھوں کو بھی حرکت دیدی اور مقابلہ کا خیال چھوڑ دیا۔ تمام مارنر اور دیگر باہم اشاروں سے گفتگو، اور اپنی تمام تر مہارت و قابلیت البتہ اس کے سامان کی اہتمام و انتظام پر صحت کر رہے تھے۔

اب حالت بہت خطرناک تھی، ذرا سی غفلت بھی نہا ہی ویربادی کا باعث ہو سکتی تھی۔ بڑی مصیبت یہ تھی کہ یہ پر جفا ہوا، قوق العادت سرعت کیساتھ جہاز کو قطب جزئی کی طرف لے جا رہی تھی۔ حالانکہ قطب جزئی اس زمانہ میں بالفاظ دیگر نہمہ تن برت منجھ، سراپا تاریکی سے عبارت ہو اور رابر ہرگز اس محکم میں دامن چاہیگا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

ماہ میں کرہ زمین کے اس طرف ساڑھے اسی گھنٹے کی لمبی رات میں موتی ہین کرکٹس،  
 ہنگویا حورستہ، فزیشنسی سے بالکل محروم ہی صرف تھوڑی دیر کیلئے افق پر نظامِ ہیکر  
 پھر دیویش ہو جاتا ہے لیکن خاص قطب میں ایک سو اسی دن کہ برابر رات  
 ہوتی ہے۔ بہر حال اب واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ اس ضرورتِ پختہ  
 قلمت و انجماد میں باکرہ ہینگا۔ ان حوادث میں بھی انجینئر کمال استقلال کیساتھ حکام  
 صادر کر رہا ہے اور جسطرح جسم کے تمام اعضا روح کے مطیع ہوتے ہیں دیکھتے ہی  
 اس کا سارا گروہ انجینئر کے اشارے میں پروکام کر رہا ہے۔

طوفان کی شدت تھی اس عرصہ میں اس حد کو پہنچ گئی تھی کہ انجینئر البتہ اس کے  
 ٹیکھون کی حرکت دوری کم کرنے پر مجبور ہوا کیونکہ اگر ایسا نہ کرتا تو ٹوٹ جائے گا بھی  
 اندیشہ تھا اور سکان کا استعمال بھی محال تھا۔

تمام دن آندھیاں چلتی رہیں عرض البلد کا پچھتر دان دائرہ دور کل گیا جس قدر  
 قطب کے قریب پہنچتے جاتے تھے تاریکی بھی بڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ  
 رفتہ رفتہ چاند اور سیاروں کی چمک کے سوا روشنی کا نام و نشان نہ رہا۔ چونکہ ان  
 قطبی سرزمینوں میں چاند ہمیشہ ہالی حالت میں رہتا ہے اور کوئی فرد بشر آج تک  
 انھیں نہیں دیکھ سکا ہے اس سبب مسٹر براؤن جی بھی اگرچہ مجبوراً یہاں پہنچ  
 گیا ہے مگر وہ بھی کچھ نہیں دیکھ سکا۔

کچھ شبہ نہیں کہ البتہ اس نقطہ قطب پر پہنچنے سے پہلے مغرب کی سمت  
 خطہ لونی فلیب سے ضرور گزر گیا ہوگا جس کے آگے اب تک کوئی اور نہیں جا سکا  
 پروڈیٹ اور فیل ایڈنس، جب تک طوفان رہا جہاز کی چھت پر سے

: نیچے نہیں آئے اور اپنے کو مضبوطی اندھے سے لیکن نہارا منوس کہ جن جن مقامات پر  
 البیڑ اس کا گزر ہوا۔ ان سب میں ایسی تاریکی چھائی ہے کہ کچھ دکھائی دینا ممکن نہیں !  
 آدھی رات سے کچھ زیادہ گزری ہوئی کہ قطب کی مخصوص برج نے اطراف کو  
 روشن کر دیا جزوی فجر کی آفتابیں رنگت و رنگا ہوں کو خیرہ کرینو الی شعاعیں آسمان کے  
 نصف دائرہ میں ایک بہت بڑے نیچے کے مانند نمایاں ہوئیں ان برقی شعاعوں  
 کی جھلکیاں قطب تارہ اور اسکے گرد کے چار اور درخشان ستاروں تک پہنچ گئی  
 تھیں۔ اس طبعی منظر لطیف نے جسکی تعریف ہو سکتی ہے اور نہ تصویر کھینچی  
 جاسکتی ہے کچھ عجیب لطافت و پذیریری پیدا کر رکھی تھی۔ اس ضیاء رعل فام کے  
 بدولت وہ تمام اطراف و جوانب کچھ کچھ نظر آنے لگے جو بہت دیر کا سفید شفق  
 لباس پہنے ہوئے تھے۔

۔ ہا زمین جو قطب بنا لگا تھا اسکی مقناطیسی سوئی نقطہ قطب کے قریب  
 ہو جانے سے بالکل بے ڈھنگے پن سے چل رہی تھی خاص کر خط سفر کے تین نے  
 متعلق کوئی صحیح رائے قائم نہیں کیجا سکتی تھی تھوڑے دیر کے بعد قطب کی مقناطیسی  
 سوئی اتنی نیچے جھک گئی کہ رابر نے یقین کر لیا کہ وہ قطب کے نقطہ پر پہنچ گیا ہو  
 اس لئے مقناطیسی سوئی نے جو زاویہ بنایا تھا اسے رابر بہت غور کے ساتھ پیمائش  
 کر کے جلا اٹھا۔

قطب جنوبی کا نقطہ ہمارے پانڈن کے نیچے ہے !  
 تمام روئے زمین جو بہت دیر کے سفید لباس سے چھپا ہوا تھا شاہد ہیں کہ  
 لیکن یہ پھر بھی نہ معلوم ہوا کہ اسکے نیچے کیا پوشیدہ ہوگا !

اس عرصہ میں ہوائیں کچھ اس قدر تیزی و شدت پیدا ہو گئی کہ البیڑ اس دالونکی ہلاکت اور البیڑ اس کے پارہ پارہ ہو جانے کا یقین ہونے لگا۔ کیونکہ البیڑ اس کسی طرح اپنے کو نہیں سنبھال سکتا تھا اور اس کی روک تھام امکان سے باہر تھی ہر گھڑی اونچے اونچے منجھ پھاڑوں کے مقابل آ جانے اور شدت کے ساتھ ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا کھٹنا لگا تھا خصوصاً اس حالت میں کہ جس طرح جہاز کا اپنی افقی حرکت کو قائم رکھنا اسکان سے باہر ہے اسی طرح اپنے کو اوپر چڑھا لجانا بھی اسکے قدرت و اختیار میں نہیں تھا۔

آخر کا تھوڑی دیر کے بعد ایک بہت بڑا خطرہ رونما ہوا، کیونکہ البیڑ اس کے بالکل محاذ میں کوئی سو کلو میٹر کے فاصلہ پر دو بلند و دنیا پاش نقطے دکھائی دیے یہ دونوں بلند و روشن نقطے آرا بوس نامی دو آتش نشان پہاڑ تھے۔

لہ قریب قریب نیا کے سب آتش نشان چاروں سمتوں کے کنا سے واقع ہیں جو اکثر نخری گاجر کی ہلکے ہوتے ہیں۔ ان پہاڑوں کے سب سے پرچھٹے سے ایک گروہا پائے باقی کی شکل کا دکھائی دیتا ہے اور گڑھے کے بیچ میں ایک طرح ایک سوراخ زمین کی نسبت ملتا ہے اور آتا ہے اس سوراخ کے منہ کو اگر نری میں کر پڑ دو ہا نہ کہتے ہیں۔ دنیا کی مختلف کافون میں تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ ہر اونٹ کی گھرائی پر تھرمائیڈ کا پارہ ایک درجہ اوپر چڑھ جاتا ہے اس حساب سے ایک کی گھرائی پر درجہ حرارت ۸۸ درجہ فارن ہٹ ہو گا اور میں بل کی گھرائی پر سخت سے سخت پتھر لوہا وغیرہ ساروں کی گلائی ہوئی چاندی کی طرح پگھلے ہوئے پائے جائیں گے جب سمندر پھیل یا بارش کا پانی زمین کو اس اندر و نی حد تک پہنچتا ہے تو بھاپ بن کر پگھلے ہوئے پتھروں اور معدنیات کے کچھ حصہ کو زمین کی سطح تک پھٹاتا ہوا نکل پڑتا ہے اور ایک زلزلہ اور سخت آواز کے ساتھ یہ چیزیں اوپر کی اہل نکل پڑتی ہیں۔ آتش فشاں سے گرم لکڑا کھوٹا ہوا پانی اچھوٹے چھوٹے پتھروں کو گرم کر دیتا ہے اور پتھروں کی حالت میں بہتا رہا ہے۔ لکڑا بہت اونچائی تک اڑتی ہے۔

۱۔ پرڈوینٹ اور فیل الیٹس نے الیٹس کی بے احتیاء رائے پر زرتقار سے یقینی طعنے پر یہ طے کر لیا کہ الیٹس ایک پروانہ کے مانند اس آتش نشان پہاڑ کے جہان سوز شعلوں میں اپنے پروبال کو خاکستر کر کے ان دوزخ نما پہاڑوں میں جا پڑیگا اور ایک عالم بکیسی میں جل بھیں کر خاک ہو جائیگا۔ اگرچہ وہ اسکو اپنا عین مقصد سمجھ چکے تھے تاہم انھیں صرف اس قدر امنوس ضرور تھا کہ آتش نشان پہاڑ نے ان پر سبقت کر کے انھیں اتنی ہلکت کیوں نہ دی کہ یہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنا انتقام لیتے۔

کوہ آتش نشان کے شعلے دم بدم الیٹس سے قریب ہوتے جاتے تھے جہاز ہر چند کہ شش کر تا تھا مگر کسی طرح اپنے کو ان سے نہیں بچا سکتا تھا، بلکہ سیدھا ادھر ہی بہت تیزی کے ساتھ بڑھا جا رہا تھا جدہر ایک بہت بڑے آتشین نے اس کی راہ روک رکھی تھی۔ ایک شدید روشنی سے چپہ چپہ جگمگا رہا تھا۔ جہاز نشینوں کے چہرے شعلوں کی تیز تابش سے مٹماٹھے تھے اور خون و دہشت کا سمان سب پر چھایا ہوا تھا۔ ہر شخص خاموش اور بے حس و حرکت ام سادھے

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۵) لیکن کچھلے ہوئے پتھر اور دوسری چیزوں پہاڑوں کے ٹوہال پر سرخ دریا کی طرح آہستہ آہستہ بہتی ہیں۔ زیادہ آتش نشانی کیوقت آسمان گرد سے بھر جاتا ہے نہ زہریلی ہوا چاروں طرف پھیل جاتی ہے کہ کوسوں تک تار کی چھا جاتی ہے رقیق اور بہتے ہوئے پتھر دن کے نیچے گاؤں دب جاتے ہیں۔ ہزاروں آدمی مواتے ہیں آتش نشانی سے پہلے لڑے بھی آتا ہے جس سے کبھی ساحل کی زمین دب جاتی ہے سمندر کا پانی امیر آ جاتا ہے۔

جزیرے کے جزیرے غالب ہو جاتے ہیں (مترجم اردو)

اس ہوناک آتش کدہ میں آ پڑنے کا بادل ناخواستہ منتظر بیٹھا تھا غیبی ہمداد کے بیا  
نجات کی اور تمام تدبیریں مفقود سمجھ لیں تھیں۔

البتہ اس شعلوں سے صرف تیس چالیس میٹر کے فاصلے پر رہ گیا تھا کہ یکایک  
رحمت خداوندی کا ظہور ہوا اور دہی ہوائے شدید انکی نجات کا باعث بن گئی کیونکہ  
صرف جس ایک منٹ میں البتہ اس ان شعلوں میں فناک سیاہ ہو کر آتھین غاریں  
گرنے والا تھا یکایک تند و تیز ہوا کے جھوکوں نے آکر ان خونخوار دہاک شعلوں کو  
پھاڑ کے دامن میں اکڑا م سلا دیا! پھاڑ کے سرچشمہ سے جو معدنی سنگریزے ہوا میں  
اوڑ رہے تھے ان سے ہمارا ہوا جواز دہانہ پر سے گزر گیا!

ایک گھنٹہ کے بعد وہ آگ بھی نظر دن سے پنہان ہو گئی اور کوئی زیادہ سے زیادہ  
۲ بجے ہونے کے بگولوں کے گردشی چکر البتہ اس کو عرض البلد کے ساٹھین درجہ پر آئے  
اب طوفان بھی کسی قدر تھم گیا تھا اور البتہ اس پھر اپنی رفتار و حرکات کا مالک  
و خود مختار ہو کر سیدھا شمال کی طرف ماہ سپار ہوا۔ یہاں تک کہ پھر اس نے اپنے  
کو انھیں مقامات پر پہونچا دیا جو آفتاب کی روشنی سے منور تھے صبح آٹھ بجے  
۳ آفتاب عالم تاب نے طلوع ہو کر آفتاب باب سفینہ کو اپنے منیائے حیات پر ورے  
پھر از سر نو جان تازہ بخشی۔

البتہ اس بارن کی چوٹی کے سوڈ والے حادثہ عظیم سے نجات پانے کے بعد  
بگولوں کی بلاخیز گرداب میں پھنسا اور انیس گھنٹہ کی مدت میں منطقہ قطبیہ کو عبور  
کر کے پھر بحر محیط کبیر کے سر پر منڈلا رہا تھا۔ اس مصیبت انگیز مدت میں جہاز نے  
تین میل فی منٹ کے حساب سے روانہ طے کی، یہ سرعت اسکی اصلی سرعت

رفتار سے دو چند ہے ۔

آج انجینئر رابر بہت رنجیدہ نظر آتا تھا کیونکہ اسے پہول طہ نان بلا نشان کے زمانہ میں جہاز کے آگے پیچھے والے پنکھوں میں کچھ خرابی آگئی ہے ۔ اور جہاز کی اس غیر معمولی سرعت رفتار نے اسے حد سے زیادہ نقصان پہونچا یا ہے اور سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ اگر جہاز کی یہی حالت رہتی تو اس نامعلوم جزیرہ تک بھی نہیں پہونچ سکتا تھا ۔ جسے اس نے اپنا آرام گاہ اور مستقر بنا رکھا تھا ، کیونکہ اگر اسکے مرمت کی فکر نہ کیجاتی تو دم بدم اسکے سیدھے پنکھے اور زیادہ خراب ہوتے چلے جا رہے تھے جو البتہ اس کے ارٹے کا اصلی ذریعہ ہیں لہذا جہاز کو معلق ٹھہرا کر اسکی مرمت ضروری معلوم ہوتی ہے ۔

دوسرے دن . . . . . تاریخ کو دوسرے ایک خشکی دکھائی دی اور ذرا دیر کے بعد معلوم ہو گیا کہ یہ خشکی کوئی جزیرہ ہی لیکن بحر محیط میں جو ہزاروں جزیرے باججا واقع ہیں خدایا جانے ان میں سے یہ کون سا جزیرہ ہوگا ؟ باوجود اسکو بھی رابر نے وہاں ٹھہرنے کا قطعی ارادہ کر لیا ۔

ہوا بھی بالکل ٹھہر گئی تھی ۔ اسلئے وہاں ٹھہر جانا اور بھی آسان تھا کیونکہ ہوائے ہونے کی وجہ سے جہاز جان ٹھہرا دیا جائے وہاں بے کھٹکے اچھی طرح قائم رہ سکتا تھا ۔

جہاز جیسے ہی جزیرہ کے کنارے پر پہونچا ہوا طوطا سو قدم لمبی ایک نشیمن پر لٹکائی گئی ۔ جس کے سرے پر ایک چنگل جہاز کے لنگر کی طرح بندھا ہوا تھا اس چنگل نے بہت مضبوطی دہتواری سے زمین میں پیوست ہو کر جہاز کے لنگر کو

سنہال لیا اور جہاز کو دہان ٹھہرا دیا۔ کنارے کے نکلے برابر اپنی گردش کر رہے تھے  
 وہ جہاز کو کھینچتا ہوا پر قائم رہ سکتا تھا۔  
 جب سے البیڑ اس نلکے لپٹا سے چلا ہے یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے خشکی  
 سے آثارِ رباط پیدا کیا ہے۔

## پندرھواں باب

(فری کولن کہان ایک عجیب پیش قدمی کر بیٹھا ہے؟)

جب البیڑ اس جزیرہ میں ننگر انداز ہوا تھا تو جزیرہ بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا  
 آیا یہ جزیرہ طول البلد اور عرض البلد کے کسی دائرہ پر واقع ہے؟ آیا یہ بحرِ کیمین میں ہے  
 یا بحرِ ہند میں؟ یہ امور بھی کچھ معلوم نہ تھے کیونکہ رابر نے ابھی باندہ ہو کر جگہ کا  
 انداز نہیں کیا ہے!

انجنیر رابر نے بادلوں میں سے آفتاب کے برآمد ہونے اور موقع معین کرنے کا  
 انتظار نہ کیا اور اس امید پر کہ شام تک مرست ختم کر ڈالے اس نے اسی وقت  
 کام شروع کرنے کا حکم دیا۔ کنارے کے نکلے جو ان کی طور پر گردش کرتے تھے اور  
 جہاز کو اوپر اٹھاتے تھے بالکل درست ہیں ان میں سے تقریباً آدھے گردش  
 کر رہے ہیں۔ جن کی بدولت جہاز سلتی ہے۔ لیکن آگے اور پیچھے والے نکلے جو  
 جہاز کو آگے چلانے کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ رابر کے خیال و اندازہ سے  
 زیادہ خواب و بیکار ہو گئے ہیں۔ ہند اب لازم ہے کہ انھیں آمار کر ان کی



دندانہ دار چرخین کو درست کریں۔ چنانچہ فوراً برابر ڈھانچہ مار کر کی نگرانی میں کام کر دے  
نے پٹکھون کی درستی کا کام شروع کر دیا۔

اٹانے تعمیر میں پروڈیٹ اور فیل ایوانس جہاز کی چھت پر تھوڑی دیر چل قدمی  
کرنے کے بعد جہاز کے نیچے جا بیٹھے۔

فرکولین بھی کامل اطمینان اور سکون خاطر کے ساتھ ہے۔ وہ آج اپنے کو زمین سے  
صرف ایک سو پچاس میٹر کی بندھی پر دیکھتا ہے لہذا اسے ایک نعمت غلطی سمجھتا ہے۔  
جب تک نین موقع کا وقت نہ آیا مرست کا کام برابر جاری رہا جس وقت آفتاب  
جہاں تاب بالکل سر پہونچ گیا تو انجنیر رابر نے بہت غور کے ساتھ تین مقام کا  
اندازہ کر کے معلوم کیا کہ جہاز اس وقت ۱۰،۶ درجہ، اذقیقہ طول البلد مشرقی اور ۳۷  
۳۷ اذقیقہ عرض البلد جنوبی پر ہے۔ اس طول البلد اور عرض البلد کے موافق جب نقشہ پر  
نظر کی تو معلوم ہوا کہ یہ دیفن نامی ایک چھوٹا سا جزیرہ جزیرہ پچھم کے تابع اور مجمع الجزائر  
بروگٹس میں سے ہے یہ سب جزیرے جزائر پوموٹو کے پندرہ درجہ مشرقی سمت میں واقع  
ہیں اور یہ جزائر پوموٹو ملک نیوزیلینڈ کے آخر میں جزائر میں۔ رابر نے نام پانزسے کہا  
اگر ایسا ہی تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس وقت جزیرہ (س) سے ۴۶ درجہ جنوب کی طرف ہیں

۱۷۔ جیتھم نیوزیلینڈ کے مشرق میں چند چھوٹے چھوٹے جزیرہ کا مجموعہ ہے (مترجم اردو)  
۱۸۔ نیوزیلینڈ تین جزیرہ دن کا مجموعہ ہے ۱۹۔ میں ایک ہالینڈ کے طالع نے دریافت کیا تھا اور ہالینڈ کے  
ایک صوبہ نیوزیلینڈ کے نام پر اس کا نام نیوزیلینڈ رکھا تھا۔ جزیرہ مٹریا کے جنوب مشرق میں اس سے  
۱۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ رقبہ ۱۰۶۰۰۰ مربع میل ہے یہاں سولہ کوئلے، تانبے، چاندی، لوہے  
وغیرہ کانیں بن جاتی ہیں۔ پیداوار گیہوں، چنا، باجرا، آلو، وغیرہ نیوزیلینڈ زیادہ تر ٹیپلینڈ کے لیے  
شہرہ جہ۔ مردم شماری ۱۹۰۱ کے کچھ زیادہ ہے (مترجم اردو)

بیشک گویا ہم اپنے مستقر سے دو ہزار آٹھ سو کل میل دور ہیں اگرچہ اس سے کچھ زیادہ دور نہیں لیکن اگر مخالف ہوا چل کر ہمیں اور دور بھی لے دے تو یہ بڑے کچھ کھانے بیٹے کا ٹھکانا ذخیرہ ہمارے پاس رہ گیا جو ہمیں بڑی شکل میں ڈال دے گا۔

مام ہمارا زراپ جو کچھ فرماتے ہیں یہ ٹھیک ہے! میں خیال کرتا ہوں کہ ہم شام تک ایک ٹپکھا درست کر کے آگے چل سکتے ہیں۔ وہ سرائیکھا راستہ میں ٹھیک کر لینگے۔

سٹراپر! اچھا! دونوں امریکن اور ان کے خدمت گار کو کیا کریں گے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ جزیرہ (س) میں رہاں ہیں تو انھیں کچھ تکلیف نہوگی۔ لیکن یہ جزیرہ (س) کہاں ہے، اور کیسا ہے؟ ہم بتاتے ہیں کہ جزیرہ (س) بحر عظیم میں ایک جزیرہ بہاں ہے جسے انجینئر رابرٹ نے دریافت کر کے فن الجبرا سے اصلاح کر کے اوس کا نام جزیرہ (س) رکھا ہے۔ یہ جزیرہ تمام سجا رہتی اور جنگی جہازوں کے راستہ سے الگ پڑا ہے۔ سرسبز دشتا داب آب و ہوا کے لحاظ سے خوش گوار، غرضکہ ایک عمدہ جزیرہ ہے جسے انجینئر رابرٹ نے اپنی قیام گاہ اور جاسے پناہ قرار دیا ہے البتہ اس جب اپنی ہوائی سیاحت سے تھک جاتا ہے اور جب اسے آرام لینے یا سامان کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس جزیرہ میں آکر ٹھہرتا ہے اور اپنے تمام لوازم ہم پہنچا کر ضروری مرمت و درستی وغیرہ کر لیتا ہے۔ انجینئر رابرٹ نے غیر معمولی طور پر بیان پروردہ جسٹر غایت تمام ضروریات زندگی اکٹھا کر رکھی ہیں۔ اس کی تکمیل حوالج کا ہی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ البتہ اس جیسا زبردست ہوائی جہاز بھی یہیں بنایا

گبا ہے اس جزیرہ پنہان میں سفر راہر انجینئر اپنے ہوائی جہاز کی ہر قسم کی مرمت و درستی و تعمیر عمل میں لاسکتا ہے، یہاں تک کہ وہ چاہے تو ایک اور نیا البٹر اس بھی یہیں بنا سکتا ہے۔ کیونکہ اس جزیرہ میں انجینئر نے جو مکانات بنائے ہیں۔

ان میں ہر قسم کی شیشیں، آہنی آلات و اوزار، کھانے پینے، پہننے کی تمام چیزیں کیمیائی اجزاء، اور سیکنس کا سامان سب مہیا ہے۔ کل جزیرہ میں صرف پچاس آدمی ہیں جو سب انجینئر راہر کے ملازم، اور البٹر اس کے اور علمہ ہیں۔ چند دن پہلے جب راہر ہارن کی چوٹی کے گرد چکر لگاتا ہوا مغرب کی طرف عزم سفر کر کے چلا تھا تو اس کا یہ ہی مقصد تھا کہ اپنی آرام گاہ یعنی جزیرہ (دس) میں آئے لیکن بگولون کے شدید طوفان نے اسے موقع نہ دیا اور قطب جنوبی تک اسے اوڑا لے گیا۔ اگرچہ وہ اب جزیرہ (دس) سے نسبتاً قریب ہے مگر پنکھوں کی خرابی نے اس کے سفر میں رکاوٹ پیدا کر دی ہے، ورنہ وہ بہت پہلے اپنی منزل مقصود پر پہنچ چکا ہوتا۔

اسلئے معلوم ہوا کہ راہر جزیرہ (دس) میں جا رہا ہے اور اس جزیرہ میں پہنچنے کے لئے اسے اپنی پوری قوت حاصل کرنا چاہئے۔ اور پوری قوت ہم پہنچانا تعمیر مرمت کی تکمیل پر موقوف ہے اسی وجہ سے انجینئر اور اس کا تمام گردہ پوری کوشش کیساتھ مرمت میں مشغول ہیں اور دوسرا کام نہیں کرتے۔

جتنے عرصہ تک جہاز والے کشتی کے سرے پر مرمت وغیرہ میں مصروف رہے پروڈینٹ اور فیل ایوانس دنبالہ پر بیٹھے ہوئے ایک اہم گفتگو میں مشغول و تنہم رہے جس کا ذکر یہاں ضروری ہے۔

پر ڈوینٹ نے کہا :- اب فرمائیے فیل ایوانس کیا اپنی جان نذر کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ہاں، ہاں، میں حاضر ہوں۔

بھر خوب سمجھ لیجئے! اور یہ بات یاد رکھیے کہ برابر سے لطفِ مریت کی امید رکھنا بیکار ہے۔

مشیک، اس ظالم کے خیل سے رہائی ناممکن ہے!  
بہتر! اگر یہی ہے تو میں نے بھی طے کر لیا ہے کہ آج شب کو الیٹرا اس نے ہونا چاہتا ہے۔ میں بھی جو کچھ کرنا چاہتا ہوں کر ڈالوں گا یعنی اسے جانیکا موقعہ نہ دوں گا، انجیر کے اونچے اڑنے والے پرو بال تو ڈالوں گا، اسکے جہاز کو ہوا پر اوڑھوں گا!

ہاں، ہاں، ضرور اڑائیگی! لیکن جو کچھ ہمیں چاہئے وہ بھی موجود ہی۔  
ہاں، کل رات کو جب سب لوگ پنکھوں کے کمانے میں مصروف تھے۔  
میں سلحہ خانہ سے ایک ڈائنامیٹ کی گولی نکال لایا ہوں۔

بہت بہتر، بہت خوب! اب بالکل توقف نہ کیجئے۔ بس اپنا کام شروع کر دیں۔

نہیں بہت عجلت نہیں چاہئے ذرا ٹھہریے رات ہو جائے تو پھر اپنے کمرہ میں جا کر ہم اپنا کام شروع کر دیں گے دونوں ساتھیوں نے اس رائے پر اتفاق کر کے معمول کے مطابق چھ بجے کھانا کھایا اور دو گھنٹے کے بعد اس طرح کہہ گویا بہت اطمینان کیساتھ سوئے کو جا رہے ہیں دونوں اپنی آرام گاہ میں چلے گئے۔

اب دیکھیے کہ انتقام کا یہ شدید ترین احساس پروڈینٹ اپنے دل میں عرصہ سے لئے ہوئے ہے اس کی بنا پر اس نے جہاز اور جہاز نشینوں کو جن میں خود بھی داخل ہے۔ اڑا کر برباد کر دینے کے لئے کیا تدبیر قرار دی ہو۔ ڈائنامیٹ کی جو خطرناک گولیاں مارنے والی ہوئی کے آدمیوں پر پھینکی تھیں ان میں سے ایک گولی پروڈینٹ اڑا کر اور اسلحہ خانہ سے تھوڑی سی باروت بھی چرا کر اپنے کمرہ میں لے آیا ہے اور ان چیزوں کو بہت احتیاط کیساتھ اپنے سونے کے پچھونے میں چھپا رکھا ہے۔

فیل ایوانس نے ڈائنامیٹ کی گولی کا معاملہ کیا اور دیکھا کہ وہ بالکل مکمل اور ایک ایسے البیڑ اس کے خواب و برباد کر دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اب اہم ترین کام یہ تھا کہ ڈائنامیٹ کی گولی کو مقررہ وقت و معینہ ساعت میں کسی چیز کی ضرب لگایا اسے آگ دیدینا ضروری ہے۔ پروڈینٹ اس مسئلہ پر غور و فکر کر کے ایک لمبا فٹیلہ بنایا اور اسے باروت میں لپیٹ کر اس حساب سے ٹھیک کیا کہ اگر اس فٹیلہ میں سبکے آگ لگائی جائے تو دو تین گھنٹہ میں ڈائنامیٹ آگ لے اٹھے اور مقصد حاصل ہو جائے۔

یہ سب کام بغیر اسکے کہ کسی کو کچھ شک و شبہ پیدا ہو پورا ہو گیا۔ پروڈینٹ جس وقت تک اپنے کمرہ میں فٹیلہ بنانے اور اسے ڈائنامیٹ سے جوڑنے میں مصروف تھا فیل ایوانس برابر نگہبانی کے لئے کشتی کی چھت پر ٹہمتار ہاؤس کے تک پروڈینٹ کا سارا کام مکمل ہو گیا اور فیل ایوانس نے کمرہ میں آکر اپنے دوست کو کام سے فارغ پایا برابر اور اسکے ساتھ شام تک برابر جھدر بھی

ان کی کوشش اور ہمت نے یاوری کی پروانوں کی مرمت کا کام پورا کر کے اور انھیں ان کی جگہ پر لگا دیے مین ہنک رہے لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے اس لئے رابر نے یہ ارادہ کیا چند گھنٹے کام چھوڑ کر عملہ کو راحت اور آرام کے لئے چھٹی دیدے اور پنکھوں کو ان کی جگہ پر لگانے کا کام کل پراٹھا رکھے، کیونکہ بحال اس کام کے لئے وہ دن کی روشنی کا محتاج ہے۔

قبل ایوانس اور پروڈینٹ رابر کے اس ارادہ سے بے خبر تھے اور انھوں نے دن کو رابر سے جو یہ سنا تھا کہ آدھی رات کو روانہ ہوگا تو وہ اس فکر میں تھے، اور اسکے مطابق اپنے ہم کا نقشہ بھی تیار کر لیا تھا وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ جہاز جزیرہ کو چھوڑ کر ہوا میں اڑ رہا ہے حالانکہ وہ ابھی تک جزیرہ میں رسی سے بندھا ہوا ہے اور تمام جہاز والے آرام میں مصروف ہیں۔

آدھی رات سے کچھ دیر پہلے پروڈینٹ نے اپنا کام شروع کیا اس کی خواہش کے نیچے ایک درز تھی پروڈینٹ نے اس درز میں ڈرائیو رکھا اور قبیلہ دراز سے باہر نکالا، لیکن اپنے لمحات کے نیچے چھپا رکھا کہ اسکی بونہ پھیلے۔ پروڈینٹ نے گھڑی دیکھ کر کہا وقت ہو گیا۔

یہ لکھ فٹیلہ میں آگ لگائی، اور اپنے ہمراہی کے ساتھ جہاز کی سطح پر آکر اپنے کمرہ کا دروازہ خوب بند کر دیا۔ پہلے تو سکاندار کو اسکی جگہ پر نہ دیکھ کر دونوں کو سخت تعجب ہوا، اور بہت جلد باہر نظر ڈالی قبل ایوانس نے کانپتی ہوئی آواز میں آہستہ سے کہا۔

انسوس! اب اس اپنی جگہ پر گھڑا ہوا ہے!

پر ڈرنیٹ - اسپرلنٹ ہو! اب ہمیں بنی بہت جلد بچانا چاہیے!

نہیں بلکہ اپنے کو بچانا چاہیے۔

کیا اپنے کو بچانا؟

ہاں۔ اندھیری رات ہے، اور جس رسی سے جہاز جزیرہ میں بندھا ہوا ہے

اویسی سے اوتر جانا کچھ مشکل نہیں!

فیل ایوانس! یہ تم نے ٹھیک کہا! اگر اتفاق سے ایک موقعہ خود بخود ہمارے ہاتھ آگیا ہو تو اس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ دونوں نے کام شروع کیا۔ پہلے تو اپنے کمرہ میں آکر اپنا وہ قیمتی بیگ گردن میں لٹکالیا جس میں کئی ہزار فرانک نقد موجود تھے، اس کے بعد فریکولن کی تلاش میں کشتی کے سرے پر روانہ ہوئے۔

ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا، کمرہ میں سونے والے آدمیوں کی خرخر آواز کے سوا کوئی چیز محفل سکون نہ تھی۔ دونوں آہستہ آہستہ فریکولن کے کمرہ میں آئے۔ مگر انھیں سخت حیرت ہوئی! کیونکہ فریکولن کا کمرہ کھلا ہوا تھا اور اسے کمرہ میں نہیں پایا۔ ہر طرف تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ لگا۔ فیل ایوانس نے کہا: شاید وہ ہم سے پہلے بھاگ گیا ہو!

جو کچھ بھی ہوا بڑا زیادہ ٹھنڈا ٹھیک نہیں!

اسی وقت رسی کے پاس آئے، پہلے پر ڈرنیٹ اور اسکے بعد فیل ایوانس کی سے ٹک گئے، اپنے پانڈون رسی میں چپکائے اور ہاتھوں سے رسی کو مضبوط پکڑ کر نیچے سرکتے سرکتے زمین تک پہنچ گئے۔

جس زمین پر اتنی مدت تک قدم رکھنے سے محسوس ہوا ہے تھے

اب جو یکا یک ان کے پاؤں زمین تک پہنچے ہیں تو کچھ ایسی خوشی و مسرت چل رہی ہوئی جو تصویر میں نہیں آ سکتی۔

اب یہ چاہتے ہی تھے کہ چھوٹی سی نہر کے کنارے کنارے جزیرہ کی اندرونی حصہ میں جائیں کہ اس اثناء میں ایک آدمی ان کے سامنے آ گیا ! یہ شخص فریکولن تو نہیں ؟

مشیک فری کولن اپنے آقاؤں سے پہلے بھاگنے کی فکر میں زمین پر اتر آیا ہو اور اپنا قدم اس غیر متحرک زمین رکھ کر وہ جی مسرور و شادمان ہو۔  
مگر اب زیادہ وقت نہ تھا۔ انھیں چاہئے جس قدر جلد ممکن ہو فوراً اپنی حفاظت کے لئے کوئی محفوظ مقام ہم پہنچائیں یہ سوچ کر ابھی یہ دو چار قدم بھی لگے نہ بڑھے ہوں گے کہ جہاز والوں کے شور و غل کی آواز میں بلند ہوئیں کچھ شبہ نہیں کہ وہ ان فراریوں کے بھاگ جانے سے خبردار ہو گئے۔

اتنے میں انھوں نے برقی روشنی جزیرہ پر ڈالی اور طام طار نر چلایا کہ :-

بھگڑے یہ ہیں۔

یقیناً بھاگنے والوں کو ان لوگوں نے دیکھ لیا، اتنے میں رابرٹ انجینئر کی آواز بلند ہوئی جو اپنے آدمیوں کو جہاز اتارنے کا حکم دے رہا تھا۔ جہاز نے اپنے چکر ۲۲ ہتھ آہستہ کم کر کے نیچے اترنا شروع کیا۔ فیل ایوانس نے چلا کر کہا : انجینئر رابرٹ اگر آپ ہمیں اس جزیرہ میں چھوڑ دیں کہ ہم آزاد نہ رہیں اور اسپر آپ اپنی عزت کی قسم کھا لیں تو ہم آپ کو ایک فائدہ کی بات بتاتے ہیں !

فیل ایوانس کا اس سے یہ مقصد تھا کہ اگر رابرٹ قسم کھالے اور ان کے مستہرار



ہو جاوے، تو اوس کو ڈائنامیٹ کے خطرے سے آگاہ کر کے اسکو پھٹنے سے پہلے، اوس کے مدارک کی سفارش کرے۔ مگر جب رابر کی طرف سے ہرگز نہیں ہرگز نہیں کا جواب پایا بلکہ بددوق کا ایک فیہ بھی کیا گیا جس کی گولی نے فیل ایوانس کا شانہ زخمی کر دیا۔ تو پروڈینٹ جو پھری ہاتھ میں لئے ہوئے تھا۔ لپک کر اوس سے ایک م رسی کاٹ ڈالی۔

ایئر اس اپنے پنکھوں کی طاقت کم کر چکا تھا اور اپنا نگر بالکل رسی پر ڈالے تھا ہوا بھی تیز چل رہی تھی۔ رسی کٹنے ہی وہ سیدھا زور کے ساتھ شمال و مشرق کی طرف سمندر کے رخ اڑا اور چند منٹ میں سیاحون کی نظروں سے بالکل غائب ہو گیا۔

## باب سو لھوان

(ڈائنامیٹ نے کیا بیج دکھایا؟)

انجینر رابر جی غضبناک ہو گیا تھا حتیٰ کہ اکثر جگہ وہ ایئر اس کو بھی نہ روک سکا ہوا بھی رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی تھی تھوڑی ہی دیر کے بعد جزیرہ جیتیم جہاں نشینوں کی نظر سے غائب ہو گیا رابر نے کہا:-

اے بد معاش! او بھگلو! مگر تم میرے اتے سے۔ ای نہیں پاسکتے! ایئر اس کے پنکھے درست کرنے کے بعد سب سے پہلے جزیرہ جیتیم میں آکر انجینر گرتھار کو دیکھا: جیتیم ہوا میں

بیشک اگر رابر لیٹ آئے تو فراریوں کو پکڑ سکتا ہے کیونکہ وہ لوگ جزیرہ جیتیم سے آسانی کے ساتھ اور جلد باہر نہیں جاسکتے۔ پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ اس جزیرہ کے وحشی لوگ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ فرض کر لیجئے کہ وہ اچھا سلوک کریں تاہم اگر رابر نے اپنی دو چار ہی ڈائنامیٹ پھینک دیں تو ان کا حشر کیا ہوگا۔ مگر اصل سوال تو یہ ہے کہ رابر واپس آ بھی سکتا ہے! پروڈیٹ اپنے ڈائنامیٹ کی وجہ سے مطمئن ہے کہ رابر واپس آنا تو کیا زندہ بھی نہیں رہ سکتا۔

رابر انجینئر نے سمجھ لیا کہ ہوا پر قابو پانا صرف پنکھوں کے کام دینے اور ان کی مرمت پر موقوف ہوا سئلے اسنے کہا۔  
 طام۔ برقی چراغ روشن کر دو، اور ہر شخص اپنے کام میں لگ جائے رابر کے اس حکم کی فوراً تعمیل ہونے لگی۔ طام ٹارنر اور سارے عملہ نے بہت مشغولیت کے ساتھ کام شروع کر دیا لیکن ہوا بے پنکھوں کے جہاز کو دم نہیں لینے دیتی تھی رابر مجبور ہوا کہ جہاز کو ہوا کے نیچے والے طبقوں میں تار لاک شاید وہاں ہوا کم ہو۔ اتنے میں طام ٹارنر نے انجینئر کے پاس آکر کہا۔

اب ہوا کی قدر ٹھہری ہے!

لیکن بارومیٹر کیا بتاتا ہے!

بارومیٹر میں کوئی تغیر نہیں ہے۔ مگر بادل نیچے اترے جا رہے ہیں ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ سخت بارش ہونے والی ہے۔

لیکن اگر پانی برسنا بھی تو ہمیں کیا نقصان پہنچا سکتا! اسوقت بادلوں کے

اور ہر جا کر اپنا کام کرنے میں مشغول ہو جائینگے۔ اصل کام تو مرست کی تکمیل ہے :

زیادہ تر حصہ کی مرست تو ہو چکی ہو اب بہت کم کام باقی رہ گیا ہے۔

ٹام ! ننکھے اون کی جگہ پر لگا لیں تو ہمارا سب سے پہلا کام یہی ہو گا کہ جزیرہ چیتھم کی راہ لیں اور ان بے ایمان بھگلوڈن کو گرفتار کر لیں ! کیونکہ ان کا وجود ہمارے لئے بڑے نقصان کا باعث ہے۔

بیشک انجیز صاحب اگر انھیں ہم گرفتار نہ کر لیں گے تو ضرور اپنے ملک میں پہونچ جائیں گی کوئی نہ کوئی تدبیر نکال لیں گے اور ہمارا راز دنیا میں فاش کر دینگے۔

بیشک ٹام ! سب بڑی خرابی یہ ہے کہ تمام نگاہیں ہمارے طرف مبذول کر کے

سب کے سب ہماری تلاش میں پڑ جائیں گے اور اب تو وہ ہمارے جزیرہ (س) سے بھی واقف ہو گئے۔

حقیقت میں معاملہ بہت خطرناک ہے ! یقیناً امریکہ کے سیکرٹن جازا کر ہمارے

اس عالم پہنچان کو ضبط اور اس پر قبضہ کر لیں گے۔

جتنی دیر تک انجیز اور ٹام ہمارے زمین پر گفتگو ہوتی رہی اور سوت تک

ننکھے بھی بدی طور پر تیار ہو کر اپنی جگہ پر لگا دیے گئے۔ رابرٹ نے ردانگی کیلئے

بیچون کو گھسا یا ننکھے گھومنے لگے، آہستہ آہستہ ایئر اس کی اصلی سرعت

رفتار بھی پھر ان میں پیدا ہو گئی۔ رابرٹ نے بھگلوڈن کی گرفتاری کے لئے واسطہ

درجہ کی رفتار سے اپنے جاز کو جزیرہ چیتھم کے طرف پھیرا۔ پھر رابرٹ نے ٹام

سے مخاطب ہو کر کہا :-

غالباً ہم ایک گھنٹہ کے بعد جزیرہ چیتھم میں پہونچ جائینگے۔

میں بھی یہی خیال کرتا ہوں سطر راہ!

اچھا ہو گا سطر ٹام! کیونکہ ہمارا جزیرہ میں رات کو پہونچنا بہت مناسب ہو  
جھگڑے میں دور خیال کر کے چھپنے بھی نہ پائینگے کہ ہم اپنا جہاز جزیرہ میں آنا کر خود  
انکے تعاقب میں نکل آئینگے اور انہیں گرفتار کئے بغیر نہ چھوڑینگے۔

اگر لڑائی کی ضرورت ہوئی تو؟  
تو لڑینگے سطر ٹام! مگر لڑائی کیلئے ہم میں پوری طاقت ہونا چاہیے۔ اور ہمارے  
پیچھے کے ننگے ابھی اور صحت چاہتے ہیں۔  
یہ کہہ کر اس نے عملہ کو مخاطب کر کے کہا:-

دوستو! ابھی آرام کا وقت نہیں آیا، صبح تک اور کوشش کرنا ضروری ہو!  
تمام سب لوگ محنت و کوشش کیلئے آمادہ تھے۔ ہر شخص کشتی کے دنیا لہ  
کی طرف جانے کو ہی تھے کہ اتنے میں ایک قسم کی بدبو ٹام زر کے دماغ میں پہونچی وہ  
وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہر طرف دیکھنے لگا، پتہ چلا کہ بھاگنے والوں کے کمرہ کی  
طرف سے اور کمرہ کی چھینچھوڑوں سے بہت کثرت کے ساتھ دھواں نکل رہا ہے لہذا  
اسکا پتہ لگانے کیلئے اس نے کہا:

یہ کیا ہے؟

کیا ہے ٹام؟

افوہ! یہ دھوئیں کی بدبو نہیں ملاحظہ فرمائیے؟

ہاں ہاں! ان بد معاشوں کے کمرے سے نکل رہا ہے! جھٹ چلو جھٹ

چلو: دروازہ تو ٹوڑو! ....

لیکن ٹام اور غلہ والے ابھی دو قدم بھی آگے نہ بڑھے تھے کہ ایک میسج راز ہوئی۔ کمرہ کی چھت، دروازہ، اور دیواریں آن واحد میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مہرین اڑ گئیں اور ابھی اونسے ٹکڑے ہوا میں اڑ ہی رہے تھے کہ کشتی کا سارا پچھلا حصہ ششون سمیت اور نیکھون کے ایک بڑے حصے سمیت پاش پاش ہو کر سمند میں گرا۔ مرن جہاز کا اگلا حصہ اب چند نفی نیکھے اور ایک بڑا نیا عمودی پنکھا جو ابھی مرست ہو کر تیار ہوا تھا باقی رہ گیا۔ وہ بھی سطح سمندر پر بہت تیزی کے ساتھ مہرین مٹر کی بلندی سے ڈوبنے کیلئے گر رہا تھا۔ اور چونکہ جہاز کا بڑا پنکھا ٹوٹ گیا تھا۔ اسلئے بڑی زبردست ٹکر غیر اختیاری گردش میں تھا۔ اور بطور ستون کے اوس چارہ پارہ جہاز کے باقی ماندہ حصہ کو اپنے اوپر لئے ہوئے تھا، جہاز کا یہ دہی باقی ماندہ ٹکڑا تھا، جس کے کنارہ کے کٹھرہ کی رسیوں سے راہبر اور اسکے آٹھون ہمارہیوں نے اپنے کو مضبوط جکڑ لیا تھا۔

یہاں بھی راہبر نے پھر ایک بہت بڑی جرأت و استقلال سے کام لے کر جس طرح بن سکا اپنے کو بڑے پروانہ کے ڈنڈے تک پہنچایا۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اڈٹا گھمانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس وجہ سے جہاز جس عرت سے نیچے گر رہا تھا اس میں کسی قدر کمی ہو گئی۔ اور جہاز کا ٹکڑا کسی قدر سیدھا ہو کر ڈائنامیٹ پھٹنے سے ڈیڑھ منٹ کے بعد آہستہ سے پانی پر گر پڑا۔

## ستروان باب

(فلیڈیفیا میں کیا ہوا۔؟ اور کیا ہوگا ؟)

پچھلے بابوں میں ہم اُس غیر معمولی شورش و ہرجان کے متعلق بحث کر چکے ہیں جو ولڈن کلب میں پیش آئی تھی۔ یعنی..... کو جو واقعات ولڈن کلب میں غبار بازوں کے بحث و مباحثہ کے ظہور میں آئے تھے۔ دوسرے دن وہ تمام فلیڈیفیا میں ایک بڑے ہرجان کا سبب بن گئے۔

ابھی صبح ہی کا وقت تھا کہ ایک اجنبی شخص کے مباحثہ والے کمرہ میں ہونے، ممبران کلب کی توہین اور ہوا سے ثقیل تر مشینوں کی تعریف کر کے حاضرین جلسہ کو جوش و خروش میں لانے، پھر دفعہ وہاں سے غائب ہو جانے کی داستان شہر فلیڈیفیا کے ہر شخص کی زبان پر جاری تھی۔ لیکن یہ برہمی اور جوش و خروش کلب کے صدر و سکریٹری کے غائب ہو جانے کی وجہ سے یہاں تک بڑھ گیا تھا کہ فلیڈیفیا ہی نہیں بلکہ تمام امریکہ، امریکہ ہی نہیں بلکہ کل نئی اور پرانی دنیا کے خیالات کو اس نے جذبہ غیرت سے درہم و برہم کر دیا تھا کیونکہ یہ دونوں آدمی فلیڈیفیا کے بڑے معزز نامور اور صاحب کمال لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور انکی یہ بالکل ہی عادت نہ تھی کہ اپنے گھر کے سوا کہیں اور سو رہیں، بالفرض اگر کہیں سے بھی توجس طرح بن پڑتا اطلاع دیتے۔ حالانکہ اس رات جب یہ کلب سے نکلنے لگے ہیں تو انھوں نے اپنے تمام دوستوں سے ہی کہا تھا کہ اپنے گھر جا رہے ہیں اور ہوسرے گواہ و نامی غبارہ کے سکان کا مسئلہ طے کر لے پھر کلب میں حاضر ہونگے

اور یہی وعدہ کر کے وہ کلب کے ممبروں سے رخصت ہو کر باہر نکلے تھے۔ دوسرے یہ کہ اگر ہم یہ کہیں کہ دونوں رفیق کسی ضرورت خاص سے ایک طرف چلے گئے ہیں اور غریب آنے ہی ہونگے، تو بہت اچھا! مگر پھر فرمکویں کہے غائب ہونے پر ہم کیا کہیں؟ آخر فرمکویں کیا ہوا؟

تین، چار، پانچ، چھ، دن گزر گئے، ایک ہفتہ ہوا، دو ہفتے ہو گئے..... کچھ پتہ نہیں۔ کوئی بات کوئی علامت ایسی نہ ملی جس سے ان غائب ہو جانوالوں کا کچھ پتہ نشان چلتا!

حالانکہ شہر کے تمام محلوں میں بہت کوشش کے ساتھ تلاش کی گئی، دریا کے کنارے، جہاز، کشتیاں، بندر، ریلوے اسٹیشن، پہاڑ، درے، جنگل، جھاڑی، عرض ایک ایک سب کہیں ڈھونڈ مارا، محبس تلاش کر چھوڑا، سب بیکار، بے نتیجہ! بے فائدہ! کہیں سے بھی کچھ پتہ نہ چلتا تھا نہ چلا۔ صرف فردمون کے جنگلی میدان میں ایک جگہ کی زمین کچھ مشکوک و مشتبہ پائی گئی، بلکہ اس جنگل کے کنارے کی زمین پر کچھ لڑائی جھگڑے کے نشان بھی نظر آئے۔ خدا نخواستہ کہیں ایسا تو نہیں۔ لڑائی کو دن کے جنگل میں پڑ کر گزارا ہو گئے ہوں؟ یہ بھی ممکن ہے! اس بنا پر محکمہ پولیس کی طرف سے بڑی غور و توجہ کیساتھ تحقیقات شروع کی گئی، دریاؤں کا پانی کھنگال ڈالا، تہ کی کیچڑ تک نکالی گئی۔ کناروں کی گھانسن تک کاٹ کر پھینک دی۔ اگرچہ یہ تدبیریں بیکار نہ گئیں کیونکہ نہرین بھی صفائی کی محتاج تھیں جو اس سلسلہ میں صاف ہو گئیں لیکن نہایت افسوس ہے کہ دریاؤں میں کیچڑ اور کوڑا کرکٹ کے سوا پر ڈونٹ اور فیلا بونس کا

کوئی سراغ نہ ملا۔ امریکہ کے چپہ چپہ میں اخبارات کے ذریعہ سے اعلان و اشتہارات شائع ہو گئے، انعام و اکرام کے بڑے بڑے وعدے ہوئے۔ مہنگوں پر اشتہار چسپان کئے گئے، لان کے خبر لانے والوں کے لئے پانچزار ڈالر انعام کا وعدہ ہوا۔ لیکن حیف صد حیف کہ وہ پانچزار ڈالر کلب کے صندوق ہی میں رکھے رہو اور کوئی پتہ لگانے والا نہ نظر آیا۔

اس عرصہ میں اوسے نامعلوم شخص کا مسئلہ پھر زندہ ہو گیا جس نے دنیا بھر کے لوگوں کے خیالات میں ایک تلاطم برپا کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ نامعلوم جسم شمالی امریکہ کے اطراف میں اور بھی کئی بار دکھائی دیا تھا؛ بلکہ اس دفعہ تو اسکی شکل و جسامت بھی پوری طور پر مشاہدہ میں آئی تھی۔ سب سے پہلے تو یہی نامعلوم جسم سرزمین کناڈا میں ممبران کلب کے غائب ہونے سے ایک دن بعد نظر آیا تھا۔ اسکے بعد فارسٹ جنگل میں دکھائی دیا تھا جبکہ ریلوے ٹرین سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ان مشاہدات کے بعد وہ فرضی اور خیالی باتیں جو اس گمنام اور مجہول جسم کے متعلق صد قانون اور علمی مجلسوں میں گشت نگار ہی تھیں بالکل زائل ہو گئیں اور معلوم ہو گیا کہ یہ جسم کوئی قدرتی مخلوقات میں سے نہیں ہے بلکہ ایک ہوائی جہاز ہے جو ہوا سے ثقیل تر مسئلہ کے اصول پر بنایا گیا ہے خصوصاً جبکہ یہ جسم مذکور چند روز کے بعد چین اور اسکے بعد ہندوستان میں دیکھا گیا اور تاروں کے ذریعہ سے یہ خبر اطراف عالم میں پھیل گئی تو اسکی مافوق العادت سرعت رفتار کا بھی علم ہو گیا۔ مگر یہ حیرت انگیز بہادر انجینئر کون ہوگا؟ آخر وہ فطری طاقتوں میں سے کونسی قوت اپنے قبضہ تصرف میں لے آیا ہے جس کی بدولت وہ اپنے ہوائی جہاز میں یہ



غیر معمولی قوت و سرعت ہم پہنچا سکا ہے؟ کہیں اس آلہ پر دروازہ کا مالک ہی چالاک  
 برابر تو نہیں ہے جس نے دلائل کلب میں آکر ہوا سے سنگین تر مشینوں کی طرف داری کی کہ  
 یہ خیال بجلی کی طرح اکثر دماغوں میں دوڑ گیا اور اس طرح کلب کے صدر سکرٹری  
 کے نائب ہونے کا تعلق بھی کچھ اسی جہاز سے وابستہ ہوتا معلوم ہوا۔ خصوصاً... جب  
 کہ فرانس سے نیویارک میں ایک تار و وصول ہوا جس نے ان قیاسات و ظنیات  
 کو حقیقت و یقین سے بدل دیا۔

اس تاریخ میں اس رقمہ کی عبارت درج تھی جو ایک ناس کی ڈبہ میں بمقام پیرس  
 ملا تھا۔ ہمارے ناظرین کرام اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ ناس کی ڈبہ کا پرچہ کونسا ہو  
 اسکی تحریر نے دلائل کلب کے صدر سکرٹری کے حالات روشن کر دیئے۔  
 اودہ! غالباً ان بیچارہ دن کو رابر چالے گیلے، کیا تعجب! کیا حیرت! پیرس سے  
 جو تار آیا ہے اس میں دلائل کلب سے خطاب کیا گیا ہے:- اس منٹ بعد تمام فلیٹیا  
 کے باشندے اور ایک گھنٹہ کے بعد تمام امریکہ والے اس خبر سے مطلع ہو گئے۔

اب کیا کرنا چاہئے! پروڈیٹ، فیل ایوانس، اور فری کولن کو ظالم رابر کے  
 پنجہ سے کیونکر چھوڑا جاسکے گا؟ بے شک البیڑ اس کا ہم پہلے بلکہ اس سے بھی بہتر ایک  
 ہوائی جہاز تیار کر کے ہوا میں اڑانا چاہئے! حالانکہ زمین کے رہنے والے ابھی تک  
 اڑنے والی مشین بنانے کے اصول اور اسکی طاقت و تیزی کی کیفیت سے بخیر ہیں!  
 بعض لوگوں نے یقین نہیں کیا، اور کہنے لگے کہ پیرس والوں نے ہمارے ساتھ  
 مذاق کیا ہے۔ ابھی اس بادر نہ کرنے کو تھوڑی دیر بھی نہ گزری ہوگی کہ نیو مائنڈ  
 نامی فرانسیسی جہاز جو فرانس سے آکر نیویارک کے بندرگاہ میں نگر انداز ہوا اور

پروڈیٹ کی ڈبیہ لاکر اوس نے شک کرنے والوں کو یقین کرنے پر مجبور کر دیا۔  
ریلوے لائن نے اسی رات کو وہ ڈبیہ نیو یارک سے نلیڈیفیا پہنچا دی۔

بیشک، بیشک! یہ ڈبیہ پروڈیٹ ہی کی ملک ہے! یہاں تک کہ ان یقین  
نہ کرنے والوں میں ایک جیم سیبسنری خرید بھی تھا، اگر اس دن اس نے مقوی غذا  
نکھائی ہوئی توجیرت سے اسکے پاؤں زمین سے ہوا پر اٹھ جاتے! جیم سیب صاحب نے  
پروڈیٹ کی اسی ڈبیہ سے اکثر ناس لی ہے کلب کے تمام ممبروں نے ڈبیہ کو کھتے  
ہی پہچان لیا کیونکہ انھوں نے بار بار یہ ڈبیہ پروڈیٹ کے ہاتھ میں دیکھی ہے۔ غرض کہ  
یہ ڈبیہ کلب کے ممبروں کے لئے ایک زبردست یادگار محبت کے طور پر مباحثہ والے  
کرہ میں ایک مخصوص جگہ پر زیارت کیلئے رکھ دی گئی!

اب کچھ شبہ نہیں رہا! صدر پروڈیٹ اور سکریٹری فیل ابوانس فضاء ہوا میں  
دابر کے ہاتھ میں قید ہیں مگر ادن کی رہائی کی بھی کوئی صورت نہیں!  
تمام نلیڈیفیا میں اس سانحہ سے ایک ماتم عام تھا، آبشار نیاراک کی کمپنی  
پروڈیٹ کے کھو جانے کی وجہ سے (جو اوس کا ایک بڑا حصہ دار تھا) سالمات  
قطع کرنے لگی، یہاں تک کہ دوائے کے اعلان کی نوبت آ پہنچی۔ فیل ابوانس کے  
گھڑی سازی کے کارخانہ نے بھی اپنے ملک کے غائب ہو جانے کی وجہ سے اپنا  
موجودہ مال بہت کم قیمت پر بیچنا شروع کر دیا۔

غرض کہ رفتہ رفتہ صدر و سکریٹری کے پٹنے کی امید منقطع ہوتی چلی گئی کیونکہ  
یہ برس کے بعد پھر وہ ہوائی جہاز کہیں، کسی طرف نہ دکھائی دیا۔ جولائی کا پورا  
ہینہ اسی حالت میں گزر گیا، انصاف ہوا میں کسی ہوائی جہاز کا کچھ نشان نہ ملا۔

اس سے ہم جانتے ہیں کہ پیرس کے بعد رابر کسی نامعلوم مقام کی طرف چلے یاہے  
اگست کا مہینہ بھی گزر گیا؛ مگر کچھ خبر نہ ملی، کہیں کسی اور جھگڑے میں نہ پھنس  
گیا ہو!

غرض ستمبر کے بھی ۲۰ دن گزر گئے مگر کچھ نہیں! پھر بھی کچھ نہیں!  
سبحان اللہ! انسان بھی کس قدر عجیب مخلوق ہے! فراموشی انسان کی فطری عادت  
میں داخل ہے۔ رفتہ رفتہ یہ واقعہ بھی فراموش ہو گیا!  
مگر عجیب بات ہے کہ اٹھائیسویں ستمبر کو ایک دم تمام فلیٹ یفیا میں غل بج گیا کہ  
پرڈینیٹ اور فیل ایوانس اپنے گھر ملیٹ آئے ہیں۔

بیشک بیشک، گرم شدہ مل گئے۔ حتیٰ کہ فر کمپن ان کے ساتھ ہے۔ پہلے کلب  
کے ممبر، پھر دوست احباب، سب ایک ایک کر کے ان کھوئے ہوئے گھر کی  
طرف دوڑ پڑے! طرح طرح سے خوشیاں منائی جانے لگیں، مسرتوں کے نعرے  
لگائے گئے، ہوڑے ہوڑے کا شور کیا گیا، اور فلیٹ یفیا کی رواج و عادت  
کے موافق انھیں اپنے کاندھوں پر اٹھا کر شہر بھر میں پھرایا گیا۔

سنبری خور حمیس اپنے کاہو کے کباب کھانے میں مشغول تھا، وہ بھی کھانا  
چھوڑ کر صدر کے گھر پہنچا۔ جیتھڑون سے شکریہ بنانے والے کارخانہ کا مالک دلیم  
کارب بھی اپنی دونوں لڑکیوں سس ماٹ اور مس ڈون کو لئے ہوئے وہاں  
موجود تھا!

پرڈینیٹ اور فیل ایوانس اس قدر آدمیوں سے مصافحہ کرنے پر مجبور ہوئے کہ  
ان کا ہاتھ درد کرنے لگا۔ اسی رات کو کلب میں عام جلسہ ہوا، کیونکہ تمام لوگ کی

سرگزشت سننے کو بے قرار و تشنہ تھے۔ اور یہ سمجھ رہے تھے کہ سب پہلی اور جو بات صد کے زبان سے کہی گئی وہ ان کی زمین ماہ کی گم گشتگی کے متعلق ہوگی! حالانکہ دونوں رفیقوں نے اپنے دل میں یہ طے کر لیا تھا کہ اس باب میں کچھ نہ کہیں گے۔ یہاں تک کہ فرکولن نے بھی جس کا منہ کبھی بند نہ ہوا تھا اور جسکے پیٹ میں ذرا سی بات بھی نہیں ٹھہرتی تھی، سکوت کا تہیہ کر لیا تھا۔ اگرچہ انھوں نے یہی ارادہ کر لیا ہے۔ اور ہواسے خفیہ تر مسئلہ کی طرف ذرا سی اور اس کے خلاف عناد رکھنے کی بنا پر گودہ یہ نہ کہ کسی بے وفاش کرنا نہیں چاہتے لیکن میں تو معلوم ہونا چاہئے کہ جزیرہ بچتیم میں چھوڑنے کے بعد آپر کیا گزرا اور انھوں نے کیا کیا؟

جب پروڈیٹ نے البیڑ اس کی رزی کاٹی ہے۔ اور البیڑ اس بے نیکی کے ہوا کا مطیع ہو کر اڑ گیا تو تینوں فراری دریائے کنارے کنارے ملک کے اندر دینی حصہ کے جانب روانہ ہوئے۔ ان کا خیال تھا کہ اس جزیرہ کے باشندوں سے ملاقات کریں۔

جزیرہ کے مغربی ساحل پر ایک قبیلہ سے آنا سامنا ہوا۔ یہ سب پچاس آدمی تھے۔ پھلی کا تسکاران کی وجہ معاش تھی۔ اس قبیلہ کے لوگوں نے ایڑوں کا اتنا زور اسکی برتنی روشنی دیکھی تھی، اور ایک آسمانی معبود سمجھ کر اسے در سے سجدہ بھی کیا تھا۔

جب انھوں نے ان میں آدمیوں کو اپنے طرف آتے دیکھا تو اسی احترام و ادب کے ساتھ ان کے سامنے حاضر ہوئے جو آسمان سے آنے والوں کیلئے چھوٹے درجہ کے لوگوں کو سزاوار ہے، انھوں نے اپنے سبکے اچھے مکانوں میں انہیں

جگہ دی، اور اپنے بہترین قسم کے کھانے انکے سامنے پیش کئے۔

پروڈینٹ اور فیل ایوانس نے سمجھ لیا کہ ان کے ڈائنامیٹ نے عالم ہوا کے بلند ترین طبقوں میں اپنا کام کر دیا، اب نہ راہبر اور نہ اس کے البتیر اس کا دنیا میں نام و نشان باقی رہے گا!

اب یہ کام رہا کہ امریکہ واپس جانے کی کوئی تدبیر سوچنا چاہیے، اگست کا پورا مہینہ جزیرہ چیتھم میں گزرا۔ سفر کا کوئی ذریعہ نہ پانے کی وجہ سے گویا یہ فراری ایک قید خانہ سے دوسرے قید خانہ میں داخل ہونا تھا۔ سوچکر بہت مایوس و بے یلگس تھے۔ صرف فرار کوین البتہ بہت مسرور و دل شاد تھا۔

آخر کار کی تاسیج کو ایک بڑا بھاری باد بانی جہاز جزیرہ چیتھم میں وارد ہوا۔ ان فراریوں نے اہل قبیلہ سے بہت کچھ انعام و اکرام دلو کر جہاز والوں سے مل گئے اور جہاز پر سوار ہو کر جزیرہ آکلینڈ میں آ گئے۔ وہاں سے پاسفک کمپنی کے ایک جہاز میں سوار ہو کر میسویں ستمبر کو بہت آرام سے سان فرانسسکو پہنچ گئے، پھر وہاں سے ریل پر سوار ہو کر سائیسویں ستمبر کو فلیڈیفیا میں پہنچے۔ غرض کہ جزیرہ چیتھم میں اترنے کے وقت سے فلیڈیفیا میں پہنچنے تک یہی سب واقعات ان بھاگنے والوں پر گزرے ہیں۔ اور آج رات کو صدر و سکرٹری کلب کے مباحثہ والے دالان میں اپنی جگہ پر بہت وقار و شان کیساتھ پھرتے ہیں!

حالانکہ دونوں رفیق غیر معمولی طور پر مطمئن اور خاطر جمع تھے، اور ایسا معلوم لے جزیرہ آکلینڈ جہاز نیوزیلیڈ کے جنوب میں واقع ہے اور انگریزی مقبوضات میں سے ہے، ستمبر ۱۸۵۸ء

ہوتا تھا کہ گویا بالکل ہی غائب نہیں رہے ہیں نہ ان پر کوئی حادثہ گرا ہے اور کل  
 کب سے جا کر آج پھر اپنے عینہ وقت پر اپنے اپنے منصب پر آگئے ہیں !  
 جب کلب کے ممبروں کا اظہار حوش اور ہڑے ہڑے موقوف ہوا تو پرنسٹ  
 نے بہت سکون خاطر اور بے پروائی کے لہجہ میں کہا :

رفیقو! دوستو! اب مباحثہ پھر شروع ہوتا ہے !  
 شکریوں کی آوازیں اور ہڑے ہڑے کے غرے پھر بلند ہوئے۔ کیونکہ اگرچہ  
 بحث و تقریر کا آغاز کوئی نئی اور غیر معمولی بات نہیں ہے لیکن چونکہ اب وہ صدر  
 کے طرف سے پھر شروع ہوتا ہے اسلئے ایک حیرت انگیز بات سمجھی جاتی ہے۔  
 جب ہڑے ہڑے اور تحسین و آفرین کی صدائیں بالکل خاموش ہو گئیں تب  
 صدر صاحب اپنی تقریر شروع کر کے کہا :

ہمارے آخری جلسہ میں مباحثہ بہت سخت ہو گیا تھا دھڑن سے : سنو : سنو !  
 ہمارا مباحثہ گواڈر بارہ میں نکھانے لگانے کے متعلق تھا کہ وہ آگے لگایا جائے گا یا پیچھے  
 دھڑن سے تعجب اور حیرت کی علامتیں ظاہر ہوئیں ! اب دو دنوں فریق کی اتفاق رہا  
 کا ایک طریقہ میں نے پایا ہے کہ دونوں طرف درپیشے لگا دیے جائیں (دھڑن  
 سے خاموشی اور حیرت) غرض کہ تقریر اسی طرح جاری رہی !

کلب کے تمام ممبران کی غیر حاضری کے واقعات اور البیڑاس کی داستان  
 سننے کے منتظر تھے مگر ان نو واردوں میں خاموشی اور بے اعتنائی بیان کچھ اس درجہ  
 نمایاں تھی کہ کوئی سوال کرنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتا تھا۔ تمام کلب میں ایک عجیب  
 سکوت اور سناٹا کارفرما تھا۔ ایسا سکوت کبھی آج تک دیکھنے میں نہیں آیا تھا !

پر ڈیوٹ نے پھر گفتگو کا سلسلہ شروع کر کے کہا:-

دوستو! اب ہمارا سب سے پہلا کام گواہ کو مکمل کرنا ہے۔ کیونکہ نفاذ ہوا میں  
گواہ ہی حکمرانی کر سکتا ہے اور بس! حضرات! اب ہماری تقریر ختم ہوتی ہے۔

## اٹھارواں باب

(الطیر اس اور گواہ ایک دوسرے کو کمان پانے ہیں؟)

ان مذکورہ بالا واقعات کے سات مہینے بعد، یعنی پروڈینٹ اور فیل ایوانس کی  
اس حیرت ناک واپسی کے سات ماہ بعد، شہر فلیڈیفیا میں ایک بڑی گڑ بڑ پھیلی  
ہوتی تھی! لیکن یہ گڑ بڑ سیاسی معاملات کے متعلق عہدہ دار دن اور ممبران بورڈ  
و کونسل وغیرہ کے مجالس انتخاب کی نہ تھی، بلکہ ولڈن کلب کے طرف سے جو  
گواہ غبارہ بنایا گیا ہے اور نفاذ ہوا میں اس کا سفر طے ہو چکا ہے اسی سبب سے  
تمام عالم فلیڈیفیا میں ایک ہل چل مچا ہے۔ اس غبارہ میں نہری ٹنڈر کا ذکر آغاز  
کتاب میں ہو چکا ہے۔ اور ایک اوس کا مددگار ڈرائیور مشین چلانے کی خفیہ  
اور صدر کلب جناب اٹکل پروڈینٹ، اور سکرٹری فیل ایوانس بطور سیاح اور مالک  
غبارہ کے سوار ہونگے۔

ان سات مہینوں میں ہمارے سیاحوں نے اپنے ہوائی سفر کی داستان کس  
بیان نہیں کی مگر فریکولن نے بھی اب تک اپنا سنہ بند رکھا ہے۔  
میں خیال کرتا ہوں کہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس جو کہ ہوا سے ہلکے غباروں کے

طرفدار ہیں اسلئے وہ البیڑ اس کی داستان جو ریل سے بھاری ہونے کا ثبوت دیکھا ہے کسی سے بیان کرنا نہیں چاہتے۔

گو اہل غبارہ اگر تمام ضروریات و لوازم سے مکمل ہے جنگی غبارہ کو ضرورت ہوتی ہے اور اس وقت تک جتنے غبارے بن چکے ہیں ان سب سے بہتر اور عمدہ ہے۔ گیس بھرے کا تھیلا بہت گنت ہے جس سے یہ ہمیشہ ہوا پر رد سکے گا۔ یہ تھیلا یعنی وہ چھوٹا ہوا جسم جسے ہوا سے خفیف تر گیس بھلا دیتی ہے اور جو غبارہ کو ہوا پر اٹھا لیجاتا ہے انا مضبوط و مستحکم بنایا گیا ہے کہ ذرا سی گیس کو بھی ضایع نہیں ہونے دیتا اور اس قدر بامداد و استوار ہے کہ ہر قسم کی ہوا اور بارش کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

الکٹریک کی جوشین پر ڈوینٹ نے خریدی ہے وہ بھی غبارہ میں لگادی ہو اور وہ نیکون میں بہت زیادہ طاقت پیدا کر سکتی ہے۔ چونکہ گواڈرٹھولانی شکل کا ہے اسلئے اتنی کے طور پر خوب چل سکتا ہے۔ غبارہ کا ڈھانچ بھی بہت مکمل بنایا ہے جس میں غبارہ رانی کے ہر قسم کے آلات اور ضروری لوازمات کی پوری گنجائش ہے۔ ڈھانچ کے آگے اور پیچھے ایک ایک نپکا اور غبارہ کے آخر میں سکان لگایا گیا ہے جو گیس غبارہ کے پھیلنے میں بھری گئی ہے وہ پانی سے پیدا ہونے والی تمام گیسوں سے زیادہ ہلکی انتخاب کی گئی ہے۔

الغرض بیسویں اکتوبر غبارہ کی تمام ضروریات فراہم ہو چکی تھیں۔ غبارہ کو جنگل میں اڑنے کیلئے گیس سے خوب پھلانے کے بعد اڑانا شروع کیا۔ مائشایون کا مجمع اس میدان میں حدوداً ساٹھ باہر تھا۔ ریل گاڑیوں امریکہ کے ہر جانب سے اہل دوز کو بھر بھر کر فلیڈیفیا میں لے آئی تھیں۔ خود فلیڈیفیا کے آدمی، مرد و عورت



چھوٹے بڑے، جوان بوڑھے، اس میدان میں جمع تھے۔ کارخانہ والے اپنے کارخانوں  
بند کر کے فردمون جنگل کے میدان میں آگئے تھے۔

افسرانِ فوج، ملکی حکام، اخبار دان کے نامہ نگار، غرض ہر قسم کی مخلوق جو گواہ  
عبارہ کا تماشا دیکھنے کیلئے مہینوں سے منتظر تھی اس میدان میں سمٹ آئی تھی۔

ہرے ہرے کے نعروں کی آوازیں آسمان پر پہنچ رہی تھیں خضو جوت  
پروڈینٹ اور فیل ایو انس عبارہ میں نمودار ہوئے ہیں تو ہرے ہرے کی آوازیں  
سننے کے لائق تھیں جو تمام مخلوق کے منہ سے نکل رہی تھیں۔ یہ بھی ہم بتاتے  
ہیں کہ اکثر لوگ عبارہ دیکھنے سے زیادہ دن دنوں غائب شدہ اور ہوا سے دلہا  
آنے والے سیاحوں کی زیارت کے شائق تھے۔

دس بجکر ۱۵ منٹ گزرے تھے کہ توپ چلائی گئی یہ توپ اسکی علامت تھی کہ غباؤ  
بالکل تیار اور اشارہ کا منظر ہے۔

پونے گیارہ بجے پھر توپ چلائی گئی! گواہ جرسیوں سے بندھا ہوا زمین سے  
۱۵ میٹر بلند ہوا اور اسطرح تمام حاضرین نے سیاحوں کو اور سیاحوں نے حاضرین کو دیکھا  
پروڈینٹ اور فیل ایو انس نے یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ تمہاری جگہ ہمارے دل میں ہو  
اپنے ہاتھ اپنے دل پر رکھے۔ پھر اپنے دامن ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اس  
اشارہ کا یہ مطلب تھا کہ اب گواہ نضائے ہوا میں حکمران بننا ہے۔

اسکے جواب میں ہزاروں ہاتھ دل پر رکھے گئے اور لاکھوں ہاتھ ہوا کی  
طرف ہلنے لگے۔

گیارہ بجے تیسری توپ چلی اور پروڈینٹ بلند آواز سے چلا یا کہ۔

رسیان کھول دو!

کیا رنگی رسیان کھل گئیں، گواہد بڑی عظمت و شان کے ساتھ بلند ہوا اور عمودی رفتار سے وہ سوچا پس میٹر بلند ہو کر ٹھہر گیا۔ پھر وہ ان سے انقی حرکت شروع کی۔ گواہد کے دونوں ہیکھے چلنے لگے اور غبارہ فی سینکڑوں میٹر کی رفتار سے مشرق کی طرف آگے روانہ ہوا۔ تمام خلقت نے پھر تحسین و آفرین کے نعرے لگائے اور غبارہ رسیان کے ذریعہ سے اپنے حسب مرضی چلنے لگا۔ کبھی سیدھا چلتا تھا کبھی دائیں بائیں جانب گھوم جاتا کبھی دائرہ کی طرح چکر لگاتا تھا۔

لیکن انہوں نے اس تجربہ کے دوران میں ہوا بالکل نہیں ہے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ غبارہ ہوا کے مقابلہ میں کیا کرتا ہے؟ اتنے میں غبارہ کئی سو میٹر ہو پر ارد بلند ہو گیا۔ حاضرین نے سمجھ لیا کہ پروڈیٹ اور اسکے غبارہ نشین رفیقوں کا یہ مقصد ہے کہ وہ بالائی طبقوں میں ہوا کو بالیں۔ لیکن انہوں نے اس دن ہوا بالکل نہ تھی۔ گواہد سیدھا ایک عمودی خط پر جاری رہا میٹر بلند ہو گیا اور ایک چھوٹے نقطہ کی طرح معلوم ہونے لگا۔ تمام تماشا یوں کی گردنیں بہت ادا پر دیکھنے دیکھنے دو کرنے لگیں!

اس اثناء میں تماشا یوں کے مجمع سے حیرت و تعجب کی آوازیں بلند ہوئیں ان آوازوں کی اور نہ اردن حیرت آمیز صداؤں نے پروہ کی۔ تمام لوگوں کی نگاہیں ان کے ایک جانب ایک سیاہ نقطہ کی طرف پھر گئیں۔ یہ نقطہ اسی سمت سے نمودار ہو کر گواہد کی طرف بہت تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اور رفتہ رفتہ گواہد سے قریب ہوتا جاتا تھا۔ اور جتنا قریب ہوتا جاتا تھا اتنا ہی حیرت اور بڑا بھی معلوم

مبتا تھا کیا آخر یہ کوئی بہت بڑا پرنا رہے؟ یا کوئی آسمانی پتھر ہے؟  
 آخر کار یہ خیالات بھی حقیقت سے بدل گئے اور معلوم ہو گیا کہ جسم مذکور کیا ہے؟  
 گواہ نے بھی سمجھ لیا کہ کیا ہے اور کون ہے؟ کیونکہ اس نے بہت تیزی کیساتھ  
 مشرق کی طرف بھاگنا شروع کیا! دفعتاً قلب کے ممبروں کی زبان سے البیڑ اس  
 البیڑ اس! " نکلا اور ایک خوفناک غل چ گیا! تمام حاضرین نے اس چیخ پکار  
 میں شرکت کی!

واقعی یہ البیڑ اس ہی تھا! اور اس میں برابر ہی تھا! کیونکہ اسکے پنکھے اور  
 شکل و صورت بالکل ایسی ہی تھی۔ البیڑ اس ایک تیز ریزہ باز عقاب کی طرح چڑبا  
 جیسے گواہ پر جھپٹا! کچھ شبہ نہیں کہ وہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا! لیکن  
 سخت تعجب ہے! ہم نے تو البیڑ اس کو پروڈینٹ کی ڈائنامیٹ کے صدمے اور  
 پھٹنے سے پار و پارہ ہو کر دریا میں گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ پتھر اسوقت کیونکہ  
 کہاں سے نمودار ہو گیا؟

حفاظت فرمائیے کیا واقعہ ہوا؟

جب برابر انجینر بہت استقلال کے ساتھ آگے کے پنکھے کے ڈنڈے کو کپڑے کر  
 اپنی طرف گھمانے میں کامیاب ہو گیا اور اپنے جہاز کے باقی ماندہ حصہ کو خطرناک  
 حالت میں گرنے سے بچا لیا، یہ جہاز کا ٹکڑا جانے کی طرح پانی پر آہستہ سے  
 اڑ رہا۔ یعنی طاقت مخرج تو دریا میں گر پڑا لیکن اسکے پنکھوں نے عرصہ دیر تک  
 اسے ڈوبنے سے محفوظ رکھا۔ راہِ معہ اپنی جماعت کے کئی گشتہ تک اپنے ہلکتے  
 جہاز کے ٹکڑہ پر ہی رہا جو اسوقت اس بحرِ ناپیدائیاں میں ایک تنکے کا حکم

رکھتا تھا۔ جب یہ سفینہ پارہ بالکل ہی ڈوبنے لگا اور تو سب کے سب اپنی رابر کی فحشی سی کشتی پر خاموش بیٹھ گئے۔ اور عین ایسی حالت میں انکے تباہی و بربادی کی ساعت آ ہی پہنچی تھی کہ امدادِ تباہی کا غیب سے جلوہ نظر آیا۔ یعنی طلوعِ آفتاب کے چند گھنٹہ بعد ان اجل رسیدوں پر ایک جہاز کی نظر پڑی جس نے رابر اور اہل عملہ کے علاوہ شکستہ جہاز کے باقی ماندہ پنکھے اور پرزے وغیرہ اکٹھا کر کے اپنے جہاز پر لاد لئے۔ اور انھیں موت کے ہاتھ سے بچالیا۔ رابر نے اپنے کو ایک جہاز کا کپتان کر کے اپنا جہاز ڈوبنا بیان کیا اور اس طرح اپنی اصل حقیقت و حالت کو بیان رکھا۔

رابر انجینئر کو ہلاکت سے بچانے والا یہ جہاز نیو فرنیڈ نامی ایک سمندر لہار بانی جہاز تھا جو اسٹرٹلیا جا رہا تھا۔ رابر اپنی دولت کا بھی کچھ حصہ بچا لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اب یہ بہت آرام کے ساتھ اسٹرٹلیا پہنچ گئے۔

چند روز کے بعد ایک چھوٹی سی مضبوط کشتی خرید کے سیدھا جزیرہ (س) کی طرف چل دیا۔ اب انجینئر کو مرٹ ایک فکر انتہام تھی جس کے لئے ایک دوسرا البیٹر اس تیار کرنا ضروری ہے اور جس نے ادل بار البیٹر اس بنالیا اسے ایک اور البیٹر اس بنالینا کچھ مشکل بات نہیں! خصوصاً جزیرہ (س) میں جہاں اس کے تمام آلات، ضروری اسباب حتیٰ کہ کارخانہ تک موجود ہیں۔

مختصر یہ کہ ۸ مہینہ کے بعد پہلے البیٹر اس سے زیادہ مکمل، زیادہ تیز رفتار

زیادہ طاقتور، دوسرا البیڑ اس فہمائے ہوا میں گرم جولانی کے لئے تیار ہو گیا۔  
 برابر اور وہی اسکا پہلا گروہ اسپر سوار ہوا۔ ان میں سے ہر شخص کے دل  
 میں پروڈینٹ اور فیل الوانس بلکہ ولڈن کلب کے سب ممبروں کی طرف  
 سے شدید انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ البیڑ اس تاریخ کو جزیرہ  
 سے روانہ ہوا۔ اپنے ابتدائی سفر میں اس نے انتہائی احتیاط برتی کہ کسی کو نظر  
 نہ آئے اسلئے یہ ہمیشہ بادلوں میں سیاحت فرما رہا، جب شمالی امریکہ پہونچ کر شہر  
 فلڈیفیا میں آگیا تو فارست خگل میں دور ایک گوشہ انہنائی میں اپنے  
 جہاز کو چھپا کر خود راہر انجینئر نے کمال دانائی کے ساتھ بعض گادین دانوں  
 سے پوچھنا شروع کیا اور نہایت مسرت کے ساتھ معلوم کیا کہ  
 کوگو اڈ غبارہ ولڈن کلب کے صدر و سکریٹری کو لے کر سیاحت ہوا کیلئے  
 نکلنے والا ہے۔

اب انتقام کے لئے اس سے بہتر اور کیا موقعہ ہا تھا آسکتا ہے؟ اور  
 صرف اسی صورت سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ حقیقی کامیابی اونیوائیٹینوں  
 کیلئے ہے نہ کہ چھوٹے ہوئے بنداروں کیلئے!  
 انھیں وجہ کی بنا پر البیڑ اس نے ایک تیز پرواز عقاب کی طرح اپنے شکار  
 پر حملہ کیا!

بیشک۔ بیشک۔ کچھ شبہ نہیں کہ البیڑ اس کو سب سے پہلے جس نے پہچانا اور دیا  
 بھر میں کھلبلی ڈال دی وہ فریکولن تھا۔ فریکولن نے اس دفعہ ہوائی سفر میں  
 اپنے آقا کا ساتھ نہیں دیا تھا اور تافائیون کے مجمع میں کلب کے ایک

ممبر کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ البیڑ اس کو ایک سیاہ نقطہ کی طرح افق میں دیکھنے ہی پہچان گیا اور جو شخص اس کے پہلو میں کھڑا تھا اسے بتایا کہ یہ البیڑ اس گواہڈ بھاگنے کا کوشش کر رہا تھا، لیکن سمجھتا تھا کہ کسی طرح البیڑ اس کے پیچھے سے رہائی نہ پاسکیگا۔ پھر بھی بہت تیزی کے ساتھ سیڑھا اور چڑھنا شروع کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر زمین کی طرف اترے گا تو البیڑ اس اس کی راہ روک لیگا اسلئے وہ اس امید پر کہ شاید البیڑ اس اس قدر بلندی نقاط پر اس کے ساتھ نہ آسکے اس نے ہوا کے بلند ترین طبقوں پر چڑھنا شروع کیا! لیکن البیڑ اس بھی چڑھنے لگا۔ البیڑ اس کا حجم غبارہ کے بے سوراخ اس کے نسبت بہت کم تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک نار پیڈ دگشتی ہے جو ایک ٹیر زرہ پوش جہاز پر دھاوا کر رہی ہے۔

چند ہی منٹ کی مدت میں غبارہ پانچ ہزار میٹر کی بلندی پر پہنچ گیا البیڑ اس بھی اس کے پیچھے چڑھ گیا اور ایک منٹ میں نئی بار سیکے گرد چکر کا غبارہ اپنے اپنے دائرہ گردش کو ہر چکر میں کم کرتا جاتا تھا اور یہ بتا رہا تھا کہ ایک ہی لمحہ میں غبارہ کے گیس کا تھیلہ مکڑے کی طرح کڑا لے گا۔ اور آں واحد میں غبارہ کا نام و نشان مٹا کر ریڈو نیٹ اور اس کے ساتھ بین کو پانچ ہزار میٹر کی بلندی سے گرا کر ریزہ ریزہ کر دے گا۔

تماشا یون کی دہشت بڑھتی ہی جاتی تھی دم گھٹا جاتا تھا اور پانون لو کھڑا رہے تھے۔ گواہڈ نے امریکہ کا جھنڈا اٹھول دیا تھا بار نے بھی اپنا مخصوص جھنڈا بلند کر رکھا تھا۔ نیچے سے تمام لوگ ایک دہشت ناک ہوائی جنگ دیکھ رہے تھے

جو آج تک رکھنے اور سننے میں نہ آئی، ابھی لیکن دونوں حریفوں کی طاقتیں بالکل مساوی تھیں۔ کیونکہ ابھی اس ایک طاقتور زور پوش جہاز کی طرح ساز و سامان سے آراستہ اور گواہر محض ایک بڑے لکڑی کے بادبانی جہاز کی طرح نظر آتا تھا۔

گواہر نے دشمن کے پیچھے سے بچنے کیلئے اور زیادہ بلند ہونا چاہا اور اپنا سب سامان وغیرہ پھینک کر کیا۔ گی ایلنڈر بیڑ اور اونچا ہو گیا۔

گواہر زمین سے ایک بہت چھوٹے نقطے کے مانند معلوم ہوتا تھا ابھی اس نے بھی اپنی ساری طاقت عمودی پیکھوں پر صرف کر کے غبار کا تعاقب کیا، دُعا زمین کے آدمیوں کی دہشت ناک چیخ بکار بلند ہوئی انھوں نے دیکھا کہ گواہر بہت تیزی کے ساتھ زمین پر آ رہا ہے اور لوگوں کی نظریں رفتہ رفتہ بڑا ہوتا جاتا رہا ہے۔ ابھی اس بھی اُسکے ساتھ ساتھ اتر رہا ہے اور رفتہ رفتہ اپنے بہت ناک و عجیب پیکر کا جلوہ صاف دکھا رہا ہے۔ شاید گواہر غبارہ کے گیس کا تھیلہ بلند طبقوں میں ہوا کے ہلکے اور خارجی دھوک تھام ناکافی ہونے کی وجہ سے بھٹ گیا اور اس میں سے گیس بہت تیزی کے ساتھ نکلنے لگی ہے، اسی سے وہ اس قدر شدت و تیزی سے نیچے گر رہا ہے۔

ابھی اس بھی اپنی تیز رفتاری گواہر کے برابر کر کے اُسکے ساتھ ساتھ اترنے لگا اور دونوں زمین سے بارہ سو میٹر بلندی پر تھے کہ کمال مہارت کیساتھ ابھی اس نے اپنا جسم گواہر کے جسم سے ملا دیا۔ کیا وہ گواہر کو بالکل مٹا دینا چاہتا ہے؟ نہیں نہیں! بلکہ اُسکی مدد کرنا چاہتا ہے!

البتہ اس اتنی مہارت سے اسکے قریب آگیا کہ غبارہ گواہ کا ڈرائیور اور اسکا مددگار دونوں جو گر کر مر جانا یقینی سمجھے ہوئے تھے بے اختیار البتہ اس میں چلے آئے۔ اپروڈینٹ اور فیل ایوانس نے ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیکر رابر کی مدد قبول نہ کی۔ لیکن البتہ اس کا طاقتور گروہ صدر و سکرٹری کو زبردستی البتہ اس میں کبڑا لایا۔

اسکے بعد البتہ اس بالکل غیر متحرک ہو کر ٹھہر گیا۔ غبارہ چونکہ بالکل بغیر گیس کے رہ گیا تھا، وہ بہت شدت کے ساتھ گرا اور ایک بڑی جیل کی لاش کی طرح فردمون جنگل کے درخت کی شاخوں میں اوجھ کر رہ گیا! زمین پر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا یوں سمجھئے کہ ان میں شمع حیات بھی باقی نہیں رہا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں کہ ہولناک منظر کو نہ دیکھ سکیں

نہرا رائسوس کہ پروڈینٹ اور فیل ایوانس پھر رابر کے ایسے ہو گئے۔ کیا وہ پھر اتنی نفسانے ہو امین لے جائیگا؟ لیکن کمال حیرت کے ساتھ لوگوں نے دیکھا کہ البتہ اس زمین کی طرف اتر رہا ہے! تمام حاضرین البتہ اس کو جگہ دینے کے لئے ایک طرف ہٹ گئے اور ایک خاص عزت و احترام کے ساتھ اسکے لئے جگہ خالی کر دی!

لوگوں کا ہیجان انتہائی حد تک پہنچ گیا تھا کہ البتہ اس زمین سے دو ٹوٹ کر کی بلندی پر آ کر ٹھہر گیا!

تمام لوگوں میں ایک گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ اسی سکوت کے عالم میں رابر کی پرتماہرہ تیز آواز نے اس طلسم خاموشی کو توڑا اسنے کہا کہ:



اے امریکن حضرات! دلائل کلبہ کے صدر دسکریٹری پھر میرے قبضہ قدرت میں آگئے ہیں۔ اگرچہ میں چاہوں کہ انھیں ہمیشہ اپنے جہاز میں مقید کر رکھوں تو اپنا فرض اتمام پورا کر ڈنگا۔ لیکن باوجود اسکے بھی میں اپنے اس فرض سے صرف نظر کرنا ہوں!

مشریڈ ڈیٹ، فیل الیوائس، آپ آزاد ہیں!! ....

دلائل کلبہ کا صدر، ادرفیل الیوائس اور ڈرائور اسی وقت زمین پر کود پڑے۔ البتہ اس پھر دس میٹر بلند ہو کر ٹھہر گیا۔ اور رابرٹ نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری کر کے کہا:

اے امریکن حضرات! میں نے تجربہ کیا، اور کامیاب ہوا، آپ بادر کھئے کہ فضائے ہوا میں حکمرانی دکامیابی انھیں آہٹ پر داز کے لئے ہے جو ہوا سے زیادہ وزنی ہیں۔ نہ کہ ہوا سے ہلکے پیٹ بھونے غبار و ن کیلئے! پھر بھی میں یہ ضرور کہوں گا کہ کسی چیز کو یہاں تک کہ صنعتی ترقیات کو بھی اپنے اوقات معینہ سے پہلے وجود میں نہ آنا چاہیے! اسی لئے میں بھی جاتا ہوں اور اپنے مخفیہ پراسرار راز بھی اپنے ساتھ لئے جاتا ہوں۔ میں اپنے یہ پراسرار راز بھی انسانی دنیا کو نہ بتاؤنگا۔ یہ جسارت بیوقت ہے، کیونکہ موجودہ قوتیں ابھی تک اس وجہ پر نہیں پہنچی ہیں کہ اپنی بجا نفیس پردہ کی کے کاموں سے اجتناب کر کے صرف ترقی علم و فنون میں کی فکر میں مشغول ہوں!

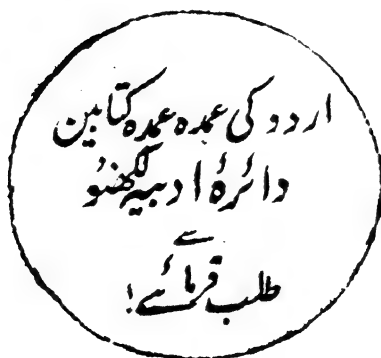
جسوقت محض علم و فن کی تحصیل میں دنیا مشغول ہوگی، اور تمام موجودہ قوتیں اتنی فاضل و عاقل ہو جائیں گی کہ انھیں علوم و فنون کے مخفی اسرار کا انکشاف

کرنے کے سوا کوئی اور راستہ نہیں ہے اس وقت یہ اسرار خود بخود اپنے  
ظاہر ہو جائیں گے!

امریکن حضرات! اب میں آپ کا احترام اور آپ کو آخری سلام کرتا ہوں،  
رحمت! خدا حافظ!!

براہر انجینئر اپنی اس تقریر کے بعد اپنے ہوائی باز کے چہتر نکلنے کو ایک بارگی  
حرکت دیکر نہایت تیزی کے ساتھ بلند ہوا اور سیدھا مشرق کی طرف چل کر تھوڑی  
ہی دیر میں نظرون سے ناممب ہو گیا!

بروڈینٹ اور فیل ایوانس اور تمام ہوا سے خفیہ تر ہونے کے طرفدار  
سخت شرمندہ و محجوب ہوئے اور سوا اسکے کہ وہ اپنی گڈیان کھجائے ہوئے  
اپنے گھروں کو پلٹ آئیں اور تماشا یون کا انہو اپنے تحسین دآفرین مکے  
نغرون کو ان کے لئے مذاق و مضحکہ کی تالیون سے بدلے اور کوئی کام  
باقی نہ رہا۔



## بیچ اسلام کا اثر یورپ پر

آج یورپ اہل اسلام کے ساتھ جو سلوک یا عداوت کر رہا ہے اس سے دنیا واقف ہے۔ فرزندِ اسلام نے یورپ کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ بھی اس کتاب میں مجمل طور پر ملاحظہ ہو جس سے یہ واضح ہو جائیگا کہ یورپ کا موجودہ ور ترقی سب مسلمانوں ہی کا طفیل ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

## بیچ حزنِ اختر

آخری تاجدارِ اودھ و اجدلی شاہِ موم نے اپنے مصائبِ حالات و زندانِ رنگِ قید خانہ میں میٹھا کپڑا فلم کیے ہیں، زمانہ کی نظروں سے یہ عبرت خیز منظر پوشیدہ تھا اور کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ اس عیش پر بادشاہ نے اپنی ”داستانِ غم“ خود لکھی ہے۔ دائرۂ ادبیہ نے مولانا شری لکھنوی کے مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

## بیچ حیاتِ خسرو و منت

یہ حضرت امیر خسرو علیہ رحمۃ اللہ کی لائف اور ان کے محکم نظم و نثر پر تنقید ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امیر خسرو کس پایہ کے شاعر ہیں اور شہرہ آفاق شاعر ہیں ان کا کیا درجہ ہے؟ تمام مباحث کی توضیحوں کا منظر علامہ شبلی مرحوم کا نام ہے۔ مرحوم کی مہر کے الار کا کتاب شعر الجم کی یہ ایک کڑی ہے۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

## بیچ نظامِ حیاتِ انسانی

ہندوستان کا قدیم ترین گنجینہ اخلاق جو تبت کی عبادت گاہ سے دستیاب ہوا ہے، حکومتِ عیسٰی کی علم پرستی سے اس نے شاعت پائی، دوسری زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے، اردو میں بھی اس کا ترجمہ ہوا، کتاب کی خوبی کی وجہ سے لے گورنمنٹ نے مدد اس کے لیے انتخاب کر لیا۔

دائرۂ ادبیہ لکھنؤ

## مکاتیب کبرئیں

لسانِ المعصوم حضرت اکبر آبادی مرحوم کی نظم تو آج  
بچ بچ کی زبان پر پڑیکن ان کی پر لطف ادب  
شر سے دنیا نا واقف ہو، وہ بھی حقیقتاً ان تمام  
خوبیوں پر ہی جو نظم میں ہو کرتی ہیں دائرۃ ادب  
مستی آفریں ہو جس نے یہ مجموعہ شائع کر کے اردو  
ادب کی ایک خدمت انجام دی ہو  
دائرۃ ادب لکھنؤ

## خطوط امیر مہنائی

یہ وہی مجموعہ مکاتیب ہی جو حضرت شاق اکبر آبادی  
نے مرتب کیا مولانا حسرت موہانی نے شائع کیا تھا  
مقبولیت نے پہلا ادیشن جلد ختم کر دیا اب سر  
دوسرا ادیشن جدید تہذیبِ اضافہ کے ساتھ  
شائع ہو رہا ہے۔ تھوڑی مدت کے بعد طبع  
شائقین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔  
دائرۃ ادب لکھنؤ

## درس عمل

مولانا محوی لکھنوی کے دلگداز و رنگین کلام  
کے اربابِ ادب معترف ہیں پبلک بھی ان کی  
قابلیت اور علو مذاق سے واقف ہو، یہ انھیں کہ  
چیدہ قومی و پر جوش نغموں کا مجموعہ ہے جو  
دیدہ زیبی خوشنمائی اور عمدہ لکھائی چھپائی  
کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔  
دائرۃ ادب لکھنؤ

## مشرقی ترکستان

یہ مشرقی ترکستان کے وہ حالات و واقعات  
ہیں جن سے صرف اردو داں مصحاب ہی ناواقف  
وہ خیر تھے بلکہ دنیا بھر ان سے نا آشنا تھے  
ایک انگریز سیاح نے پر خط سفر کر کے پراسا  
لکھنؤوں میں پھر ہر کے دنیا کو ان سے  
روشن کیا یہ اس کا لطیف ترجمہ ہے۔  
دائرۃ ادب لکھنؤ







